ہے کہ بغیر کسی نقص پیدا کرنے کے چند چیزین
ہین - بلکہ ایک طرح کی عظمت جو پہلو سے ظاہر ہے
پیدا [illegible] ہوگا - قدرت نے اسکو باحسن وجوہ انجام دیا ہے
اسکی وجہ دریافت کرنے کے واسطے خفیف سا علم تشریح درکار
[illegible] کی طوالت جس سے مرد مرطرح کسیقدر بعید ہوجاتا
[illegible] ثابت کرتی ہے کہ جس طرح نظام جسمانی قوی کا اثر کم اوٹھاتا ہی -
[illegible] اعضا کی درازی سے یہ پایا جاتا ہو کہ نفس ذہن اعضا و
حرکتی کا مطیع ہو - اب ہم چند اعتراض دفع کرتے ہین جو سادہ
مناسب اعلی اور کل خوبصورت تصویرون پر عاید کیے جاتے ہین
اور جنکو آجتک مصنفون نے اوٹھایا نہین ہے -

الیس کہتا ہو کہ نوجوان کی بہ نسبت بچہ کا تناسب اعضا مختلف
ہوتا ہے اور نوجوان کا ادھیڑ سے اور ادھیڑ کا بڈھے سے لیکن
ہر شخص واقف ہوگا نہین ہے ہر زمانہ حسن رکھ سکتا ہو - [illegible] اتنی
حسن وجہ ہے کہ ہر زمانہ اوس تناسب کو قایم رکھو جو اوسکے واسطے
مناسب ہو حتی کہ ایک ہی شخص مین مختلف زمانون مین یہ
باتین مختلف ہوتی رہتی ہین لیکن بچہ کا حسن حسن کامل نہین ہو
بلکہ برعکس اسکے صرف وعدہ حسن ہو اور اوسکا ایفا علی ہذا بڈھے کا
حسن حسن کامل نہین بلکہ برعکس اوسکے وہ حسن ہو کہ جسکی بدولت
ہمکو اس بات کا تاسف ہوتا ہو کہ کمال حسن گذر گیا یا رفتہ رفتہ گذر رہا ہے

اور اس بات سے ہمارے دل پر ایک طرح کا اثر پڑتا ہو -
الیس کا قول ہے - یہی بات اختلاف جنس کے متعلق زیادہ ظاہر ہے
کہ جسم کے ہر حصہ مین تناسب جو ایک دوسرے مین حسین ہوتا ہے
مختلف ہو - اور ایک کا تناسب دوسرے سے مطابقت کرنا ہی
بے ہنگم اور نفرت انگیز معلوم ہوتا ہو ایسا ہی
برک کہتا ہے کہ اوس جگہ پر ہمین غور کرنا چاہیئے کہ اوس قاعدہ بسیط
مین جو دونون جنسون کے ایک ہی طرح کے اعضاے جسم مین پایا
جاتا ہے - اوسمین کسقدر اختلاف ہے اگر مرد کے تناسب اعضا
کے واسطے کوئی قاعدہ مختتم مقرر کیا جائے اور اوس تناسب کے
لحاظ سے حسن انسان محدود ہو تو جسوقت تم عورت کو دیکھو جسکا ہر حصہ
قریب قریب اوس سے مختلف ہے تو تم باوجود اپنے خیال کی مخالفت
کے یہی نتیجہ نکالوگے کہ وہ خوبصورت نہین ہو - اور اگر خیال کا کہنا مانا
تو اپنے مقرر کیے ہوے قاعدون کو رد کروگے - اور بغیر پیمانہ و پرکار
کے کسی اور علت حسن کی تلاش مین سرگردان ہوگے - کیونکہ اگر اون چند
قواعد پر حسن منحصر کیا جائے جو کسی قاعدہ قدرتی سے پیدا ہوتے ہین
تو کیا وجہ ہے کہ وہی حصے باوجود اختلاف تناسب پھر بھی حسین ہون
اور طرہ یہ کہ ایک ہی جنس مین -

اس بات کے جواب مین ہم کہ سکتے ہین کہ حسن عورت حسن
اعلی نہین ہے - وہ حسن صرف حسن قواے جسمانی ہو - نہ دماغی

مشاغل بابِ عالی ٹرکی

ضمیمہ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - سبل - سرخی - پھولا - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے - اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپکے ممیرے کا سرمہ کو تقریبا تیس مریضون پر استعمال کیا جو موتیا بند - دھند - پھولا ناخونہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے ان مریضون پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا میری رائے مین آپکا سرمہ مثل پوڈر کوینین بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ امیر و غریب آپکے سرمہ سے مستفید ہو کر آپکو دعائے خیر سے یاد کرین برائے مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلی قسم وی پی - پوسٹ بھیجدین -

راقم - ڈاکٹر چودھری امیر خان اسسٹنٹ سرجن انچارج شفاخانہ [illegible]

(۲) مین نے ممیرے کا ... صاحب کے خود بنایا ... استعمال کرکے دیکھا ہے - اور مین اس ... ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھون کی بیماریون کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - مین نے اپنے تجربہ مین اجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا مین آنکھون مین ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو ... استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون -

مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا - پانی آنے - دھند خارش - سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا - اور یہ سچ ہے آپنے اسقدر سستے دامون مین یہ سرمہ ایجاد کر ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہے - ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہو کر فائدہ اوٹھاوین - اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین -

راقم - پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور -

(۳) مین نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھون کی بیماریون کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - آنکھون کو تروتازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے - درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے - آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی -

آنریبل نواب محمد حیات خان - خان بہادر لوسی ایس - سی - آئی - ایس سابق ڈویژنل و سشن جج قسمت جالندھر ممبر کونسل [illegible]

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم - مین نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا - مین تصدیق کرتا ہون کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لیے بہت مفید ہے میری آنکھین بالکل کمزور تھین -

لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا - اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف ۴ روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہون -

راقم - میان خورشید محمد خان خلف نواب ... حبیب اللہ خان صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال

(۵) مکرم بندہ تسلیم - مین آپکے قابل تعریف ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہون - حقیقت مین جیسا آپنے اشتہار مین لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے - مین نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا - اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوان -

راقم - راؤ ہاکستن گورنمنٹ پنشنر مقام [illegible]

اگر کوئی شخص ... ثابت کرے ... روپیہ انعام

مطبع نامی اودھ لکھنؤ نیا گاؤں میں محمد سجاد حسین نے چھپوا کر شایع کیا

...ـنا کے ناچنے والوںمیں ظاہر کیا گیا ہے -
مورد کے ساتھ ہمکو اتفاق ہے کہ حسن شخص اول درجہ کا
مکمل ہمیشہ حسن خیالی سے بہت کچھ مختلف ہوتا ہے - اور جو چیز
اوس سے اقرب ہوتی ہے وہی بشکل دکھائی دیتی ہے اسیوجہ سے
حسن کے واسطے ہر زبان مین نادر کا لفظ ضرور استعمال کیا
جاتا ہے بلکہ اہل اٹلی اس بات کے اظہار کے واسطے کہ
ہم اکثر حسن نہین دیکھ سکتے اوسے اجنبی کہا کرتے ہین -

اونیسوان باب

خیالی حسن عورات

یونانی مصورون نے اس حسن کے مکمل نمونہ بنائی ہین سنتی ہین کہ ایسے لوگ بہت
کم تھے کہ جنسے خیالی نمونے اخذ کیے جا سکتے - یونان کی عورات مین
ایسا حسن نہایت دقت سے پایا جاتا تھا - لامحالہ پراکسٹیلز
اور اپلیز نے مجبوراً ایک ہی شخص سے وینس سنیڈ اس کی تصویر

۱ـ اس قاعدہ کی تشریح اور تفصیل ڈونلڈ واکر نے اپنے رسالہ مین کئی طرح سے
حوالہ دیکر بیان کی ہو اور وہ رسالہ اصول فلسفیانہ مفید اور دلچسپ ہی اوسکا
نام ورزش بیگمات ہی جس کے جاننے اور جسکے قواعد پر عمل کرنے سے ہر خاندان مین
حسن جسمانی خصوصاً شانہ اور بازو کا بہت کچھ ہو سکتا ہے ۱۲ -

اور جزوی حسن حسن کامل نہین ہوسکتا - لیکن رینالڈ اور بایک
نے اس مسئلہ کو خوب بیان کیا ہے -
وہ کہتا ہے کہ اس کلیہ پر کہ ہر نوع حیوان مین خیال حسن
ایک ہی ہے یہ اعتراض عاید ہوسکتا ہے کہ ہر نوع مخصوص مین
ایسی بہت سی معمولی شکلین ہین جو ایک دوسرے سے بالکل
جدا اور ممیز ہین باین ہمہ اونکے حسن سے انکار نہین ہوسکتا
مثلاً انسانی صورتون مین حسن ہرقل ایک حسن گلیڈیٹر
دوسرا اپالو - تیسرا (یہان پر بھی وہی غلطی ہے -) اور یہ سب
مختلف خیالات حسن پیدا کرتے ہین - یہ بات سچ ہے کہ اپنی
اپنی قسم مین باوجود اختلاف وضع و تناسب ہر ایک بجاے خود
مکمل ہے - لیکن کسی خاص شخص کی تصویر نہین ہے بلکہ ایک
صنف کی ہے اور چونکہ بنی نوع انسان کے متعلق صرف ایک
صورت عام ہی لہذا ہر درجہ مین ایک عام مشترک اور اصولی
صورت ہی جو اوس درجہ کے جمیع اشخاص مختلف کا خلاصہ ہے
مثلاً طفلی اور شیخوخت کی صورت بالکل مختلف ہوتی ہے -
لیکن طفلی اور شیخوخت مین اپنی اپنی جگہ ایک عام صورت
ہوا کرتی ہے اور وہی زیادہ مکمل ہے - کیونکہ وہ تمام خصوصیات
سے بعید تر ہے لیکن اگرچہ جسم انسان کی عام اقسام کی خیالی صورتین
زیادہ مکمل ہوا کرتی ہین اور اوس قسم کی شخصی صورتون سے کہین

میٹھا میٹھا، ہپ

یہ مصری ڈلی تھوک دون یا غٹ کر جاؤن

بال بچے ہندوستان مین دھرم والے بھی مری
کیون جب اجڑ سے سے ہوتین بڑیاں بچے وعید
اب مسلمان بھی ہوسے کلچک مین بین نادار
ہوگئے بید ہم سب خاندان مدتکے بعد

رومال دینا راجہ کا اور انکار کرنا جوگن کا

رومال چاہیے نہ مجھے مال چاہیے
مونچھون کا صرف آپکے اک بال چاہیے
باقی آیندہ

راقم
کلجگ پنچ

یو دشمن الملک

تم پچھلے ہفتہ کے "ہندوستان" مین دیکھا تم اپنا بغاوت مین اس مانک لکھنا مانگتا ہو کہ (سلطان روم سے کوئی ہمدردی نہین اور وہ ہمارا بادشاہ نہین)
اب ہم پوچھتا ہے کہ سب مسلمان تم سے متفق ہے؟ تو! تو! مسٹر شیلی ناٹ پھر تم ایسا لکھتا کہ سلطان میرا بادشاہ نہین۔ (دونون ہاتھ پتلون کی جیبون مین ڈالکر) ہم سمجھتا ہے مسلمان اس بیموقع ادا سے تمہاری اسطرح کی بات سے خوش نہین ہوا۔ ول دیکھو گورنمنٹ سمجھتا ہے کہ یہ سب بھونڈی خوشامد کا بات ہے ایسا بات تم سچے دل سے بولے گا تب بھی یقین ہو نا نہین سکتا۔
وہاٹ اسے پٹی۔ تم کیون ایسا طریقہ اختیار کرنا مانگتا ہے؟ تم بولتا ہے ہمارا کالج مسلمانون کا کالج ہے۔ نہین۔ نہین دیکھو جب تمہارے لڑکے چندہ لینے جاتے ہین۔ اگر کوئی مسلمان اونکو عمدہ کھانا کھلاتا نہین تم اوسکا اخبارون مین بے عزتی کرتا ہے۔ تم بولتا کچھ ہے اور کرتا کچھ ہے۔ تم خود غرض ہی دیکھو تم نے یا تمہارے چیلون نے کالج کو اپنا لایف نہین دیا کوئی قربانی کالج کے واسطے نہین کیا۔ ہندو لوگ کو دیکھو۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج اور گرو کل وغیرہ پر نظر ڈالو۔ دیکھو کتنا لوگ گھر بار چھوڑکر اپنا لایف دیدیا۔ ترقی اور عزت اسیطرح ہوتا ہے۔ دیکھو ہم بولتا ہے خوشامد سے تم لوگ کبھی عزت نہین پا سکتا۔ تم سمجھا ہم جھوٹا بات بولا ہے۔

ٹلہ افسوس - ۔ مختصر۔

ہمارے پاس ٹایم نہین کہ ہم تمہاری باتون پر نوٹس لین۔ اگر ضروری ہوگا تو اودھ پنچ کا الف نامہ نگار لوگ اسپر روشنی ڈالے گا دل ہم جاتا ہے۔ لیکن ہم بہت غصہ ہے۔ اچھا گڈ بائی۔
کتے کو سیٹی دیتے ہوئے نظر سے غائب۔

بقلم
ٹی۔ اے۔ ٹائم
از جہاز نی سپاٹو

لوکل علیہ الدھوپ

اس ہفتہ بادل اور پانی کی کھکھوا کر مطلع صاف رہا۔ اور چاہیے بھی یہی تھا کیا معنی کہ پانی اور ہوا سے سرد اور رطوبت سے شہر کو بھیجہ ندی لگ جانے کا خوف تھا۔ اب خدا کی مہر سے تراتے کی دھوپ پڑ جاتی ہے۔ مطلع گرد و غبار سے صاف خورشید جہانتاب کا جلوہ نظر فروز ہے۔ مکانات۔ سامان راحت و اسایش۔ پوشاک غیرہ اس بے کدورت روشنی سے بہرہ یاب ہوتے ہین زمین کو مزارعین نے قلبہ رانی کرکے خوب خستہ بھربھرا اور پانی نے حلواے بے دود بنا کر شکر تری بنا دیا ہے۔
اتوار کو ملی گنج مین ایک جلسہ ہوا اور اوسمین حاضرین جلسہ نے حلف اوٹھایا کہ ولایتی شکر استعمال نہ کرینگے اور جو تھوڑی شکر تھی وہ بندرون کو کھلادی اور مہنت جی نے اعلان کردیا کہ کوئی شخص آیندہ سے اس شکر کے بنے لڈو مندر مین نہ چڑھائے۔ واہ اس ہنومانی دعوت سے تو شہر کے افیونی زیادہ شاد کام ہوئے

لیڈی کرزن کا انتقال

ہندوستان مین یہ افسوسناک خبر ولایت سے آئی کہ دس روز کی بیماری کے بعد لیڈی کرزن صاحبہ نے انتقال کیا۔ اصل عارضہ دل کی حرکت کا بند ہو جانا تھا۔ حالمین تار اس مضمون کا آیا۔

لیڈی کرزن بھی مثل دیگر ... جو انتقال سے پہلے ہوگئی تھی مقام ... مین تجہیز و تکفین عمل مین آئیگی ملک معظم اور پرنس و پرنسس آف ویلز ... نے لارڈ کرزن کے پاس ہمدردی کے پیام روانہ کیے ہین۔
دو شنبہ کے روز ... مین تجہیز و تکفین عمل مین آئیگی اور نہایت سادہ اور خاموش ہوگی۔ صرف خاندان کے لوگ موجود ہونگے اسیوقت لندن مین ایک یادگاری نماز پڑھی جائے گی۔

رسید زر

بشکر گذاری تمام معاونین اخبار کے نام نامی اس رسید پر درج کیے جاتے ہین کہ اسیطرح اور حضرات جو ابتک خاموش ہین توجہ فرمائین اور شکریہ کا موقع دیجیے۔

عالیجناب راجہ تصدق رسول خانصاحب بہادر تعلقدار	۱۳ روپیہ
اسکاٹ ویردن صاحبان انگلینڈ	۹ روپیہ
جناب منشی عبد المتین صاحب۔	۲ روپیہ
جناب محمد مسعود صاحب مرچنٹ	۱۵ روپیہ
عالیجناب راجہ رگھو راج سنگھ صاحب تعلقدار	۴ روپیہ
جناب حکیم محمد شریف صاحب آئی ڈاکٹر	۱۲ روپیہ
جناب بابو جگجیت رائے صاحب۔	۳ روپیہ
عالیجناب سری مہارانا صاحب بہادر اودیپور	۹ روپیہ

دمہ کا کامل علاج

بابو جگجیت رای محلہ درگا کنڈ شہر بنارس دمہ کے مریضون کو ہر اتوار کے دن بارہ بجے سے دو بجے تک انکی اس جاتی ہین) آٹھ آٹھ ہفتہ کی ادویات کہ جنسے کامل صحت ہوجاتی ہے۔ یعنے پھر دمہ زندگی بھر نہین ہوتا مفت دیتے ہین۔

اخوۃ ضمیمہ ... پنچ

مطبوعہ ۲۶ جولائی ۱۹۰۶ء

اخبارون مین یہ خبر مشتہر ہو چلی ہے کہ لارڈ کچنر کی تشریف بری کے بعد لوگ ... کنٹ میں لشکر ہندوستان ہونگے - ... بہت اچھا ہوگا -

---

آیندہ کانگرس کا اجلاس کلکتہ مین منعقد ہوگا - اس سال نمائش کانگرس بالکل علیحدہ طریقے پر ہوگی - اور زیادہ وسیع ہوگا -

---

کہتے ہین شاہ کوریہ بجاے جاپان کے روس کے ماتحت رہنا چاہتے ہین - چنانچہ اسی غرض سے بڑی بھاری سازش ہوئی تھی مگر جاپان کو خبر ہوتے ہی اوسکا انتظام ہوگیا اور سازش کی ادائے ... وزیر خارجہ اور ایک بڑے کونسلر سیئول مین گرفتار ہوے -

---

آجکل اس حصہ ملک مین کمی کاغذ کی شکایت ہو چلی ہے - لکھنؤ پیپر مل کو سرکاری فرمایشات کی تعمیل سے مہلت نہین او کلکتہ سے بھی آمد کاغذ کی کم ہے اسوجہ سے جرمنی کاغذ کی مانگ بڑھ گئی ہے - لیس کچھ لوگ غور کر رہے ہین کہ ایک مل اور لکھنؤ کے کارخانے مین بڑھا دیجائے -

---

کہتے ہین معاملہ عقبہ کے موقع پر انگریزی اخبارات نے ٹرکی کے معاملہ مین یہہ معاندانہ ڈھنگ اختیار کیا کہ اوسکی بنا پر باب عالی - یورپین سلطنت پر زور ڈالنے والا ہے کہ اپنے اپنے دو دو جنگی جہازون مین سے جنکو استانہ علیہ کے دریا مین ٹہرنے کی اجازت دیگئی ہے ایک ایک جہاز واپس لے لے - انکی موجودگی کی یہ تاریخ ہے کہ دس بارہ سال پہلے یورپ کی چہار طاقتون کو سفارتون کے ساتھ ایک ایک جنگی جہاز آبنائے باسفورس مین اسلیے رہا کرتا تھا کہ ہروقت حاجت فوجی رسوم ادا کرتا رہے - جیسا ۱۸۹۶ء مین ارمینا کا فساد ہوا اور اندیشہ ہوا کہ اچانک کوئی بات پیش آجاے تو دول عظام نے بالاتفاق باب عالی سے استدعا کی - کہ وہ اوسکو عارضی طور سے ایک ایک جہاز اور اضافہ کر لینے کی اجازت دے - دولت علیہ نے منظور کر لیا مگر وہ قضیہ رفع دفع ہوگیا - فات الشرط ... اب کئی سال سے دولت علیہ کو حق تھا کہ جب چاہے اون زائد جہازون کو ہٹادے -

---

مسرت کی بات ہے کہ ہمارے نواب محسن الملک آنریری سکریٹری علیگڑھ کالج کو قیصر ہند کا تمغہ سرکار انگریزی سے اس عقاب بازی کی فصل مین عطا ہوا -

اگرچہ نواب صاحب اب کھوت سن کیوجہ سے بالکل تبرک ہو گئے ہین اور خدمات سکرٹری شپ بھی بوڑھے کے رباط کیطرح ڈھیلے ہوگئے ہین - مگر تبریک کیواسطے یہ موقع غنیمت ہے -

---

بنگلمہ شایر مین ایک عجیب دستور ہے وہان ہرروز صبح وشام ایک گاے پھرا کرتی ہے تازہ دودھ سے پیاسے راہگیر اپنی پیاس بجھاتے ہین یہ گاے خاصکر اسی مقصد کیغرض سے پالی گئی ہے - اور جب ایک گاے مرجاتی ہے تو حکام دوسری گاے مہیا کرلیتے ہین -

تعجب ہے ہندوستان مین یہ طریقہ نہین اگر رائج ہوجاے تو بہت اچھا ہو -

---

حضرت سلطان المعظم نے حجاز ریلوے کے اعلی افسر کے نام حکم جاری فرمایا ہے کہ تبوک (یہ ریلوے کا جنکشن ہے) مین ایک ہسپتال بنایا جاے - اس سے قبل معان مین بھی شفاخانہ بنایا گیا تھا مگر دور ہونے کے سبب باشندگان تبوک کے کار آمد نہین ہوسکتا تھا -

بغداد ریلوے کا پہلا حصہ قونیہ سے ایرجلی تک تیار ہوگیا ہے - دیگر حصون پر بھی کام بسرعت جاری ہے -

---

ایران اور ٹرکی کے درمیان ایک تجارتی عہدنامہ ہوا ہے جو جانبین کے لیے نہایت مفید ہے نیز دولت ایران نے ایک ریلوے بنانے کا ارادہ کیا ہے جو بغداد ریلوے سے کرمان شاہ پر آملے گی - ترکی اور ایران کے درمیان جو سرحدی تنازعہ تھا وہ طے ہوگیا ہے - مقام لوسالاج کے قرب وجوار کی زمین ترکی کے حوالہ کردیگئی -

---

وکیل کا ہشتادوتی ... راہم اور محتاج توجہ ہے اوتنا ہی پیچیدہ اور مشکل ہے اہل کانپور کی یہ ہمت اور توجہ قابل تحسین ہے کہ اونھون نے اپنے شہر کے اوقاف کی حفاظت اور انتظام اوقاف کی اصلاح کے لیے ایک کمیٹی قایم کی ہے جسمین معززین ومتولین شہر شامل ہین - اور عنقریب عملی کارروائی شروع کرنے والے ہین - یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ گورنمنٹ اوقاف کے موجودہ قابل اصلاح انتظام مین اسوقت تک دست اندازی نہین کریگی جبتک خود پبلک اپنی طرف سے سرگرمی اور توجہ کا اظہار نہ کرے سیکڑون اوقاف ہین جو اکثر حالتون مین ٹرسٹیز کی بے پروائی یا کبھی کبھی بدنیتی سے برباد اور تباہ ہو رہے ہین یا شخصی اثرات کا غلبہ انکے فایدہ کو خاص خاص صورتون مین محدود کر رہا ہے - مگر نہ گورنمنٹ دریافت حال پر توجہ کرتی ہے - اور نہ خود پبلک - کانپور کے معززین کی یہ کوشش قابل ہزار تحسین ہے بشرطیکہ صرف کمیٹی کے قیام ہی کو فرض کی انجام دہی کے لیے کافی نہ سمجھ لیا ہو - اور عملی کام کرنے کے لیے تیار ہون -

---

معلوم ہوتا ہے کہ واحد علی اخفش اور اخفش کے مینڈھے سے لاعلم تھا اور بقرینہ غالب اوس نے ملانون کیصورت بھی نہ دیکھی تھی ورنہ بیوی کو سینگ مارنے پر یہ ظلم روانہ رکھتا -

رنگون مین ایک مسلمان مسمی واحد علی کے گھر مین ایک مینڈھا گھس آیا اور اسنے واحد علی کی بیوی کو سینگ مارے - واحد علی نے اس مینڈھے کی چارون ٹانگین کاٹکر شارع عام پر پھینکدین - گو واحد علی کے دربان نے اوس سے التجا کی کہ ایسا ظلم جانور پر نہ کرو - اور مجھکو دیدو - بے زبان پر اسقدر ظلم کرنے کی پاداش مین مجسٹریٹ نے واحد علی کو ۱۲ گھنٹے قید بامشقت اور پندرہ روپیہ جرمانہ کی سزادی - اس خفیف حکم سزا کے برخلاف چیف کورٹ مین اپیل کیا - چیف کورٹ نے سزا کو غیر مکتفی سمجھکر واحد علی کی سزا بڑھادی اور اوسکو تین مہینے قید بامشقت کی سزادی -

پتہ حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

سپر تابستان

لیعنے

میرزا لاؤبالی کا پنکھا

عطرسے ان پھول سی ہاتھون مین ڈوبکر پنکھا
خوشی دیکھو کہ ہوجاتی ہی پھر رشک چمن پنکھا

وہ بت بھی نازنین ہی اور ہی نازک بدن پنکھا
وہ گُن بھی گلبدن ہی اور ہی گل پیرہن پنکھا

وہ کیون روح گلاب ہوکر وہ عرق چہرہ اُڑجائے
وہ دست نازنین ہی شاخ گل برگ سمن پنکھا

نہین معلوم گرمی حسن کی کیا گل کھلائیگی
دکھاتا ہی حضور اوسکے بہت اپنی پھبن پنکھا

عرق آگین جبین ہی موتیون کی آبرو کیا ہو
بنا ہی جھالرون سی گر جہ دریا ہی مدن پنکھا

کبھی کے دست رنگین مین جو پہنچا تو ہوا باندھی
دکھاتا ہی طرحداری سے کیا کیا بانکپن پنکھا

فسونساز ہی یہ کرتا ہی ہوا انکے ہی پریون
نہین معلوم کیا کچھ پھر سکھاے پرفتن پنکھا

بھری محفل مین غیرونسی اشارے ہو جاتے ہین
دکھاتا ساعد سیمین مین ہے سو چلن پنکھا

کسی کو وصل کا مژدہ کسی کے ہجر کی خبرین
سناتا ہی دلیری سے میان انجمن پنکھا

یہی ڈ تار کی گویا ہوائی تار برقی ہی
غضب ہے انکی زبانی پر بھی ہی گرم سخن پنکھا

ہوا ایسی بندھی اسکی کہ زلفین تک پریشان ہین
گرا دیگا مگر نظرون سی اب مشک ختن پنکھا

خنک آب رواں محرم کی بھی گویا کہ چین ہین
ہی دریا ہے ہوا پر آجکل یہ طعنہ زن پنکھا

ہوئین گرمی کی ٹھنڈی گرمیان ایسی کہ بس توبہ
مگر ہی شعلہ باری پر رہا گلنار وچمن پنکھا

حسینون فرط عرق سے ہین سینہ چاک جلتے ہین
بھلا دیتا ہی لیکن آکے باب سوختن پنکھا

جدھر دیکھو نظر آتی ہی آگ ہی عملداری
حکومت کر رہا ہی ہند سی لیتا دکن پنکھا

لیا کرتا ہی یہ اپنی ہی سہر گرمی کو ست
بنا ہی خواب شیرین کے لیے کیا کوہکن پنکھا

بنا ہے سرد مہری سے یہ گرمی کی جہان دوزخ
ہلاتا ہی نہین اسپر بھی لو چرخ کہن پنکھا

نہ ہو کم گرمی صحبت ذلبس آغوش مین آؤ
یہ دست لاؤبالی مین بھی ہی گرمی شکن پنکھا

باسی مضمون تازہ ابال

اچھال دیتی ہے اونچے ہونکو یہ نکلے ترقی
خوشی مین منصب اعلی کے بھول جاتے ہین
دفور عجب وتکبر یہ پھر کہ غیر تو غیر
وہ اپنے دوستون کو بھی تو بھول جاتے ہین

راقمہ
(مس جشتی گورکانیہ)

آجکل بنائی جاتی ہے۔ اسمین کچھ پراگزٹیلیز کی تصویر سے مدد لیگئی ہے۔ فرائین نے مختلف پہلوؤن پر غور کرکے ایک پہلو ایسا تجویز کیا کہ جس سے اوسکے تمام تکمیلات حسن بخوبی ظاہر ہوتی تھی۔ اور اوسی انداز کو دونون مصور و بت تراش نے مجبوراً اختیار کیا اسیوجہ سے وینیس سنیڈاس اور وینیس کاس ایسے باہم گر مشابہ ہیں کہ اوسکے خط و خال قد و قامت خصوصاً انداز مین کوئی فرق نہین بتایا جا سکتا تھا۔ اپلیز کی تصویرون سے اسقدر یونانیون کے واسطے جوش نہین پیدا ہوتا تھا جیسا پراگزٹیلیز کے بتون سے وہ خیال کرتے تھے کہ وہ سنگی تصویر متحرک ہے بولنا چاہتی ہے اور لوشین کا بیان ہے کہ ایسا مغالطہ ہوجاتا تھا کہ وہ لوگ بت کے لبون سے جاکر اپنے لب ملا دیتے اور بوسہ لیتے تھے۔

فلاکس مین کا قول ہے کہ پراگزٹیلیز شباب و حسن کے انداز اعلیٰ درجہ کے بناتا تھا لوگ کہتے ہین کہ ہرمیکس و اقع اتھینیس مین ایسے ایسے بت اوسنے تراشے ہین کہ اور بت تراش کیا معنے

سلہ رہس کرید جو قدیم زمانہ مین ٹروسیم کہتے تھے اور جو صوبہ کاریین اور ڈرس کے پاس تھی۔ یہ شہر نیڈس جہان پتھر کی پرستش ہوتی تھی اور یہین پراگزٹیلیز کی تراشی ہوئی تصویر رکھی تھی۔ یہ ایک مختصر سا مندر تھا اور ہر سب طرف سے کھلا ہوا ایسا کہ وہ بت سب طرف سے دکھائی دیتا تھا۔ اوس بت کا کوئی حصہ پوشاک سے پوشیدہ نہ تھا اور ایسا نادر حسن تھا کہ کالیبن نے جوش مین یکتہ دوسری تصویر بنائی ۱۲

خود اپنے سے وہ سبقت لیگیا ہے۔ لیکن یہ زہرہ کی تصویر دنیا بھر کے بتون سے بڑھ گئی تھی اور بہتیرے اوسکی زیارت کرنے کو نڈاس آتے تھے۔ اس مصور نے وینیس کی دو تصویرین ایک مع پوشاک دوسری بلا پوشاک بنائین۔ کو ان کے لوگون نے اپنے سخت شرم و لحاظ کی وجہ سے پوشاک والی تصویر کو ترجیح دی لیکن دونون کی قدر و قیمت برابر تھی۔

باشندگان نڈاس نے اوس دوسرے نظری بت کو قبول کیا اور اتنی قدر کی کہ شاہ نکامڈیز لاکھ کہا کیا کہ جو بے انتہا قرضہ تم چاہتے ہو اوسے مین چھوڑتا ہون تم یہ مجھے دیدو مگر اونھون نے نہ دی۔ بلکہ یہ کہا کہ جبتک نڈاس پراگزٹیلیز کے اس بت سے برکت حاصل کرتا ہے تب تک کچھ ہی کیون نہ ہوجائے ہم اسے جدا نہین کرینگے اس تصویر کا حال لوشین اور سنٹرینس کی تصنیفات سے معلوم ہوتا ہے اور اسکی تصویر ایک تمغہ پر جو کراکلا اور پلاٹلا نے دیا تھا بنی ہے اور دربار شاہنشاہی فرانس مین موجود ہے بعد حضرت عیسیٰ کے سنہ ۴۰۰ عہد شاہنشاہ ارکاڈیس یہ تصویر نڈاس مین موجود تھی۔ اسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے کو دیکھکر مصورون علم طبیب کی دیبی بنائی یہ بت پراگزٹیلیز کا بنایا ہوا آمدیم نہ تابہ تصویرون مین اعلیٰ درجہ کا قابل توصیف ہے جسکا حسن ویسا ہی مکمل اور ویسا ہی معصوم ہے جیسا عالی مرتبہ اور مکمل ہے اوسی سے معلوم ہوتا ہے کہ کسقدر

سنگ مرمر پر اور دوسری کاس کی تصویر رنگین بنائی ۔ ایتھینیس
بیان کرتا ہے کہ یہ دونون تصویرین کسی قدر فرائنی باشندہ تھسپیا جو شہر
ایتھنس کے بادشاہ کے دربارون مین تھی دیکھکر بنائی گئی ہین ان
تصویرون مین فرائنی ساحل سیرن پر ایتھنس ۔ اور ساوسس کے
مابین واقع ہے اور جہان وہ غسل کیا کرتی تھی سمندر سے نکلتی
ہوئی بنی ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ پچون یعنے سمندرون کے دیوتا کی
دعوت مین باشندگان اوسس کے روبرو فرائنی نے اپنی پوشاک
اوتار کے اور اپنے لانبے بالون کی لٹون کا ندھون پر ڈال کے
سمندر مین غوطہ لگایا اور دیر تک موجون کے ساتھ کھیلا کی ۔ اب
تماشائیون کا ایک جم غفیر جمع ہو گیا جو سکے نکلتے ہی سب یک
زبان ہو کر پکار اوٹھے دیکھو زہرہ پانی سے بر آمد ہوتی ہے
اگر اوسے اچھی طرح جانتے بوجھتے نہ ہوتے تو بیشک کہتے کہ
واقع زہرہ شکل یہی ہے ۔

اتفاق سے پلس اور پراگزٹیلز دونون ساحل پر موجود تھے
اور دونون نے قصد کیا کہ اسی نمونہ کے مطابق زہرہ کی تصویر
بنانا چاہیئے اسیطرح سے دو قدیم تصویرون کی بنا پڑی اپلیز کی
تصویر کا نام وینس اناڈیو منی تھا اور قیصر روم نے وینس جنی
ٹرکس یعنے تولید کے دیبی کے مندر مین بعد فتح یونان بیجا کر کھی
لوگ کہتے ہین کہ وینس ڈے مڑ یسی یعنے علم طب کی دیبی جو

تخفیف کر کے طب کی دیبی بنائی گئی ۔ فلاکس مین کہتا ہے قصر پرتشی
مین میٹنے اپنی آنکھون سے ایسا بت دیکھا ہے کہ جس خیال
کیا جاتا ہے کہ پراگزٹیلز کی اصلی تصویر شاید یہی ہے تعجب کی
بات ہے ۔ اب پتہ نہین چلتا کہ اوس بت کی کیا گت ہوئی اسکا
یا اسکی تصویر کا فرضی خاکا جو کرا کلا کے نمونہ پر اس سے مشابہ
دکھائی دیتا ہے نگار خانہ شاہی مین موجود ہے ۔

علم طب کی دیبی کے نسبت فلاکس مین کا قول ہے کہ اس بت کو
یونانی اور رومی اسقدر پسند کرتے تھے کہ سیاح بیان کرتے ہین
کہ ایسے بت سیکڑون ہی جگہ موجود ہین اور وہ تصویر شخص اکثو یا کی چک
مین دکھائی دیتی ہے انداز بت تراشی سے معلوم ہوتا ہے کہ سکندر
اعظم کے بعد بنائی گئی اب ہمکو اس نمونہ حسن زنانہ پر مختصراً غور
کرنا چاہیئے ۔

علم طب کے دیبی عورت کی اُس عمر کی تصویر ہے جب تمام حسن
اوسکا ابھی تکمیل پایا ہے ۔ ڈنکل مین کا قول ہے کہ طب کی دیبی واقع
فلارنس ایک گلاب کے پھول کیطرح ہے جو ایک خوشگوار
طلوع آفتاب کے بعد پہلے شعاع آفتاب کے ساتھی کھلنا شروع کرتا ہے
جیسے وہ عمر ظاہر کرتا ہے کہ اعضا کا ڈول مکمل ہو چکا ہے اور چھاتیان
گدرانے ہی لگی ہین ۔

سر اتنا چھوٹا ہے کہ سینہ مین اعضائے رئیسہ غالب ہوتے ہین

رامپور مین جزائے اعمال

چاہی [illegible] ہائیکورٹ کو کھنو جانے پہنچے ہوئے ہین اور جنکو الہ آباد کا امر وہان پر قناعت ہو تو وہ ہائیکورٹ کا الہ آباد سے ملش سے مس ہونا کیون چاہیئے - غرضکہ چھوٹی بڑی قاشون پر لال ٹپکانے والے نواب کے چھوٹے کیطرح امرود اور سفر بڑون کے تصور مین ہرا ہرا کر رہے ہین -

۸ - اگر الہ آباد سے ہائیکورٹ لکھنؤ گیا تو اودھ کے افیونیون مین لہرہ ہوجانیکا اندیشہ ہے - کیونکہ اسس تہذیب یافتہ پارٹی کے لکھنؤ پہونچنے سے مرکچی اور افیونی گروہ کے نشو نما مین ضرور خلل واقع ہوگا - انہین ہل چل پڑی ہوئی ہے اور اسلئے نیشکر و نیچہ سنبھالے ابھی سے تیار ہین - سبکا نشہ کرکرہ ہورہا ہے - گویا ہائیکورٹ افیونیون کے حق مین کھٹائی کی پھانک ہی -

۹ - مہاجنان الہ آباد نہایت پس و پیش بیٹھے ہین کہ انکی عمارات کے نقصان کا کون ذمہ دار ہوگا - خانہ خالی را دیو میگیرد واندرہا دھند کرایہ مکانات می پیرد -

غرضکہ جس پہلو سگا سکا دم لگا کر غور کیا جاتا ہی تو سوائے وقت کے سہولت نظر نہین آتی - اور استخارہ کا ووٹ یہی آتا ہے کہ ہائیکورٹ الہ آباد ہی مین قائم رہے - باقی اور یراالہ اور نیچے پارلیمنٹ کی راے ہے - یادہ تت تمام خالی عمارتون کا نیلام -

راقم

سمنا - ا -

کر تین دن تک - ساٹھ ہیم تین دن دوائین مفت بھی تقسیم کین مگر قسم ہو پیر فقیر کی جو آجتک کسی نے شکایت لکھی ہو تو وجہ کیا کہ بھائی صاحب یہان دھوکے بازی کا کام نہین اور ہین اپنے ذاتی فائدے پر مرتے - ہان اگر خیال ہی تو صرف یہ ہے کہ ضرورتمندون کو نفع پہونچے ہمین کوئی دے یا نہ دے اس سے مطلب نہین ہی خیال ہے یہ اور چند مرکبات لکھو جاتے ہین کہ اس قسم کے خواہشمند محروم نہ رہین -

ماءاللحم ترکاری

ماءاللحم انگوری تو آپنے سنا ہوگا - مگر یہ ماءاللحم ترکاری نئی چیز ہے کیا معنی کہ دنیا بھر کی ترکاریون شلجم - مولی - ترئی - کدو - بیگن - کٹھل وغیرہ وغیرہ کے چھلکے جتنا جتنا مفت مل سکے سبکا ایک جگہ کرکے عرق کھینچ لیا مگر اسمین ایک قسم کی بو باقی تھی کہ مین نے فوراً گل بسنتی ملا کر دو آتشہ کرادیا اب یہ خوشرنگ بھی ہوگیا ہے - دوا کی دوا اور غذا کی غذا - طاقت تو خیر بخشے یا نہ بخشے مگر استعمال سے پیٹ گرم ہوجاتا ہے - بھوک قطعی ندارد ہوجاتی ہے - کیونکہ وہ ہی روزانہ کھانے کی ترکاریان اسمین موجود ہین - جسطرح فائدے کی امید نہین اسیطرح نقصان کا خوف بھی کم ہے -

واضح ہو کہ ماءاللحم ترکاری اور انگوری دونون کے اجزا تقریباً قریب ایکسے ہین - بجائے مرغ - خوشہ انگور - بھیتر - بوا براسے وزن بہت ہین -

الاولاد

اسم بامسمی ہے جو صاحب نیستی اور برخورداری کے مصداق بننا چاہتے ہین اسے ضرور پیرین اور پھر دیکھین اگر ایک سال کے اندر بروی اولاد کی نمایان ترقی پر حسد نہ کرین تو ہاتھ - بادھ بدلے ہین - عید - بکرید - شبرات کے موقعون پر تجربہ ہوجائیگا جبکہ اولاد کا بزن براجانے کے کٹرا ہوگا اور عیدی کے لیے لاؤ بابو ! لاؤ بابو !! کا گرداب

برس رہا ہوگا - لطف یہ کہ اسکے استعمال سے فرزند نرینہ اور فرزند مادینہ دونون قسم کے علی المساوی نزول فرماتے ہین -

حبوب تیموری

استعمال کرتے ہی ہر عضو بدن مین درد شروع ہوجاتا ہے ایک ہفتہ کے استعمال سے اگر آدمی ڈیڑھ ٹانگ کا رہجاتا تو شرط ہے - گٹھیا ہوجائے - وجع المفاصل ہوجانا یہ مریض کا اعتقاد اور اوسکی تقدیر ہے - پرانے مریضون کے حق مین جاپانی توپ کے گولے سے بھی زیادہ موثر ثابت ہوئی ہین - ادھر گولی حلق سے اتری اور ادھر روح نے بوریا - بدھنا سنبھالکر باہر آنیکا ارادہ کردیا - ممکن ہی نہین کہ خطا ہوجائے - تجربہ جھوٹ سچ کا پتہ دیگا -

چورن روح قبض

تمام فوائد تو استعمال کے بعد ہی ظاہر ہونگے مگر مختصر یہ ہے کہ پونے ڈھائی ماشہ والی پڑیہ حلق سے اترتے ہی روح قبض ہوجاتی ہے - پیٹا شریف پھولکر اوبٹا تاشہ ہوجاتا ہی مریض چت لیٹ کر سامنے کی چیز دیکھنے سے محروم ہوجاتا ہے - اندر ہی اندر پیٹ مین اور درد دونون آپسمین وہ دھینگا مشتی کرتے ہین کہ مریض پیٹ پکڑا ہوئے چارون طرف بھاگا پھرتا ہے اور جبتک کہ کوئی قطعی فیصلہ نہین ہوتا یہ حالت بدستور قائم رہتی ہے -

المشتہر

وصی ایجنٹ خدا گنج کمپنی انڈیا

بقلم - اے - یم - بریلی

طبابت کے چٹکلے

ڈیرہ پیچ - کسی یار کوئی جادوگر بنا - کوئی کیمیاگر بنا - کوئی سنیاسی کا چیلا ہوا - مگر وہی ڈھاک کے تین پات - خلق خدا سبکے ہاتھون نالان رہی - مگر ما بدولت کو خیال فرمایئے کئی مرتبہ دواؤنکا اشتہار دیا اور ابھی تھوڑے عرصہ کا قصہ ہی

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون مڈیکل کالج کے پروفیسرون ـ ناموڈاکٹرون ـ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ـ ضعف بصارت ـ تاریکی چشم ـ دھند جالا پڑوال ـ غبار سبل ـ سرخی ـ پھولا ـ ابتدائی موتیا بند ـ ناخنہ پانی جانا ـ خارش وغیرہ ـ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین ـ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے ـ اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی ـ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے ـ قیمت ایسے کم رکھی ہے کہ ہر خاص وعام اس سرمہ سے فائدہ اُٹھا سکین ـ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے ـ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ ـ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار ـ

المشتہر

پروفیسر میاسنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) جناب پروفیسر میاسنگھ صاحب تسلیم ـ مین نے آپکا ممیرے کا سرمہ کو تقریباً تیس مریضون پر استعمال کیا ـ جو موتیا بند ـ دھند پھولا ناخونہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے ان مریضون پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا ـ میری رائے مین آپکا سرمہ مثل پوڑیہ کونین بذریعہ ڈاکخانہ جات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ امیر وغریب آپکے سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو دعائے خیر سے یاد کرین براے مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلی قسم وی ـ پی ـ پوسٹ بھیجدین ـ

راقم ـ ڈاکٹر چودھری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان

(۲) مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاسنگھ صاحب نے خود بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیمارون پر استعمال کرکے دیکھا ہے ـ اور مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھونکی بیماریون کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے ـ مین نے اپنے تجربہ مین آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا مین انکو جنکی آنکھونمین ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے ہر روز سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون ـ ہر طرح کے مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا ـ پانی آنے ـ دھند خارش ـ سرخی چشم کیواسطے نہایت اثر رکھتی ہے اور بہت زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا ـ اور سچ یہ ہے آپنے اسقدر سستے داموں مین یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے جسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہے ـ ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اوٹھاوین ـ اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین ـ

راقم ـ پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور

(۳) مین نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھون کی بیماریون کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے ـ آنکھون کو تروتازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے ـ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے ـ آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی ـ

مسٹر جناب محمد حیات خان صاحب بہادر سی ـ ایس ـ آئی ـ ریٹائرڈ ڈویژنل جج قسمت جالندھر ـ ممبر کونسل گورنمنٹ

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم ـ مین نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا ـ مین تصدیق کرتا ہون کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لیے بہت مفید ہے ـ میری آنکھین بالکل کمزور تھین لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا ـ اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف ۴ روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہون ـ

راقم ـ میان خورشید محمد خان خلف نواب نصیر محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال

(۵) مکرم بندہ تسلیم ـ مین آپکے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہون حقیقت مین جیسا آپنے اشتہار مین لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے ـ مین نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا ـ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہون ـ

راقم ـ رلدو ماکشن گورنمنٹ پنشنر مقام دہلی محلہ چوڑیگران

پانچسو روپیہ انعام

بدھن کے ہتکھنڈے

اور

نیچری اسپیچ

خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ ایک سیج میدان مین بہت سی کرسیان بچھی ہین اور سب پر ایک ہی سانچے کی ڈھلی ہوئی مخلوق رکھی ہوئی ہے ۔ سبکا لباس ایک قسم کا سب کے سر ان پر طرہ دار ٹوپی ہے اور ابھی خاموش تھا کہ بیچ مین ایک بڑی سی چیز حرکت کرتی ہوئی معلوم ہوئی اور فوراً ہی ٹر ٹر ٹر ٹر کی آواز چارون طرف سے آنی شروع ہو گئی مین سمجھا کہ یہ کارروائی بڑے غرض کے چھیڑنے کی غرض سے کی گئی ہے ۔ قریب تھا کہ سبکو ڈھونڈھ کر فوراً ہی وہ آواز بند ہو گئی اور وہ ہی بڑی سی ایک میز کے قریب آ کر ٹھہر گئی اور یہ آواز بلند کہنا شروع کیا ۔

اے نیچر کی بھدکیو ! آج مین اس غرض سے کھڑا ہوا ہون کہ اپنی پالیسی سے تمکو آگاہ کردون لیکن پہلے مین اسکو بتانا چاہتا ہون کیون مینے تمکو "بھدکیون" کی لفظ یاد کیا ؟

حاضرین ۔ اچھی بات ہو ! اچھی بات ہے !!

بات یہ ہو کہ جسطرح بھدکی ۔ خواہ اوسکو کتنی تکلیف برداشت کرنا پڑے ۔ اپنے بچون کے لیے نرم نرم بال اور روئی لا لا کے اور پر تکلف آشیانہ بناتی ہے اسیطرح جب تم خوبی قسمت سے کہین نوکر ہو جاتے ہو تو خواہ تمکو کتنی تکلیف اوٹھانی پڑے ہو ایک پیسہ تمکو بچے یا نہ بچے مگر تم ضرور اپنی کوٹھی یا بنگلہ کو عمدہ اور قیمتی چیزون سے سجاتے ہو ۔

حاضرین ۔ بیشک ! بیشک !!

دوسری بات یہ ہے کہ تمنے دیکھا ہوگا کہ بھدکی جبتک اپنے آشیانے کے قریب ہوتی ہے برابر چہچہاتی رہتی ہے علی ہذا تم بھی جبتک اپنی کوٹھی یا بنگلے مین ہوتے ہو تصور بلا تصور نوکرون پر ہر وقت چلاتے رہتے ہو

حاضرین ۔ درست ہے ! درست ہے !!

ہان تو اے نیچری بھدکیو مین تمکو نیچری ہتکھنڈے بتانا چاہتا ہون ۔ نقل نیچر سے تم نرے گاودی ہی نہین ہو ۔ میری پچھلی کارروائیون سے واقف ہو اسوقت مین تمکو صرف اپنی ایک نئی چالاکی بتانا چاہتا ہون میرا مطلب یہ ہے کہ تمکو ظاہر ہو جائے کہ الدنیا زور ۔ لا یحصل الا بالزور ۔ بسطرح عمل کیا جاتا ہے ۔

حاضرین ۔ زہے قسمت ! زہے قسمت !!

اے چھوٹے بڑے ہر قسم کی نیچر کے بچون ! سنو اور غور سے سنو کچھ زیادہ عرصہ نہین ہوا جبکہ گورنمنٹ اور سلطان روم مین کچھ کشیدگی شروع ہو گئی تھی اور پبلک مین طرح طرح کی چہ میگوئیان ہو رہی تھین مینے وہ موقعہ غنیمت سمجھا اور جھٹ سے ایک پمفلٹ شایع کر دیا اور مینے صاف صاف لکھ دیا کہ ۔

"یہ بات ہرگز نہین ہے کہ سلطان روم ہمارا بادشاہ ہے اور ہمپر اوسکا حکم ماننا فرض ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
اگر خدانخواستہ کبھی گورنمنٹ اور مسلمان بادشاہ سے جنگ ہو تو ہمارا فرض بطور وفادار رعایا کے گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کرنا ہوگا"

اے بھدکیون یہ میری ۔ عبارت تھی ۔ ایسا کیون کیا گیا ؟ وجہ یہ تھی کہ شہزادہ بہادر کی آمدورفت مین مجھے بھی امید تھی کہ ضرور کوئی خطاب یا تمغہ پاؤن گا ۔ لہذا مجھے یہ لکھنا ضروری تھا اور خوبی قسمت سے تدبیر کارگر ہو گئی (گردن مین لٹکے ہوئے تمغہ کو ہاتھ مین لے کر) یہ دیکھو یارون مینے تمغہ پا لیا ۔ !!!

حاضرین ۔ بڑی خوشی کی بات ہو !!!

لیکن اے بچو ۔ میرا یہ لکھنا بعض مسلمانون کو ناگوار ہوا اور مجھے بھی خوف ہوا کہ شاید چندہ وصولیون مین کچھ خرابی ہو اور جب تم لوگ چندہ لینے کو جاؤ مسلمان تمکو مجرب اور مرغون تمہارا نہ کھلائین ۔ گو ایسا کرنے پر ہم فوراً اونکی بدنامی اخبار مین لکھ دیتے ہین اور اونکو ذلیل کرنے مین کسر اوٹھا نہین رکھتے ۔

حاضرین ۔ سچ ہے ! سچ ہے !!

لیکن بات یہ تھی کہ مجھے تمغہ تو مل ہی گیا تھا ۔ مینے مسلمانون کی خاطر اب فوراً ایک طویل مضمون لکھا تمنے پڑھا ہوگا مگر پھر مین تمکو اوسکی تھوڑی سی عبارت کیطرف توجہ دلاتا ہون ۔ مین نے لکھا ہے کہ ۔

"تمام ہندوستان کے مسلمان سلطان سے محبت اور ہمدردی رکھتے ہین اور اونکی سلطنت کا قیام اور استقلال اور گورنمنٹ اور سلطان مین دوستی اور اتحاد کا استحکام چاہتے ہین ۔ اور جو لوگ کہتے ہین کہ ہمکو سلطان کی پرواہ نہین وہ یا تو محض ذلیل خوشامد گورنمنٹ کے خوش کرنے کے لیے کرتے ہین یا اونکو درحقیقت اسلام سے کچھ تعلق نہین ہے"

اے نیچری بچو ! تم خیال کرو کہ تمنے انکا سٹیٹس کسقدر خون کیا میرے دونون قول ایک دوسرے کا کاٹ کر رہے ہین ۔ مگر نہین کچھ پروا نہین ۔ دنیا جب ہی قابو مین آتی ہے جب اس قسم کی کارروائیان کیجا وین تم ہی سوچو اگر پبلک ہنستی ہے تو میرا نقصان کیا ہے ہنسنے دو ۔

حاضرین ۔ کچھ نہین ! کچھ نہین !!

اگر مین مسلمانون کی ناخوشی ہونے کا اور ناراض ہونے کا خیال کرتا تو آج (تمغہ دکھا کر) یہ میری گردن مین نہوتا ۔

حاضرین ۔ کیا شک ہے ! کیا شک ہو ۔ !!

اب مین اپنی اسپیچ کو چند نصیحتون کے بعد ختم کرونگا امید ہے کہ تم آیندہ کے لیے انپر عمل کروگے ۔

سنو

۱ ۔ کبھی ایک رنگ پر قایم نرہنا ہمیشہ موقع اور وقت کی تاک مین رہنا جدھر اپنا ذاتی نفع ہو فوراً شامل ہو جانا ۔

۲ ۔ ذاتی نفع کبھی نہ چھوڑنا قوم کا خیال نہ کرنا کیسی قوم اور کیسی ہمدردی ۔ مطلب ہو اور دنیا ۔ کبھی خیال نہ کرنا کہ تمہاری ان حرکتون پر لوگ قہقہے لگائینگے ۔ کیونکہ اس قسم کے خیالات دنیوی ترقی مین سدباب ہوا کرتے ہین ۔

۳ ۔ اگر تمکو کوئی عزت ملتی ہے مگر قوم کو نہین تو قوم کے خبط مین اوسکو چھوڑ نہ دو ۔ بنگالی بیوقوف

لارڈ کچنر کی تجویز کی منظوری دیگئی تھی - (م)

۲۰ - جولائی - لندن - مسٹر مارلی نے فرمایا کہ بہت سے علامات سے معلوم ہوتا ہے کہ سبب دولت برطانیہ اپنا انتظام ہند کی ذمہ داریون بخوبی واقف ہے - بعض اشخاص کے خیال مین ہندوستان کی حکمت عملی سے فقط ایران اور شمالی مغربی سرحد افغانیون مراد ہے - مگر اس مسئلہ کو ابھی طے کرنیکی ضرورت ہے جو خانگی نزاعات یا یورپ مین تقسیم ملک سے انگلستان کو کوئی تعلق نہین ہے - اسکی حکمت عملی بلکہ اب ایشیائی حکمت عملی قرار دیگئی ہے -

شملہ - لیڈی کرزن کی خبر انتقال پر ملال سے ہر کہ ومہ کو صدمہ پہونچا ہوا اور لارڈ کرزن سے بہت بڑی ہمدردی کیجا رہی ہے تو چند روز سے معلوم تھا کہ لیڈی کرزن کی حالت صحت بہت نازک ہو رہی ہے مگر آخری ڈاک پر انگلستان سے جو خطوط آئے تھے اونمین اس بات کا مطلق ذکر نہ تھا کہ اسطرح کوئی مہلک مرض ہوجائیگا اور رو لٹر کی تار برقی سے معلوم ہوا کہ لیڈی آنجہانی کا مرض ایسا تھا کہ ڈاکٹری پرچے شایع کیے جاتے اسی وجہ سے ہندوستان مین خبر انتقال کو سنکر بڑی حیرت وملال ہوا لیڈی کرزن کو تمام صیبت زدون سے جو ہمدردی تھی اور اونھون نے بہت سے فیاضانہ کار خیر کیے تھے اسوجہ سے ہر فرقہ وملت کے لوگ اونسے مانوس تھے انھین ڈفرن ایسوسی ایشن کی کارروائی سے بذات خاص دلچسپی تھی لیڈی مرحومہ نے ہندوستان کی عورتون کو ڈاکٹری مدد پہونچانے کے لیے ایک اور فنڈ جمع کیا تھا اونھون نے خاموشی کے ساتھ جو فیاضانہ کام کیے ہین اونسے شملہ وکلکتہ مین ہمیشہ اونکا نام رہیگا شملہ مین جسقدر لوگ اونسے واقف تھے اونکے انتقال سے ایسا صدمہ ہوا کہ گویا انکا کوئی عزیز مرگیا اور تمام ہندوستان مین غم والم محیط ہوگیا کیونکہ یاد ہوگا کہ دو برس ہوے جب وہ بیمار ہوئی تھین تو کیسی ہمدردی کی گئی تھی - اب لارڈ کرزن کو جو یہ غضب کا صدمہ پہونچا ہے سمین اب اونسے علی العموم ہمدردی کی جائیگی - (//)

۲۴ - جولائی - لندن - لارڈ رابرٹس نے تخفیف فوج کی تجویز ناپسند کی اور کہا کہ حال کی کفایت شعاری آیندہ ایک غیر ضروری مصارف عظیم مین مبتلا کریگی - (//)

مسٹر مارلی نے ہوس آف کامنس مین بجواب ایک سوال کے کہا کہ عنقریب تبت کے معاہدہ پر دستخطون کر مبادلہ کی توقع ہے - (م)

اصلاحی تحریک کے متعلق ارتجاع مقدمہ کا خوف کرکے بانیجز از طلبہ صناع اور اہل تجارت نے برٹش سفارتخانہ

طہران مین پناہ لی ہے - حالت معاملات نہایت نازک ہوگئی وزیر اعظم کی برطرفی کا مطالبہ کر رہے ہین اور چاہتے ہین کہ وہ واپس آئین جو مقام قم کو چلے گئے ہین - (//)

کلکتہ - ایسٹ انڈیا ریلوے کی ہڑتال برابر قایم ہے طرفین کے لوگ اپنے عزم پر مستقر رہنے پر آمادہ ہین - (م)

نوٹس

ریاست رامپور مین بالفعل یہ تغیر عظیم ہوا کہ مولوی عبد الغفور صاحب مدار المہام ریاست اپنے عہدے سے دست کش ہوے اور صاحبزادہ عبد الصمد خان عرف مین میان صاحب نے باضابطہ اونکے عہدے کا چارج لیا اور منصب علی نے (جنپر الزام رشوت وغیرہ تھا اور قلعہ مین زیر حراست تھے) کسی سموم شے سے خودکشی کی - اسکے متعلق معاصر اعظم مراد آباد یون زہر اوگلتے ہین -

"رامپور کے حالات چھ برس گذشتہ مین جو کچھ بھی ہے وہ طشت از بام رہے - یہ مہینہ بھی رامپور کے لیے عجیب تلف وانقلاب کا مہینہ رہا - منصب علی مجسٹریٹ رامپور - چونکہ مدار المہام صاحب کے بھانجے اور اونکے خاص آدمی تھے اونھون نے رشوت ستانی کا اسقدر بازار گرم کیا کہ نواب صاحب بہادر تک شکایت پہونچی سرکار نے فوراً اونکو . . . قلعہ کی حوالات مین لیکر تحقیقات مقدمات شروع فرمائی - تیرہ مقدمات رشوت ستانی مین کافی ثبوت گذر چکا تھا کہ یکایک منصب علی نے کسی زہریلی چیز سے حوالات مین خودکشی کرلی - . . . . منصب علی کے لیے خودکشی کرنا نئی بات نہین - کیونکہ اسکے باپ بہادر علی (جو ضلع بلندشہر مین سب انسپکٹر تھے) نے بھی مقدمات رشوت قایم ہونے کی وجہ سے خودکشی کرلی تھی - . . . . .

یہ ابھی تحقیق نہین کہ خودکشی کرنے مین کسکی اور کیا سازش تھی - افسوس اور خوشی کہ عبد الغفور صاحب مدار المہام رامپور اپنے دوامی حکومت کو اس ہفتہ ختم کرچکے جسکی بابت اونکو کبھی خیال بھی نہ آتا ہوگا - مدار المہام صاحب کے دوستون کو جو شاذ ہی کوئی ہو اس سے رنج ہوا - پبلک رامپور - بریلی - مراد آباد کو اس سے خوشی کہ نواب صاحب نے مدار المہام صاحب کو باوجود انکی خوشامد درآمد کے بھی انکو حکام چھٹی کے سلسلہ مین ملتوی کردیا - اور اوس مستعار حکومت سے جو مدار المہام صاحب کے خیال کے موافق دوامی تھی سبکدوش کردیا - مدار المہام صاحب سرکار کے سلام کیغرض سے شاہ آباد جاکر ہمیشہ کے لیے رامپور چھوڑنے والے ہین -

[illegible] سے [illegible] اور ہر [illegible] مدار المہام صاحب کی علحدگی کی خبر شہرت پذیر ہوگئی تھی - رامپور کی رعایا بحد خوشی کے نعرے مار رہی تھی - سرکار نے یہ حکم بھی فرمائی کہ رعایائے رامپور کیطرف سے بعد ترک عہدہ کے مدار المہام صاحب کو کوئی ایذا اور تکلیف نہ ہونے پائے

اگرچہ افواہی خبرین بہت سی ہین کہ مدار المہام صاحب کا دماغ ترک حکومت کیوجہ سے مختل ہوگیا ہے - ایکا [illegible] بھی خوف معلوم ہوتا ہے - ایجنٹ رامپور ریزیڈنٹ [illegible] نے مدار المہام صاحب سے ملنا چھوڑ دیا . . . . کوئی کہتا ہے کہ مدار المہام صاحب گھوڑہ ونوہ اسٹیشن سے چیپ کر بھاگ گئے -

یہ افواہی خبرین ہین انکی اصلیت ہمارے پاس نہین ہے "

مسٹر مارلی نیشنل کانگریس کی نسبت اسطرح اظہار خیالات فرماتے ہین -

" بعض لوگ یہ لفظ کہتے ہوے سنے گئے ہین کہ ہندوستان ایک ناقابل حل معمہ ہے - لیکن مین ان لوگون سے ہرگز اتفاق نہین کرسکتا - اور میرا عقیدہ یہ ہے - کہ ہندوستان کی پالیسی کی شاہراہ پر سفر کرتے ہوے اب ہم بتدریج ایک ایسی منزل پر پہونچ گئے ہین - جو ہمین مجبور کرتی ہے - کہ ہم مضبوطی اور استقلال کے ساتھ اصلاح کیطرف چند اور قدم آگے بڑھین میری سمجھ مین نہین آتا - کہ کیون بعض لوگ نیشنل کانگرس کے مقاصد اور بلند خیالیون کو سنکر ڈر جاتے ہین - کہا جاتا ہے - کہ ہندوستانیون کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کیا جائے - اس آواز ہمدردی سے مراد خیالی ہمدردی نہین ہے - بلکہ یہی مردانہ خواہش کہ اہل ہند کی طبایع کو سمجھا اور پہنچانا جائے - مین یہ یقین نہین کرتا - کہ انگریزی قواعد اور دستور کو ہندوستان مین بجنسہ قایم کیا جا سکتا ہے - لیکن اسمین کلام نہین - کہ ان قواعد کا منشاء عمدگی کے ساتھ پورا کیا جا سکتا ہے خوشی کی بات ہے کہ گورنمنٹ ہند اس بارہ مین متفق الرائے ہے - گو جلد امیدین نہ باندھنی چاہئین "

ہندوستانی امپور

مطبع شام اودھ لکھنؤ نیا گاؤں میں محمد سجاد حسین نے چھپوا کر شائع کیا

THE
AVADH
اودھ پنچ

تقریب الالسنہ

نمبر

بتکدہ - کنایہ از طریق سابق -

شاعر کہتا ہے

اب کہان تک بتکدے مین صرف ایمان کیجیے
تا کجا عشق بتان سست پیمان کیجیے
ہے یہی بہتر علیگڑھ جا کے سید سے کہون
مجھ سے چندہ لیجیے مجھکو مسلمان کیجیے

الّو ہو جانا - بدمست و بیعقل ہو جانا -

درس تھا یکسان مگر وہ تو مسیحی ہی رہے
تجھپہ مذہب کے عوض شیطان کا قابو ہو گیا
ایک ہی بوتل سے پی ہوٹل مین دونون نے شراب
لطف مستی اونکو آیا اور تو الو ہو گیا

بابو - یعنی بنگالی -

شاعر کہتا ہے

زاہد ایسے بیخبر ہین ابروے خمدار سے
جسطرح بابو کو ہو بیگانگت تلوار سے

پردہ در - مخالف پردہ -

شاعر کہتا ہے

پردے کیواسطے تو عبث بیقرار ہے
پردہ درونکا راز تو خود آشکار ہے
"آغا تقی" مین حسن نہ اب وہ نکھار ہے
پردہ اُٹھا کے دیکھو تو کوا گھار ہے

سایہ - مغربی لہنگا -

شاعر کہتا ہے

سراسر نور تقوی سایہ پر قربان کر آے
یہ کیا اچھا کیا تمنے اگر زر رکھکے مس لائے

تنویر - یعنی روشنی و رونق -

ناقص تعلیم مین وہ تنویر کہان
وہ وقعت و وسعت اور وہ تاثیر کہان
بابو کا ہے رنگ خانسامان کی ہے بو
وہ مولویانہ حسن تدبیر کہان

خر ہونا - بے غیرت و بے امتیاز ہو جانا

قوم کی تاریخ سے جو بیخبر ہو جائیگا
آدمیت کھو کے رفتہ رفتہ خر ہو جائیگا

گھی - دولت و نعمت -

ملتا نہین ہے گھی تو خشک روٹی ہی سہی
نعمت جو بڑی نہین تو خیر چھوٹی ہی سہی
مین قوم کی فربہی کا مشتاق نہین
بس چاہیئے میری عقل موٹی ہی سہی

پیر - یعنی مرشد و یعنی دوشنبہ -

مرشد نئی روشنی کا ہے قابل قدر
تزئین بھی خوشنما ہے تنویر کے ساتھ
طالب جمعہ کا لیکن اُس سے رہی دور
یوم مسجد
اتوار لگا ہوا ہے اس پیر کے ساتھ
یوم کلیسا

ڈر بیٹھ جانا - دلمین رعب سما جانا -

ممکن نہین اونکے حکم سے سر پھیرون
دلمین مرے ابتو اونکا ڈر بیٹھ گیا
اونکو یہ خوشی کہ اب رہیگا یہ غلام
مجھکو یہ خوشی کہ قافیہ بیٹھ گیا

یاکم و بیش ہو جاے اسپفرت اور خوبیان ان نکھون کی بہیئت مجموعی حسن

سینے تغیر پیدا کرتی ہین - لیکن بقول اوسی مصنف کے اون

نشا نہاے خمار اور مستی سے جو آجکل کے مصورون نے وینس

کی تصویرین بناے ہین یہ خیالات بہت بعید ہین - قدیم مصورون

سلے مثل قدیم فلسفیون کے محبت کو بقول پوری پڈریز کے مشیر عقل

قرار دیا تھا یہان ایک بات پر غور کرنا چاہیے کہ یہان پر مثل

چند تصویرات کے زہرہ کی غمگین اور شست نیچی نظرین نہین ہین

اور ناک بنانے مین اس سے بھی زیادہ کامل فن مصوری کا صرف

کیا گیا ہے - اس آلہ حس کا عجیب وغریب تعلق محبت کے ساتھ بین

طور سے اُس اعلیٰ مصور نے بخوبی سمجھا تھا اور یہ بات نہایت

نادانی کی ہے جو چند لوگ اس آلہ شم کی پوری تکمیل کی نسبت

اعتراض کرتے ہین اعلیٰ حیوانات مین صرف شامہ ہی نہین محبت

کے ساتھ واسطہ رکھتا ہے - بلکہ نباتات مین توالد کے [illegible]

ہی محبت کو واسطہ ہے انھین سے بہت سے نباتات بر وقت [illegible]

گلہاے رنگا رنگ نہایت مسرت انگیز خوشبوئین ظاہر کرتے ہین [1]

واقعی ناک اور اوسکے بانسے کے ساتھ وسطی حصہ چہرہ کا [illegible]

---

[1] یہ بات کہ نباتات مین توالد کے واسطے یہ خوشبوئین [illegible] پیدا ہوتی ہین [illegible] وقت

مین سب یکسان موجود ہوتے ہین اور اگر خوشبو [illegible] ہوتا ہو اس [illegible]

قوت شم ہے - ۲

ظاہر ہوتا ہے تمھ کی تصویر مین بھی اس فن کو اعلےٰ طور سے برتا ہے

زاویون کی جگہ یعنے گوشون مین ہونٹھ کا ناقص رہجانا ایک طرح

کی عذوبت اور نزاکت پیدا کرتا ہے اور اوپر کے لب کا دو تک

ایسا ہی رہنا اور بھی یہ کیفیت زیادہ پیدا کرتا ہے کہ اگر دونون لبونکا

درمیانی حصہ بھرا ہو تو اس سے عیش پسندی اور لب زیرین کے

صرف بڑے ہونے سے شدید محبت ظاہر ہوتی ہے اور لبون کا تھوڑا

سا منفصل ہونا شہوت (خواہش) ظاہر کرتا ہے [1] -

ان نازک تفصیلون اور خلقی حرکات اور انداز مین سے کسی بات کے

نہ چھوٹ جانیسے بعض لوگون نے یہ خیال کیا ہے کہ وینس دی مدیسی

کسی شخص کی شبیہ ہے لیکن اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ

ایسے ہر خط وخال مین جیسا استعمال فراست کرنا چاہیئے وہ

لوگ نہین کرتے ہین - سب سے زیادہ تعجب کی بات تو یہ ہے

کہ تمام تصویر کی ہیئت مجموعی کے خوبی کا خیال اونکو مطلق نہین

ہے کے چھوٹے ہونے کا اعتراض اس راے کے بالکل برعکس

ہے اگر اسمین کسی بات کی کمی ہے تو پراگز تلیز - فان - کیوپڈ (عشق)

وغیرہ کی تصویرون مین بھی یہ اعلیٰ درجے کی خوبیان موجود ہین -

---

[1] تمام کثیر الشہوات مرد اور عورت اشخاص کے ہونٹ عموماً گوشہ دہن تک اوپر کو اٹھے ہو

ہوتے ہین - اسکا مفصل بیان رسالہ قیافہ مین موجود ہو -

دعشق کے دیوتا کا سر مقدس ہے اور اوسکے بال بچون
کیطرح گھنے اور گھونگروالے ہی نہین ہین بلکہ رجحان قانون
قدرت کے بخوبی علم سے ہین -
سر کے بیچ بیچ مین ایک مانگ بن گئی ہے - ابرؤون کے پورسے
کشادہ اور نہایت دلربائی کے ساتھ خمیدہ ہونے سے معلوم ہوتا ہو
کہ بچپن کی فراست یہان تخت نشین ہے اور وہ بال پشت کی
جانب اس خوبی کے ساتھ جھکے ہوئے ہین کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ
فکر اور خیال اور اندیشہ سب کو پیچھے پھینکتا ہے - ابرؤون کے
گوشے خاص لطافت پیدا کرتے ہین - استخوانی حصہ پورا پورا
اُبھرا نہین ہے - اور صرف وہ ہڈی ہلکی سی محدب ہے اور نیچے
کیطرف نہایت خفیف خلو ہے - بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صرف
بالون کے بوجھ آنے سے نیچے گڑھا پڑگیا ہے - الغرض چہرہ کے
ہر حصے مین خفیف اور ادنیٰ سی بات ایسی نزاکت سے بنائی گئی
ہے کہ جس سے صغر سنی ٹپک رہی ہے اور زنخدان کے نوکدار
اور لب بالائی کے اُبھرے ہونے سے کم سن دیوتا ہونا ظاہر ہے
تاہم چتون سے محبت اور خواہش پیدا ہے مگر طرحداری کے
کرشمون سے جو الفت ہونا ظاہر ہوتا وہ معصومیت سے پیدا نہین ہے
گردن بہت خوشنما ہے خوبصورت حسن سے ہزارون طرح کی حرکات
اور انداز کی کیفیت ظاہر ہے اور چہرے پر خوشنما اُبھار اور

اوسیکی وجہ سے نظام قوت عورتون مین خاصکر نمایان ہوتا ہے - اس بات
سے ثابت ہے کہ مصور کو اعلیٰ درجہ کا علم حاصل تھا جسکے اصول پر
لحاظ کرنے سے معلوم ہوا کہ اوسکے برعکس سر کا بڑا ہونا بالکل خلاف
طبیعت کے عورات کا خاصہ ہے[۱] -
جو کوئی اس بت کے سر کو دیکھے گا ممنون ہے کہ اوسکے بڑے اور
بھرے ہوے گھونگروالے گیسوؤن مین اوسکی نظر الجھےگی اسکے بعد
آنکھون کی نرمی اور کاخمار اور مسرت ہماری توجہ کو کھینچے گی -
اور اس بات کو نہایت خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے اور نسبت پیدا
کرنے کیواسطے ابرؤون کے گوشہ گول اور مذوب ادا پیدا کرنے
کے واسطے نیچے کا پپوٹا میں سے بہت سے اشارے ادا ہو سکتے
ہین کسیقدر خفیف سا اوٹھا ہوا بنا ہے -
ونکل مین کا قول ہے زہرہ کی آنکھین کسیقدر چھوٹی اور نیچے کا
پپوٹا اوٹھے ہوے ہونے سے نظر مین ایک طرح کا خمار معلوم ہوتا ہے
خوشی یا مسرت ظاہر کرنے کے واسطے پپوٹونکا فصل کم کردیا جاتا ہے
تاکہ وہ اظہار خیالات جو خوشی تک کو بطور رنج ظاہر کرتا ہے کم ہوجائے -

[۱] عاملان علم کا یہ سر بیان کرتے ہین کہ [illegible] جنکا سر بہت چھوٹا ہے اسیطرح وہ کسیقدر
جیسے بہنرد یا مشتری کا سر بڑا ہے اسیطرح سیکڑون نادانی اور حماقت کی غیر مناسب حرکتین
نکال سکتے ہین لیکن سوا وہ یونانی صورتون کے ہم کہہ سکتے ہین کہ مختلف اجناس مین
مختلف سر ہوا کرتے ہین - اکثر چھوٹے سر کی عورت بڑے سر کا بیٹا جنتی ہے ۱۲

ٹرکی کا پولیٹیکل کرتب

کہہ رہا تھا سنو سارے دن مین ایک ہی سوا سوا ملی
جو دو مہاوئی آتھین سے ایک پیسے کے شریک والی نکوڑی
سالے ہوے ۔ اب بتاؤ ان تین پیسون مین خود کیا کھاؤنگا
کو فسے کو کیا کھلاؤنگا ۔ اور افیون کہان سے
کونگا سالا اور روز تو تین چار کھیپ ہوتی تھین تین چار
مل جاتے تھے ۔ تو تین چار ڈبل دینا بھی بہر تھوتا تھا ۔
ان چار بھی ڈبل ملے اوسمین بھی ایک دینا ہی پڑا ۔ بس
اور کیا ۔ پہلے پیسے دینے سے انکار کیا خوب گلا بان
بائین ۔ اور پھر دے بھی دیا ۔ اے اسکی کمائی!
تا خوب بس نے مجھے صاحب کی دہائی ۔ تمکے کی کمائی
لوہے کے کیا مفت مین ہنو ہے گنوائی ۔ اکے کی کمائی
جو دوا سنے جو پوچھا تو مین کیا او سکے لکھونگا ۔ کیا غدر کرونگا
مدہ ہو کر یہ ستم ہے نہین افیون بھی کھائی ۔ اکے کی کمائی
بیشک سو کوئی یہ کھلا روز کی بیداد ۔ کس سے کرے فریاد
فریاد کی ۔ پھر بھی تو کچھ بن نہین آئی ۔ اکے کی کمائی
انکے ہی کے مخمس سے کچھ کر نہ سکا ہی ۔ وہ جو ہی سپاہی
پھر ونڈ یہی پھٹکار قیامت ہی ہے چھائی ۔ اکے کی کمائی
مکاں کو کیا اسکی نہین کچھ بھی خبر ہے ۔ اب حال ہے ترد
پھر جائیگی دو دن مین یونہی ہی صفائی ۔ اکے کی کمائی
اے پنچ خدا کے لیے فریاد کو پہونچو تدبیر تو سوچو
تو کوئی صورت نہین دیتی ہے دکھائی ۔ اکے کی کمائی

راقم

شہسوار معرکہ سخن نقلم حضرت خیر دہنگلوی

مچھندر سبھا

(سلسلہ کے لئے اودھ پنچ مطبوعہ ۲۶ ۔ جولائی ۱۹۰۶ء ملاحظہ فرمائیے)

فرمایش کرنا راجہ کا جوگن سے واسطے آلہا کے

نہین آتا ہو تو اب بیٹھ کے آلہا گاؤ
ایسی چیزون سے مجھے شوق ہی مجھ بہلاؤ

دہا الاپنا جوگن کا بیسواڑے کی زبان مین

مارے گرمی کے سب دنیا بیاکل ہے ہے سرجن ہار
ساون لاگ دیکو تا برسا کیس کرب اب ہم کرتار
کہت یہ ٹھاڑے اسامی ۔ راوت ہائے جہراتی نیپر چار
جیو مان آوت ہو مرجائی ہونک لین ہم پیٹ کٹار
سو دو لوا ے انگریجی مان کو ہو گھرنا ہین ہتھیار
کہکے آگے اب ہم گھیا دیاری یو این کپار
عید یہی ہین کے گھر مان گو ہون بیاجت بار و سیار
ننکو بادر گرجت دیکھت سوکھ جات ہو منھ اون کپار
جانو کو گھر مان مرگا ایکو آدھ جو پڑی ہو ہار
مہنگی ہوجگے دونون بہیا ہے مناوت سانجھ سکار
جن جن سیٹھن کی کوٹھن مان رہتے ان کیر بیوپار
ان ہو کا اب دیکھو بہیا لوٹ گوا سب بیوپار
جنکے گھر مان بھینسی بندہت تھین تنکے گھر بولت ہین سیار
جے سیکا باشت تھے لاکھن تکا تا ہین ملت ادھار
مانگے بھیک نہ پاوت بامہن جا ہے جتنی کرو گہار
پنڈت جوتشی سوا ان بہتیر لو جا گرت ہوت بھنسار
اچھے اچھے بھل منسن کے بکے جات ہین سب گھوبار
کیہتن کی ٹوپی اور کرتہ لیلے لیت دیکھو کلوار
بابو بن بن کرسی توڑت مہتر پاسی کوری چمار
بوحیر بار گنو بحیت سب بیار د بیت نہین ہنار
ڈیلو کیلین کی آنکھن سے بند ہوت نا انسون دھار
کوٹو موکل پھٹکا ت نا ہین سون رہت دن رات دوا
نمبر دار ان کی استران کی تھنو کھیا گئی بجار
مانگ جاری کا اک بیسہ کبہ دان ناچھوڑت سرکار

مان زاری

کل جگ دیوتا کہان لگ برنون تمہرے آلہا کرلوار
تم کا جاہی جلدی سے اب آن ملاؤ پیا ہمار

اشرفی دینا راجہ کا جوگن کو بطور انعام کے

ہے بیشک تو اے جوگنی باکمال
کہ پریون کو بھی تجھ سے ہو انفعال
ہوا تجھ سے محظوظ اے گلبدن
مین انعام دیتا ہون اک ساورن

مانگنا جوگن کا شہزادہ کو

ہوگا نہ ساورن سے کوئی کام ہمارا
انعام مین دلوا دیئے بدنام ہمارا

کھچا ننا راجہ مچھندر کا شرارت پری کو اور حکم خلاصی دینا شہزادہ گمنام کا ابلق دیو کو

سن اے دیو ابلق ادھر جلد آ
شرارت پری نے ہے دھوکا دیا
پری جوگنی بن کے یان آئی ہے
شرارت سے اپنے نہ باز آئی ہے
نکال اسکے شہزادہ کو قید سے
مین ہارا ہون اسکو مگر کید سے
رہا کر دے یہ چاہتی ہے جسے
حوالے مرے روبرو کر اسے

گیت دعائیہ

دیکھی یہاں جہان مین ترے دودھ پوتین
گھٹنن کے بل گرو دانت بتیسو ٹوٹین
جو کچھ گھر مین مال ہو وہ ڈاکو لوٹین
گھر کے بھاگتین پلیگ اور سب کا کال چھوٹین

ملنا شہزادہ پری او شہزادہ بیدہ

قول پری

شکر خالق ہے کہ صورت نظر آئی تیری
ورنہ مین کبھی تھی یان حسرت ہی لائی تیری
نہین ممکن کوئی پہچان لے تیری صورت
پہلے سے آدمی بھی مین نے نہین پائی تیری

قول شہزادہ

قید مین مینے کبھی سدھ نہین پائی تیری
اک برس ایک گھڑی تھی جدائی تیری
تھا جو قسمت کا لکھا وہ تو ہے جھیلا مینے
پر نہین شک کہ تھی پھر اوس مین کمائی تیری

مبارکباد گانا پری کا ہم بغل ہوکر

عید مجھکو سحر و شام مبارک ہووے
مجھے شہزادہ بدنام مبارک ہووے
نیچرون کو تو مبارک رہے ترکی ٹوپی
کوٹ و جاکٹ کا سرانجام مبارک ہووے
دال روٹی ہی غنیمت ہے منیون کو سدا
کا تیھون کو مے او شام مبارک ہووے

یہین راجہ وہین یہ سبھا وہین وہین کلجگ داس
نئے ڈھنگ سے یہ کہتا جن پچ کیو پرکاس

قطعہ

خاتمہ زبانی پنچ کے

ہوئی یہ جب اندر سبھا جب مرتب
ظریفون نے اسکی صفت اور ثنا کی
ہر اک مصرع مصرع پھڑکتا ہوا ہی
ہر اک شعر ہے اسکی قدرت خدا کی
ظرافت مین کہنے کو کچھ بھی نہ چھوٹا
مگر اسکا پایا کبھی کو نہ شاکی
زمانے کا ہے ایک سچا یہ فوٹو
ہر اک نے تلاش اسکی بے انتہا کی
ہر اک بھانڈ کو یہ پسند آئی دل سے
جو گانے کو او سنے زبان اپنی واکی
جہان ہم ہون اسکا بھی ہووا نیہ چرچا
دعا رنڈیون نے یہ صبح و مسا کی
سناگر کبھی اہل ناٹک نے اسکو
تھیٹر مین ایجاد کرنے کی تاکی
خریدار مشتاق ہو ہو کے دوڑے
ادھر یہ چھپائی ادھر یہ بکا کی
یہ کہنے لگا بنتج ہو کے ہر اک
جہان مین ہو شہرت یہ اندر سبھا کی

تمام شد

راقم
کلجگ پنچ

قول فیصل

مین ابتک اس تحقیق مین ہون کہ گلزار نسیم پر جو اعتراضات ہوے ہین ۔ عام اس سے کہ منجانب منشی عبدالحلیم شرر ہون ۔ یا کوئی اور صاحب ۔ کہانتک صحیح ہین ۔ یا ایک دیرینہ نیکنام کے نیکنامی پر دھبہ لگانے کی کوشش کیجاتی ہے ۔ لیکن مینے سب سے پہلے اس پہلو پر نظر ڈالی کہ معترض کو اعتراض کرنے کی ضرورت کیا ہے ۔ کیا اظہار لیاقت مقصود ہے جیسا کہ شعراے حال کا شیوہ ہی ۔ جہانتک مین اعتراضون پر انصاف کی نظر ڈالتا ہون چند اشعار موجودہ حالت مین ضرور ایسے ہین کہ جنپر تامل و تاویل کی ضرورت ہو ۔ لیکن ان اشعار پر سوقت تک راے قائم نہین ہو سکتی ۔ جبتک کوئی صحیح نسخہ قلمی نہ دستیاب ہو ۔ بعض اعتراضات کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عام قبولیت کیوجہ سے یہ مثنوی مختلف مطابع مین طبع ہوئی ۔ ظاہر ہے کہ ہر مطبع کا قلم صحت نگار نہین ہو سکتا ۔ یہ جواب ہے کہ حضرات معترضین کے انصاف کا اندازہ کیا جائے ۔ اسکے متعلق دو سوال ہین ۔ اول یہ کہ جسقدر اشعار اعتراض چھوڑ دے گئے ہین ۔ انکی نسبت معترض کی کیا راے ہے ۔ آیا کوئی اعتراض نہین ملا ۔ یا فی نفسہ وہ اعتراض کے قابل نہین ہین ۔ دویم یہ کہ معترضین صاحبان مین کوئی صاحب نظم بھی فرما لیتے ہین یا نہین ۔ اگر دعویٰ ہے تو امید کرتا ہون کہ ان تین اشعار کا جواب لکھکر اسی بحر مین جنمین اتنے ہی مضامین اور خوبی اختصار بمضمون سفارش و سازش تحریر ہون بذریعہ اخبار نیر اعظم مراد آباد جلد عنایت فرماوینگے ۔ ع

خط اوسکو لکھا یان عبارت ۔ اے خواہر مہربان سلامت
آتا ہے ادھر یہ آدمی نامراد ۔ رکھنا اسے جسطرح مری یاد
انسان ہی جانا کہ کچھ جو سازش تا حال ہے یہ ہووا سر
تاکہ وہ لوگ جنکو سخن سے مذاق ہے بخوبی سمجھ لین کہ یہ اعتراضات سہو پر کیے گئے ہین یا محض تعصب شاعرانہ ہے ۔ جیسا کہ نوآموز موزون طبع کیا کرتے ہین فقط

جواب کا منتظر

وکیل اعوز والکائذ سیوانس ریاست بھوپال

قاضی جی دُبلے شہر کے اندیشہ سے

ایک لوکل نامہ نگار صاحب تحریر فرماتے ہین ۔
ارمان تم کون ہو ۔ نباگو ۔ بھاگو ۔ آگئی خیر ۔ آگئی خیر ۔ اسے پیچھے وہ آے ۔ وہ لیجیے ۔ موچھون پر قینچی ۔ قچ قچ قچ ۔ یہ خلاف شرع ہے مت قینچین ! ۔ یہ لینی ازار اسے بھی کاٹو ! ۔ اور کیون نہ مرداد ! ۔ یہ بال انگریزی کیسے ؟ ایڈ ایت فیشن ۔ کاٹو ۔ اسے بھی ۔ ہین ۔ نماز کو مسجد نہین جاتا ۔ تڑتڑ تڑ (پیٹھ پر درہ یا چمڑا) دوہائی تہائی ۔ جے دہائی ۔ ارے صاحب تم کون ہو ۔ ہم مفتی ۔ مولوی ۔ قاضی ۔ فرستادہ سلطان روم ۔ فرستادہ امیر کابل ۔ فرستادہ خود ۔ ع
خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ
ہم ہی ہم ہین ۔ بس حاکم شرع ! یہ دیکھ درہ ۔ (چمڑا لگا ہوا ایک لکڑی کا ٹکڑا جسے ہمارے حلواے جیور کہتے ہین) لگے دون پانچ پیٹھ پر ۔ ہین حضرت مین تو

- ہاں نمازین بھی پڑھتی ہین - مسجد مین بھی جاتا ہون (دبی زبان سے سودا لیتا ہون) زور سے جی مین تو طریقہ شرعی ہون - آپکا ساتھی - شاباش - شاباش ایسا ایکی دعوت ہمارے ہان - ہمارے صرف رئیس آدمی ہین - نہ وہ شور یا ہلکا ہونا چاہیئے - اور ملاؤ بھی ہو تو کچھ ہیچ نہین - انڈا کھڑے اسکا ذکر آیا - لیکن یہ بطریق اسلامی دعوت کچھ چندان مضایقہ نہین - ہان حضرت تو آپ قاضی ہین - لیکن فرستادہ روم کیسے - آپ تو کابلی وضع ہین - اور ہم سلطان کے حکم سے آیا ہے - شکی مردود (دُرّہ لیکر) ہم اہل عرب ہو - وضع صرف کابلی ہے - اچھا - جی شاید آپ روم سے براہ کابل آئے ہین - خشکی کی راہ رعایاے اسلامی روس کو درہ مارتے ہوے - بامشرع بناتے ہوے - خوش ہوکر ہان ہان ہان - تم بڑا ہوشیار آدمی ہے - خوب سمجھا - مگر حضور ایک شک ہے کہ آپ صرف غریبون کو مارتے اور نماز پڑھواتے پھرتے ہین - ان بڑے موٹے تازے آدمیون کو نہ دُرّہ مارتے ہین نہ نماز پڑھواتے ہین نہ انکے پاس جاتے ہین - (سوچ مین پڑ گئے) (سر اوٹھا کر) انکے لیے اور انتظام ہوا ہے -

حضور ایک اور بھی شک ہے - کہ سلطان کی رعایا ترک خود کثرت سے بے شرع ہے - لمبی ازار (پتلون) ہال البرٹ فیشن کے - مونچھین بڑی - کھڑے کھڑے پیشاب کرنا - (سوچکر سمجھتے مین) درہ پھیر کر تڑ تڑ تڑ مردود - نالایق - دوزخی - شکی نا ہنجار -

دوہائی انگریز بہادر کی - دوہائی انگریز بہادر کی - دوہائی پولس کی - ارے بھائی - حولدار صاحب کی - ارے بھائی سُنا - صاحب - پولیس کی چوکی پر یہ بدمست! ارے یار ہم رعیت انگریز ہین - بچاؤ یارو - دُرّہ (تازیانہ) لگانا بغیر حکم مجسٹریٹ یہان پر جائز نہین یہ کیسی بات ہے - کہ انگریزی رعیت درہ مارین کابلی آزاد ملک - نماز ہم نہ پڑھین - نماز پڑھانے دوڑ کر آئین سلطان والے - یا وہ یہ کیا غضب ہے - تڑ تڑ تڑ اور غل مچا - یہ اسلامی حکم ہے - اسمین کسکی مجال دم زدن ہے - بلا اپنے حامیونکو - تو بہ تو بہ تو بہ! اب نہ کسی کو پکارونگا اچھا صاحب - آپ قاضی - آپ صاحب شرع - آپ فرستادہ سلطان -

مگر حضور اب ایک اور شک باقی ہے - جاہ و محلل اور ارادہ کیجئے - دُرّہ اوٹھا کر (کیا کہا) کچھ نہین - آگے بھوت بھاگتا ہی - (دور ہٹکر جسمین بھاگ سکین) (دور دوڑنے سے بھی نہ پاوین) یہ آپ مفلس بیگ یہ یکسانی دو گوشش ایک کرتہ ایک پاجامہ یا ازار اور یہ کلاہ کابلی وعمامہ و این شتر جری زیب کمر قاقمست قسطنطنیہ سے کیونکر چلے - یہ گدائی مشن کیسی بھیجین سلطان اور بے سامانی یہ - دُرّہ اوٹھا مردود شکی - لے گا اور - نالایق شکی - مردود بد اعمال اور یہان پچاس قدم دور بعد بعد -

راقم

مین چین بن

مولوی مہدی علی کو تمغہ قیصر ہند ملنے کی مبارکباد

ڈیر مہدی علی - دام قیصر ہندکم -

قیصر ہند تم ہوے - خوشی مجھے ہی یہ کیون - اپنی طبیعت - لیکن ایک اخبار مین یہ دیکھا کہ لوگ یہ پسند نہین کرتے اور خوش نہین ہین - بوجہ حسد کے نہین بلکہ اوسکو تمھاری عزت و تمھاری محنت اور تمھارے حق کے لائق نہین سمجھتے - خیر یہ لوگ تو تمھارے خوشامدی ہی ہونگے - اور تم میرے ارشد لیکن مین تمھارا سچا دوست ہون - یہ تمغہ سرکار نے تمکو بہت اچھا دیا - اور جیسے لائق تم تھے ویسا -

یہ تمغہ قیصر ہند تم جانتے ہو کون پاتے ہین - جو قومی کام کرتے ہین - محنت فائدہ خلق اللہ کے کامونین کرتے ہین - یہ تمھارا فخر ہے - تم نے واقعی کالج کے سرمایہ جمع کرنے مین بہت بڑی دوڑ دھوپ کی - سرکار نے تمکو تمغہ دیا اور پھر سونے کا - چاندی کا نہین؟ - پھر اور کیا چاہیئے -؟ رہا سر کے لایق - تم ہی بتاؤ - میرے سر کی قسم تم تھے - اجی بھلے صاحب سر کے لیے بڑی دردسری کی ضرورت ہو - سر یا تو امرا - نواب - والیان ملک ہوا کرتے ہین یا جنہون نے بڑے وقت مین سرکار کا ساتھ دیا - جیسا سر سید تو وہ وقت خدا نہ لاوے - جو تم سر بنو -

تمھارے خوشامدی کہتے ہین تمنے مسلمانون کو سرکار کا خیرخواہ بنادیا اسیلیے سر کے مستحق تھے - توبہ - توبہ ایسا کلمہ بھی زبان سے نہ نکالنا چاہیئے - مسلمان بدخواہ تھے کب جو تمنے خیرخواہ بنادیا - ایک خطاب کے لیے مسلمانون پر ایسا اتہام - (انگلی دانت مین دبا کر) استغفر اللہ - توبہ توبہ یقین ہے تم اس اخبار کی گپ سے ... منفق ہو کے مسلمان بدخواہ نہین ہین - ہان انگریزی تعلیم کے خلاف ہین - تمغہ قیصر ہند بالفعل ہین لو - زندہ رہے تو پھر اور کوئی خطاب ملیگا - مگر سر کی اُمید نہ رکھو -

راقم

لعل بدخشان

طویلے کی بلا بندر کے سر

اگر پولیٹیکل تشریح کی عینک سے معاینہ ہو تو ملک ہند مین جہان آٹھ دس برس سے چین ہانگ کانگ وغیرہ کا طاعون نازل ہوا ہے وہان تیس چالیس سال سے یہ بلاے قحط بھی قدوم اموات لزوم لائی ہے - اگر وہ جہاز کے ذریعے سے ہند مین آیا تو یہ بھی گورون کے بوٹون کی قدم کی ٹھوکر سے مصافحہ (شیک ہینڈ) کرتا نازل ہوا ہے - اسپر کبھی کبھی محبان ملک کا دل خون اور فاتح قوم کو تلخی بھی ہوتی ہے - پس اس نحوست کے سامان کو جہانتک طاقت بشری ہے اوٹھانے کا سامان کرنا عین خیرخواہی سرکار و جان بخشی رعایا ہے اور فاتحون اور مفتوحون کے خوشگوار چاشنی سے تلخی اور ترشی مٹانا ہے -

اگر غور کیا جائے تو قحط کی شکایت پنج قوم پنکھا کھینچنے والے قلیون کو اکثر ہوتی ہے اور یہ بھی ظاہر ہے پنکھے کی حاجت و ضرورت گورون کو بوجہ حرارت خون ہندوستانیون کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے - اور جو شایستہ اور مہذب ہین چاہو انگریز ہون چاہے ہندوستانی - اونمین اوس سے تیز حرارت کا جوش اور ہیجان نہین رہتا - نتیجہ سخن یہ ہے کہ گو بدن کے پنکھا قلیون پر اکثر اسکا نزلہ گرتا ہے - اور اونمین کا قحط سے متاثر بھی ضرور ہوتا ہے -

پس اسکی تدبیر تجویز کیسے کیا ہے کہ پنکھا ہی موقوف کیا جائے - نہ رہے بانس نہ بجے بانسلی - نہ پنکھا ہوگا نہ اوسکا قلی - مگر اس گرم ملک مین خصوص گرمی برسات مین ہوا کے گرم جھونکون کو وہ کے تھپیڑون یا حبس ہوا سے جان بچنے کی کوئی اور صورت نہین - اس عالم مین ہوا ایک لطیف اور حیات بخش عنصر پانی سے بھی زیادہ ضروری ہے پس اسکی موقوفی گویا ایک ہول تصنیف کرنا ہے ہان ہوسکتا ہے تو پنکھا قلی کا معطل کرنا - اچھا پھر

تھیٹر مین مستورات کی شرکت

مغربی تہذیب کے کرشمہ نے جسطرح مردون کو کوٹ پتلون نکٹائی کا شیدا ۔ اور چرٹ سگرٹ شراب کا دلدادہ کر دیا ہے اسیطرح مستورات کو بھی انکے تھیٹر اور اندر سبھا کے تماشون کے دیکھنے کا شوق دلایا ہے۔ لکھنؤ کے ایک انگریزی اخبار (انڈین ڈیلی ٹیلیگراف) مطبوعہ ۵ ۔ اگست مین ایک واقعہ مندرج ہے جسکی مجمل کیفیت یہ ہے کہ۔

مقام نوبل پاکن ضلع بھوانی پور مین دو شریف مسلمان مستورات تھیٹر دیکھنے گئین ۔ شب کے ۱ بجے اپنے تین عزیزون کے ہمراہ گاڑی مین سوار ہوکر مکان کو واپس آئین ۔ چونکہ انکا مکان ایک کوچہ مین واقع تھا ۔ جہان گھوڑا گاڑی کا گذر نہ ہو سکتا تھا ۔ لہذا سڑک سے پا پیادہ ہولین ۔ چند بدمعاش انکی تاک مین تھے کوچہ مین داخل ہوتے ہی انھون نے اپنا کام شروع کر دیا ۔ اور کل زیور وغیرہ لیکر غائب ہوگئے صبح کو تھانہ مین رپٹ ہوئی ۔ دو ملزم گرفتار ہوئے ہین باقیماندہ کے لیے پولیس سرگرم تلاش ہے ۔ پردہ کی مخالفین اگر انصاف سے دیکھین تو تسلیم کرنا ہوگا کہ یہ تازیانہ ہے انکی بے پردگی کا جرمانہ ہے انکی آزادی کا ثمرہ ہے انکی خیرہ چشمی کا ۔ مستورات کا مردون کے مجمع مین آنا جانا ۔ خواہ اسمین بعض اتفاقی اور خارجی اسباب کے باعث خطرہ سے امن ہو کوئی صحیح العقل شخص جسکو قطرہ مین دریا اور جزو مین کل نظر آتا ہو اور جو علت و معلول کا قائل ہو ایک ایک لمحہ کے لیے نہین جائز کہہ سکتا ہے ۔ دنیا مین ایسے بہت سے شخص نکلین گے کہ جو بالطبع نیک دل و پاکیزہ طینت ہون لیکن اگر اونہین کو خراب سوسائٹی مین آمد و رفت ۔ نشست برخاست کا موقع دیا جائے ۔ تو شاید مشکل سے ایک فرد بھی اصلی حالت مین قایم رہ سکیگا ۔ جب مشاہدہ شاہد ہے تجربہ گواہ اور عقل خرد کا یہ فتوی ہے پھر کیون ایسے قبیح و مضر افعال کا استیصال و انسداد کرنے مین اہل ملک پس و پیش کرتے ہین ۔ اگر اپنی آبرو کا خیال اور اپنی عورتون کی عفت کا پاس ہے تو پردہ اور وہ پردہ جو ہندوستان مین مروج ہے قایم رہنا چاہیے ۔ اور اگر ان بیہودہ امور سے استغنا ہو تو ضرور یہ ہونا چاہیے۔

تا بے سرو پا باشد اوضاع زمان زین سا
ور سر ہوس تا کے ۔ ور . . . . . اولی

راقم
منظور حسین
امین آباد لکھنؤ

نقشہ شطرنج

تسیلم نقشہ شطرنج کا درج ہے۔

سبز بازی کا یہ تین طرف سے مات ہو اور چال سبز بازی کی ہے ۔ سبز بازی نے چوتھی چال مین سرخ بازی پر مات کر دیا ۔ وہ کون چال ہے ۔ جن صاحب کا حل نقشہ کا سب سے پہلے میرے پاس پہونچیگا وہ مبلغ دو روپیہ انعام کے مستحق ہونگے ۔ جو صاحب حل نقشہ کا بھیجین مہربانی فرما کر اپنا پتہ صاف تحریر فرما دین ۔ اور نام نامی بھی خوشخط ہو ۔ تاکہ پڑھنے مین دقت واقع نہ ہو ۔

المشتہر

کرم حسین خلف جناب شیخ رعایت حسین وکیل مرحوم ۔ ضلع ہردوئی (اودھ)

نقشہ

شاہ سبز							فیل سبز
پیادہ سبز		فرزین سرخ					
	پیادہ سبز		*		رخ سبز		
				گھوڑا سرخ	فیل سرخ		
	رخ سبز			گھوڑا سرخ	فیل سرخ		
				رخ سرخ			
فرزین سبز	گھوڑا سبز	شاہ سرخ					رخ سرخ

دو میلے

ایک لوکل نامہ نگار صاحب لکھتے ہین ۔

گزشتہ ہفتہ میلون کے لحاظ سے بہت اچھا رہا ۔ گڑیون کے میلے مین گڑیان پیٹی جاتی ہین ۔ لیکن گشت کرتے ہوئے تھے ایک زندہ گڑوے کو پیٹتا ہوا دیکھا ۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اس شخص نے دست درازی کی تھی ۔ عورت نے لے دے کر ڈالی ۔ لطف یہ تھا کہ عورت بیٹ رہی تھی اور مرد پیٹ رہا تھا ۔ گویا بجائے گڑیا کے گڈا پٹ رہا تھا ۔

عیش باغ کا آخری میلا ۱۴ ۔ اگست کو ختم ہوا یہ آخری میلا تھا ۔ مہوشان بازاری کا پرا حسب عادت جما تھا ۔ شوقین لوگ بھی بازاری کتے بنے ہوئے پیچھے پیچھے پھر رہے تھے ۔ ایک نے کچھ دست درازی کی تھی پولیسمینون کے ہتھے چڑھ گیا ۔ اب کیا ہے مزے سے عیش گھر کو جائیگا ۔ عیش کریگا ۔ اور عیش باغ کے میلے کو یاد رکھیگا ۔

راقم
مسٹر ایچ ۔ آر ۔ لوکل نگار

آزاد ضمیمہ اودھ پنچ

مطبوعہ ۹ - اگست سنہ ۱۹۰۶ء

مراسلہ

کیا ندوہ شام اودھ کی سیر کی اجازت دیسکتا ہے

ندوہ نے اپنے وسیع دسترخوان پر جو چیٹیان چنی تھین وہ کچھ اسقدر چٹخارے دار ثابت ہوئین کہ طلباء کی زبانون سے بجاے شکر نعمت کے رال ٹپکنے لگی جسکا روکنا تھام اگرچہ جھینی رومالون نے بہت کی لیکن خس وخاشاک سے سیلاب کیونکر رک سکتا تھا؟ - اسلیے اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دریا موجین مارنے لگا اور موجون کے تلاطم نے کثرت سے چھینٹے اوڑانا شروع کیے یہ چھینٹے اگرچہ در حقیقت نہایت مکروہ تھے مگر تاہم نیر اعظم نے انکو قطرۂ شبنم کیطرح یہ شعر پڑھکر اپنے دامن مین جگہ دی ؎

تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو
دامن نچوڑ دین تو فرشتے وضو کرین

بے شبہہ اس قسم کی فیاضیون سے نیر اعظم کے دامن اخلاق کی نہایت وسعت ثابت ہوتی ہے - لیکن سوال یہ ہے کہ جن قطرون کو اوسنے موتی کیطرح اپنے صدف دامن مین جگہ دی ہے - وہ در حقیقت بحر احمر کے موتی ہین یا نقلی موتی ہین -

اس سوال کے جواب دینے مین نیر اعظم کی معنوی ضیا کو ذرا بھی جھجکنا دینا چاہیے - تاکہ ناظرین سپید و سیاہ کی تمیز کر سکین -

حقیقت یہ ہے کہ اودھ نے چونکہ واجد علی شاہ کی ظل عاطفت مین بلوغ پایا ہے - اسلیے اسکے ذرہ ذرہ مین عیش پرستی اور بزم آرائی کا اثر پایا جاتا ہے - چنانچہ ہمارا دار العلوم بھی اس زہریلے اثر سے نہ بچ سکا - اور در حقیقت بچ بھی نہین سکتا تھا - یہ سچ ہے کہ ندوہ نے ہمیشہ اس امر کو مد نظر رکھا کہ قوم کے سدا بہار پھولون کی گلچینی کرلے - لیکن اتفاق سے چونکہ اس کا صدر مقام لکھنؤ قرار دیا گیا جو اودھ کا مرکز ہے - اسلیے بجاے پھولون کے اسکا دامن کانٹون سے اولجھ گیا - اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ خدانخواستہ عام طور پر دار العلوم کا صحن - اس قسم کے خس وخاشاک سے بھرا ہوا ہے بلکہ یہ شرف صرف اودھ بلکہ خصوصیت کے ساتھ ضلع بارہ بنکی کو حاصل ہے کہ وہ ہمیشہ دار العلوم کے حق مین اس قسم کے کانٹے بویا کرتا ہے -

اس خارستان کے کانٹون مین مولوی افتخار احمد صاحب سابق طالب العلم نہایت سربرآوردہ اور زبان دراز نکلے ہین - جنکے ذریعہ سے اوڈیٹر نیر اعظم کے دل کے پھپھولے پھوٹے ہین -

مولوی افتخار احمد صاحب ہمارے دار العلوم کے سابق طالب العلم ہین؛ جنھون نے امسال مدرسے سے نام خارج کرا کے - مدرسہ پر بہت بڑا احسان کیا ہے یہ ایک نہایت آزاد خیال - اور رنگیلے معشوق مزاج شخص ہین - نازک مزاجی کا یہ عالم ہے کہ مدرسہ کے آئین و ضوابط سے گزر کر شریعت کی پابندیون سے بھی چین بجبین ہوتے ہین -

دار العلوم نے لڑکون کو نماز کی پابندی کے لیے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے - کہ پنجوقتہ حاضری لیجاتی ہے اور جو لڑکے غیر حاضر ہوتے ہین - اونکو تادیب کیجاتی ہے اور جو لڑکے اکثر غیر حاضر رہتے ہین - اونسے کسیقدر سختی کے ساتھ باز پرس کیجاتی ہے - اور چونکہ لڑکون کو مطلق العنان چھوڑ دینے سے کوچہ گردی - اور بے تمیزی آزادی کا خوف رہتا ہے - اسلیے سیر و تفریح کے لیے ہفتہ مین صرف جمعہ کے روز عام اجازت دیجاتی ہے - اور اسکے سوا لڑکے حتی الوسع - احاطہ دار العلوم مین پابند رکھے جاتے ہین - اور جب باہر جانے کی کوئی خاص ضرورت آپڑتی ہے تو مہتمم صاحب سے خاص اجازت لینے کی حاجت ہوتی ہے - اسکے علاوہ وضع ولباس سے متعلق بھی بوقت ضرورت تنبیہ کیجاتی ہے تاکہ پانیچے دار پاجامے کہین ٹخنے سے بڑھکر - شریعت کے تمام محاسن کو نہ چھپالین - بلکہ مہتمم صاحب چونکہ سنن نبوی کے شدت کے ساتھ پابند ہین - اسلیے اونکو اسکی کوفت سب سے زیادہ ہوتی ہے - تعلیمی حالت درست کرنے کے لیے - اگرچہ ماہواری - سہ ماہی ششماہی سالانہ امتحانات کافی ہین - تاہم مدرسہ اپنا فرض منصبی ادا کرنے کے لیے مہتمم موصوف کے ذریعہ سے اسکی طرف بھی خاص توجہ مبذول رکھتا ہے - اسکے علاوہ اعدہ بھی اخلاقی حالتون کی نگہداشت کی جاتی ہے -

یہ اصول ہین - جو دنیا کے تمام قومی مدرسون کے سنگ بنیاد ہین - اسلیے کوئی فرد انکے ضروری ہونے سے انکار نہین کر سکتا - تاہم مولوی افتخار احمد صاحب اپنی آزاد خیالی سے ان شکنجون کی آغوش مین رہنا پسند نہین کرتے تھے - اونکی خواہش تھی کہ نماز کے متعلق جسقدر آئین - اور حدیثین ہین سب منسوخ کردی جائین - طرز تعلیم ایسا ہو کہ حکماے اشراقیین کیطرح بغیر پڑھے پڑھاے تمام علوم و فنون کے طلسم کھل جائین - شام اودھ کی سیر کی عام اجازت دیدی جاے - خوش قسمتی سے اونکو دوست و احباب بھی ایسے ہاتھ آئے تھے - جو ان خیالات کو اور بھی اوسکاتے تھے - اسلیے اونکے دلمین یہ ملکہ اور بھی راسخ ہوتا جاتا تھا - یہ خیالات صرف ذہنی دنیا تک محدود نہ تھے - بلکہ کبھی کبھی انکا وقوع بھی ہوتا تھا - اسلیے مدرسہ کے اصول کے موافق مہتمم موصوف کو چشم نمائی کرنی پڑتی تھی - اور کرنا چاہیے تھی - ان وجوہ سے نام خارج کرا کے - اب مہتمم موصوف کی ہجگوئی پر تلے ہوے ہین -

ہمکو معلوم ہوا ہے کہ اونھون نے اردو لٹریچر پر احسان کرنے کے لیے نیر اعظم مراد آباد مین مہتمم موصوف کی شکایت مین مضامین کا ایک سلسلہ شایع کرنا شروع کیا ہے - جسکا پہلا نمبر ہماری نظر سے گزرا ہے -

اس موقع پر یہ بھی پیش نظر رکھنا چاہیے کہ مولوی افتخار احمد صاحب ٹھیک طور پر خط لکھنے کی بھی قابلیت نہین رکھتے - اسلیے اونکے یہ خیالات - اونکے بعض دوستون کے ذریعہ سے ظاہر ہوتے ہین - جو ندوہ کے فتنہ انگیز طلباء کے آنریری ممبر ہین - اور اونکے ذریعے سے ندوہ مین بڑی بڑی معرکہ آرائیان پیش آتی ہین بہرحال اپنے بیش بہا مضمون مین اونھون نے جن فیاضانہ خیالات کا اظہار فرمایا ہے - اوسکا خلاصہ یہ ہے -

(۱) کہ مہتمم موصوف کی بداخلاقیان ناقابل برداشت ہین - اور اسکی وجہ سے مینے اپنا نام خارج کرالیا میرے دوست احباب بھی اسوجہ سے مدرسہ سے برافروختہ خاطر ہین اور چند لڑکے انکے ظلم و تعدی سے نام کٹا کر چلے گئے - اور بہت سے لڑکے مدرسہ کو خیرباد کہنے کا ارادہ رکھتے ہین "

(۲) اور اسی پرچہ مین مولانا شبلی نعمانی کو مدرسہ کے انتظامی حالت درست کرنے کی نصیحت بھی کی ہے - مہتمم صاحب موصوف کے اخلاق و عادات - اور علمی قابلیت سے تمام ارالین بخوبی واقف ہین - خصوصاً مولانا محمد شبلی نعمانی سے - جو مدرسہ کی روح و روان ہین روزانہ صحبتین رہتے ہین - اسلیے انسے زیادہ مہتمم اور ندوہ کے رگ و ریشہ کا راز دار کون ہو سکتا ہے اس لحاظ سے ہمکو مہتمم صاحب کے اخلاق و عادات کی نسبت کچھ لکھنے کی ضرورت نہین -

ایسے اس شخص پر اس عام غلطی کا رفع کر دینا ضروری ہے کہ بجز انکے ہم صحبت طلباؤن کے - مدرسہ کا ذرہ ذرہ مہتمم صاحب کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور انکو تعلیمی اور انتظامی [illegible] سمجھتا ہے چنانچہ [illegible] ہے - انگشت نما چند لڑکون کے سوا تمام طالب [illegible] برفروختگی سے - اسکا تمام احساس ہو رہا ہے - اسکے ساتھ انیہ مین ہم قوم سے ان چند سوالات کے جواب چاہتے ہین - کیا اخلاقی اور شرعی جرم پر مہتمم کو واجبی تنبیہ کا حق حاصل نہین ؟ - کیا مہتمم صاحب ریئسون کو مطلق العنان کر سکتے ہین ؟ کیا اس قسم کی چشم نمایان ظلم و تعدی پر محمول ہو سکتی ہین ؟ ہمین امید ہے کہ قوم خصوصاً تمام اراکین ان سوالات کا منصفانہ جواب دینگے - فقط

راقم ——

مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز
ورنہ در محفل رندان خبرے نیست کہ نیست

نوٹ

روس پر جاپان کی فتح دوسری قومون کو ترغیب و تشویق دلانے والی نہ ہو مگر وحشی یا نیم وحشی سلطنتون مثل کابل وغیرہ کے واسطے رشک اور نظیر مفید پیدا کرنے والی ضرور ہے - اوسنے صاف صاف دکھا دیا کہ یون اور اسطرح عرصہ قلیل مین قومین بلکہ سلطنتین آجکل نیتی اور سدھری خاک سے پاک ہوتی ہین - چنانچہ معلوم ہوتا ہے اسی بات نے امیر کابل کو اپنے ملک کی تعلیم کیجانب غیر معمولی طور سے آمادہ منہمک کیا ہے - اگر اسیطرح کافی عرصہ تک انہماک رہا تو یقین کر لینا چاہیے کہ وہ زمانہ بہت قریب ہے کہ کابل دنیا کی سلطنتون مین سر بر آوردہ ہو -

امیر صاحب نے کابل مین ایک دربار منعقد کرکے تعلیم پر حسب ذیل تقریر فرمائی -

مسلمانون کو انکے مذہبی احکام کے موافق تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے - حبیبیہ اسکول کو قایم ہوئے تین سال ہو چکے - لیکن یہان تعلیم کے کام مین کچھ ترقی نہین ہوئی - اسمین استادون کی غلطی معلوم نہین ہوتی - بلکہ اصل کر کا الزام سرکاری حکام کے ذمہ عائد ہوتا ہے - جیسا کہ تمام دنیا مین دستور ہے - اگر افغانستان مین بھی سرکاری ملازمت اسی شخص کو دیجائین کہ جو تعلیم یافتہ ہے تو موجودہ حالت مین دس افغانی حکام مین سے دو آدمی بھی سرکاری ملازمت حاصل نہ کر سکین - افغانی حکام کا خیال ہے کہ ہم اعلی ملازمت حاصل کر چکے - اور اب ہماری زندگی قریب الختم ہے - ہم تعلیم اپنے لڑکون کو دلا کر کیا کرین اور چونکہ اب تعلیم ہی سرکاری ملازمت کا ذریعہ قرار دیگئی ہے تو آیندہ سے کاشتکارون کی تعلیم یافتہ اولاد ملازمت حاصل کرے گی - اور ہماری اولاد برباد ہو جائیگی -

ایسے سرکاری حکام جو تعلیم کا کچھ لحاظ نہین کرتے انکی تمنا ہے کہ اس مدرسہ کا کام ہمیشہ خراب رہے اور اگر انکا یہی رویہ رہا تو آیندہ ہماری وزیر ارک کے بیٹے دہقانون کے آگے دست سوال دراز کرتے نظر آئینگے - اور دہقانون کے تعلیم یافتہ لڑکے کسی دن وزارت کے عہدے پر متمکن ہونگے - جو شخص کہ اپنے بزرگون کے حسب نسب پر فخر کرتا ہے وہ مثل اس کتے کے ہے کہ جو خالی ہڈیون سے خوش ہوتا ہو ایک آدمی کو دوسرے آدمی پر فضیلت اور برتری صرف علم و ادب ہی سے حاصل ہوتی ہے - بہرحال جب سچ ہو جاتا ہے تو پھر جھوٹ قائم نہین رہ سکتا - اسلیے ہماری دلی خواہش ہے کہ اس اسکول کے کام مین ترقی ہو - اگر خدا کو منظور ہوا تو ہم بذات خود اس مدرسہ کی ترقی پر پوری توجہ مبذول رکھین گے -

اب ہم اس مدرسہ کے موجودہ اسٹاف کو یہ ہدایت کرتے ہین کہ اسکول کے جو جو امور مانع ہین اور جو جو نقص موجود ہین وہ سب ہمپر ظاہر کرین - اور اسکی آیندہ ترقی کے لیے تجویزین پیش کرین - اگر خدا کو منظور ہے تو ایک دن حبیبیہ اسکول تمام افغانستان مین تعلیم کا اعلی ترین مرکز بن جائیگا -

خبرین

۲۷ - جولائی - لندن - عثمانی ڈیلیگیٹ اُس سرحد کی نسبت بابعالی کی منظوری سے تجاہل کرتے ہین جو العقبہ سے رافع کوگئی ہے اور بدوون کی شہادت کے مطابق - سرحد کے خواستگار ہین - (اودھ اخبار)

ایران کی اجنبی وزیر [illegible] فطرت کی غیر ہر دلعزیز کا نتیجہ ہے جو عطاے سلطنت گورنمنٹ کے خلاف ہین جسکی نسبت اطلاع دی گئی ہے کہ شاہ اُس کارروائی کو پسند کرتے اور اوسکے خیر مقدم کے لیے آمادہ ہین - (〃)

پیرس کے ایک اخبار نے ان ہنگامون پر رائے زنی کی ہے جو طہران مین پیدا ہو رہے ہین - بیان کرتا ہے کہ ایران مین برطانیہ عظمی کی سفارتی مداخلت نہایت ضروری ہے - (〃)

طفلس کی خبرون سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہان ارمنیون اور تاتاریون کے مابین ایک ہفتہ تک برابر جھگڑے اور فساد ہوتے رہے ہین تاتاریون نے دیہات کو آگ لگا دی - اور انکا حملہ رد کر دیا گیا - قرب و جوار کے دیہات خونریزی کا میدان بن گئے ہین - (〃)

التعالم الاسلامی جو عوزہ کا ایک مسلمان اخبار ہے بیان کرتا ہے روس مین مسلمان اخبارون کی تعداد بڑھتی جاتی ہے - یہ سب اخبار اس بات کی کوشش کر رہے ہین کہ اسلام کی اشاعت کرین - فی الحال بیس اخبار جاری ہین - (〃)

اخبار ٹرپولس بیان کرتا ہے کہ اعلیحضرت میکاڈو نے جلالتماب سلطان ٹرکی کا شکریہ ادا کیا جنھون نے تین زبردست عالمون کو مذہبی کانفرنس جاپان مین شرکت کرنے کے لیے روانہ کیا ہے - میکاڈو نے سلطان کو جو پیام بھیجا ہے اسمین بیان کیا ہے کہ اس مذہبی کانفرنس کی غرض یہ ہے کہ دنیا کا سب سے زیادہ سچا مذہب جو اسوقت پایا جاتا ہو دریافت کیا جائے علما کے نام یہ ہین - اول مدحت آفندی دوم افسر مطبعہ طبی - دوسرے محمد اسعد آفندی متعلقہ سکرٹریٹ محکمہ مال - تیسرے ملا اسمعیل آفندی جو ٹرکی علما مین سب سے زیادہ زبردست اور مشہور عالم ہین -

یکم - اگست - لندن - روٹر کا نامہ نگار قسطنطنیہ ناقل ہے کہ گورنمنٹ ٹرکی نے چالیس سپاہی سیند زار سیدان اجازت کو بھیجے ہین - جو انگلش و فرانسیسی معاہدے کے بموجب عملہ اری فرانس مین قرار دیا گیا اور اعتراض فرانس کا ایک جواب مرتب ہو رہا ہے - جسکے باعث سے سرحد ٹرپولی کا مسئلہ پھر چھڑ جائیگا - (〃)

طہران کے ایک مراسلہ مین بیان ہے کہ مشیر الدولہ وزیر اعظم مقرر ہوئے ہین - بازار بند اور کاروبار معطل ہے - برٹش سفارتخانہ مین تیرہ ہزار پناہ گیر ہے جو باصرار تمام اصلاحات کا مطالبہ کر رہے ہین - (〃)

سر ای - گرے نے بجواب ایک سوال کے جسکو سر ہنری کاٹن نے ہوس آف کامنس مین پیش کیا تھا اونکو اطلاع دی کہ تبت کے عہدنامے کی تصدیق اور توثیق ۲۳ - جولائی کو ہوئی ہے اور وہ اسکو بہت جلد ہوس آف کامنس مین پیش کرینگے - (〃)

سر ای - گرے نے ہوس آف کامنس مین بجواب ایک سوال کے کہا کہ گورنمنٹ نے ایران سے تحریک کی ہے کہ وہ فی الفور کوئی ایسی کارروائی اختیار کرے جس سے موجودہ حالت معاملات کا خاتمہ اور پناہ گیرون کی معقول اور مناسب حاجات کی تسکین ہو - (〃)

مطبع شام اودھ لکھنؤ نیا گاؤں میں محمد سجاد حسین نے چھپوا شائع کیا

THE
AVADH PUNCH
اودھ پنچ

تجدید الرباعیات

جو صاحب زر ہین زر کے متوالے ہین
بے زر کو پڑے جان کے ہی لالے ہین
مفلس کا بنے نہ کوئی بہنوئی بھی
اور جو ہے امیر اُسکے سو سالے ہین

تہذیب کی بھی شراب پہلے بالی
پھیرا تھا اسی نے انڈیا پر پیالی
چھو چھو ہنون کیون افیم و مے بنگ و چرس
اب آئی گلین بنیکے سبکی نالی

جاپان کا سب مین بول بالا نکلا
مشرق مین ستارہ یہ نرالا نکلا
ہم کہتے ہین یورپ کا نیا نکلا ارمان
سب کہتی ہین روس کا دیوالا نکلا

کسطرح نہ پیچ و تاب کھائے انگلینڈ
کیون مصر مین فوجین نہ بڑھائے انگلینڈ
ٹرکی کی ٹپک رہی ہی جب رال اسپر
مصری کی ڈلی کیون نہ چبائے انگلینڈ

ہو دین مین جسکو شک وہ نادان ہوگا
جو سچ جانے گا اہل ایمان ہوگا
سیّان بھئے کوتوال اب ڈر کسکا
کہتے ہین کہ جاپان مسلمان ہوگا

مے آتی ہی شیشون مین دکھاتی جوبن
پیرس - لندن ہی اس پریوش کا وطن
کیون انکی نہ سرخرو سیہ بختی ہو
کالے رنڈوونکی لال بیبی ہی دلہن

کسطرح نہ ہند ہو مہا شاکیشی
شرطیکہ ہی بدلے جب ہو بیشی
بنگال کی قسمت[۱] اب جنگی نچے
سودیشی ہو بڑھ بڑھ کے نہ کیون لکھ دیشی

انگلش کی مٹھا ئیون کو بیرنگ کرین
نیرنگ دکھائین رنگ مین بھنگ کرین
ہو جائین گے مسلم کہ سمجھ ہم کافر
ٹرکی سے نہ دل کھولکے گر جنگ کرین

راقم
شوکت الحیدریہ میرٹھی

مفلس ہندوستانکی فریاد

فرش و پوشاک کی ترتیب کہان سے لاؤن
با وقر ہونے کی ترکیب کہان سے لاؤن
دال روٹی کی یہان آن پڑی ہی مشکل
مین بھلا فیشن و تہذیب کہان سے لاؤن

راقم - لاقز

تک کا دوم ہونا اور اوپر کیجانب تنگ رہنا اور جون جون نیچے اوترنا اوسی قدر چوڑا ہوتے جانا اگرچہ مرد کی بہ نسبت کسیقدر مسطح ہوا کرتا ہے اور ... تک اوبھرا ہوا رہنا اور رانون کا شروع ہی سے بھرا بھرا ہونا اور داخلی طرف ایک دوسرے کے مقابل جھکا ہونا کہ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے ایک دوسرے پر غالب ہوئی جاتی ہے اور اپنی اپنی جگہہ سے مقابل مین حد اعتدال سے باہر قدم رکھتی ہے اور اس سے اوپر چلکر رانین عموماً پتلے ہوتی ہین اور اس تمام جسم مین اسفل کا بہئیت مجموعی ایسا چوڑا ہونا اور پھر پتلا ہونا نہایت خوبی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے یہ تمام عورات کی خوبی شامل جو اوسکے جنس کے واسطے لازمی ہین خود عورات کے نزدیک سرمایہ مسرت و نازش ہین اور ان خوبیون سے متصف ہونے کی وجہ سے نقاوحسین اس لائق ہوگئین کہ یونان کے معابد مین انکو جگہہ دیجائے اور وہ بات پیدا کرین جو قانون قدرت سے بھی نہین ہوسکی ، اور ہر زمانہ مین تمام اقوام اونکی تعریف و توصیف مین رطب اللسان رہین ۔

ٹاسن شاعر اپنی نظم مین کیا خوب لکھتا ہے ۔

وہ دلربا تصویر جو وینا مسورکی ہوی ہے واقع ہے اور خم ہوکر بنفیر خوبی کو پوشیدہ کر رہی ہے ۔ جو مغز دریو نانی کا مشترک حسن ہے پیرن کا قول ہے کہ وہاں پر ہیبی نے پتھر کو پسند کیا ہے اور

اپنے گرد و نواح کے ہوا تک کو خوبصورت بنا یا ہے ۔

اس مرکز کے سامنے کھڑے ہونے سے ہمکو چہرہ اور قد اس خوبی کے ساتھ دکھائی دیتا ہے کہ بیان سے باہر اور ظاہر کرتا ہے کہ ذہن انسانی ایسی ایسی چیزین پیدا کرسکتا ہے کہ خود قانون قدرت جنکی تخلیق سے معذور ہے ۔ صنم پرستون کے ذہن مین یہ خیال ڈالتا ہے کہ اگر اس سانچے کا اصلی انسان ہوتا ۔ تو کیا ہی حسین ہوتا ۔ ہم ٹکٹکی باندھکر دیکھتے اور پھر وہان سے ہٹ آتے ہین مگر یہ نہین کہہ سکتے کہ کس عضو کے حسن نے یہ چکا چوندھ پیدا کی تھی اور ہم ساکت اور صامت مثل ایک محبوس کے اوسکے سامنے حیران و ششدر کھڑے رہتے ہین اور نہین جی چاہتا کہ اسکو چھوڑ کر ہٹین ۔

وینس دی مدیسی کے متناسبات

۱ ۔ اسکے سات سر اور سات حصہ ہین اور تین دقیقہ بلند ہے
۲ ۔ سر کی چوٹی سے دیگر بالون کے جڑون دبن موتک تین حصہ ہے
۳ ۔ بن مو (بالون کے سرون) سے ابرو ون تک تین حصہ ہے
۴ ۔ ابرو ون سے ناک کی جڑ بانسے تک تین حصہ ہے
۵ ۔ بانسے کی جڑ سے زنخدان تک تین حصہ ہے
۶ ۔ زنخدان کی جڑ سے ہنسلی کے گڑھون کی وسط تک چار حصے ساڑھے تین دقیقہ ۔

۷ - ہنسلی کے گردھون کی وسط سے لیکر سینہ کے آخری حصہ تک دس
حصہ پانچ دقیقہ
۸ - سینہ کے حصہ زیرین سے وسط ناف تک آٹھ حصہ تین دقیقہ
۹ - وسط ناف سے قاعدہ عانہ اور آغاز حصہجات: اوسکو گیارہ حصہ
ساڑھے چار دقیقہ
۱۰ - اخیر حصہ عانہ سے گھٹنے کی وسط جوڑ تک اٹھارہ حصہ دو دقیقہ
۱۱ - گھٹنے کے وسط جوڑ سے تخنہ تک ستائیس حصہ تین دقیقہ
۱۲ - گھٹنے کے جوڑ کے وسط سے زمین تک پچیس حصہ تین دقیقہ
۱۳ - پاؤن کی حد بلندی تین حصہ ساڑھے پانچ دقیقہ
۱۴ - ساق پا سے تا انگشت پا تک نو حصہ نصف دقیقہ
۱۵ - بغل سے کہنی تک بیس حصہ دو دقیقہ
۱۶ - کہنی سے کلائی تک چودہ حصہ
۱۷ - ہاتھ جہان بہت چوڑا ہے پانچ حصہ
۱۸ - عام عرض بازو کا چار حصہ پانچ دقیقہ
۱۹ - ہنسلی کے گڑھے سے بازو کی مچھلی تک چھ حصہ چار دقیقہ
۲۰ - مذکور گڑھے کو وسط سے دونون سر پستان تک دس حصہ نصف دقیقہ
۲۱ - دو نون سر پستان کا وسط گیارہ حصہ دو دقیقہ
۲۲ - دھڑ کا عرض سینہ کے زیرین حصہ پر پندرہ حصہ ساڑھے چار دقیقہ
۲۳ - دھڑ کا اقل عرض پسلیون سے لیکر چودہ حصہ ایک دقیقہ -

نشانات محبت مخفی ظاہر کرتے ہین - المختصر ہماری دانست مین کسی برانی
تصویر سے ایسا عبور علم قیافہ و علم اسرار الاعضا ذرا اوراسی جیسے
مین بھی نہین پایا جاتا اور جنلوان باتون کا کچھ بھی وقوف ہو وہ ان
لوگون جو ونیس کے اور سرون کے ساتھ اسکا مقابلہ کرتے ہین
اگر مضحکہ کرین تو بیجا ہوگا اور باقی چھاتیون کے دلچسپ ابھار
جو ایسی بڑی نہین ہین اور زینت سینہ ہین ہر طرف سے کئی
خمون کے ساتھ اوٹھی ہین اور ایک جھلی پر وہ سب خم ملگئی ہین
اور ہر حصہ زیرین ثقل جسامت سے نیچے کو لٹکا ہوا ہے اور بل
کھانے والی کمر جو ناف جسم سے بھی کسیقدر آگے بڑھکر گا دوم ہوگئی
ہے واقع ہے اور اوسکا زیرین حصہ درجہ بدرجہ کولون سے
بھی کسیقدر اونچا اوٹھ آیا ہے کولون کی بھنگی جو عورت کے نشانہا
مخصوص مین شامل ہے اور حمل اور بلوغ کی قابلیت [illegible]
اور یہ بھنگی ایسی ہے کہ بڑھتے بڑھتے ران کے بالائی سرون سے
جا ملتی ہے اور اونکا بالائی حصہ پیچھے کیطرف اور زیڑہ کے حصہ
زیرین کی دونون جانب بھرا ہوا ہونا اور کمر کے برابر بلند ہوجاتا
اور منفصل کولون مین پہونچکر اونکا اور بھی بلند ہونا اور دونون حرن
کے درمیان جو جگہ بنتی ہے اوسکا مسطح ہونا اور سرین پر ہلکے ہلکے
گڑھے پڑجانا اور زیر ناف کا جو علم اعانہ (عشق کے ٹیلے)
کے ٹھیک اوپر ہے کامل بلندی حاصل کرنا اور اوسکا دیگر اعضا

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کے ترے کوچے سی ہم نکلے

ستمگر تاریخ مقرر کیا ...
مسلمان۔ دوسپر او جدید قوم۔ بجرہ صوبہ ول۔ کورٹ پتلون سے ملبس۔ اسپیر یٹی چالان کے نام لیوا۔ نئی امت کے شریک بھلا وہ اس ہوا خواہی سے کیونکر۔ دبا سکتے تھے۔

سمند ناز پہ اک اور تازیانہ ہوا

یعنی چیر دھا کر ڈٹ گئے! اور صاحب بہادر کو ایک چٹھی لکھ بھیجی۔ کہ پہلے ہم سے ایک دھوتی پرشاد علیہ الخناس کی سخت مخالفت تھی۔ اب معلوم ہوا کہ پورے مخالفون مین آپکی ذات بھی شریک ہے۔

ایک سے جب دو ہوئے تب لطف یکتائی نہین

اگر اسکا قبل علم ہوتا تو یقیناً ہم اس کورٹ کرکٹ کی لائن مین مقابلہ کی نہین ٹھہراتا۔ خیر اب ہم اور ہمارے ہوا دار ہم مشرب ہمین اس دولی تاریخ مین حاضر نہین ہونگے اور اس مخالفت کی آگ کا دعویدار کلکتہ ہائیکورٹ مین بھی پہونچا دین گے۔

الحاصل اس شہر مین ہر جگہ ہر خاص و عام مین اسی کا چرچا ہے۔ دیکھیے اس چھیڑ چھاڑ کا ندھی شنک کا کیا نتیجہ پیدا ہوتا۔

اور بیگاری کا منہ ہاتھ آتا ہے۔۔

راقم
آپکا رپورٹر

کلکتہ کی چٹھی

حضرتنا! آخرکار بیسوین صدی کے شایستہ خان مشرقی بنگال کے لفٹنٹ گورنر عالیجناب مسٹر فلر صاحب نے اپنے ہی دست مبارک سے اپنی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ کیون نہ ہو اپنے محسن افسر لارڈ کرزن بہادر کی دکھائی شاہراہ پر آپ چلتے تھے انھون نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ فرق اتنا ہی ہے کہ انھون نے میعاد سے بھی کچھ زیادہ عرصہ تک حکومت کا مزہ لیا اور انھون نے پانچ سالی کا عرصہ دس مہینے ہی مین ختم کر دیا۔
بنگالی لاکھ خوش ہون اچھلین کودین صاحب لوگ کلکتہ مین آپکی خوب عزت کرنے کا نوٹس دیتے ہین۔ نیاز مندنے بھی ایک رخصتی ایڈریس تیار کیا ہے۔ اگر اسمین پچھلی بہات یو آئی تو بندہ لاچار۔ بنگالیون کی صحبت کا اثر بھلا کہان جائیگا۔

راقم
اب بنگالی

چھوڑ چلے شایستہ خانی

روئی چھوڑی پیاری رانی | اُمیدون پہ پھر گیا پانی
سہے ہے اوسکی بھری جوانی | یہ کیا تمنے دلمین ٹھانی
چھوڑ چلے شایستہ خانی

پہلے تو وہ دھوم مچائی | ملکون ملکون پھری دوہائی
سب نے جانا قہر خدائی | اب یہ کیسی جی مین آئی
چھوڑ چلے شایستہ خانی

پھر سے جاری کی نوابی | جس سے چھایا رنگ گلابی
ڈھاکے مین پھیلی شادابی | پھر یہ کیسی ہوئی خرابی
چھوڑ چلے شایستہ خانی

نوابی کی شان نرالی | سب کہتے تھے خوب نکالی
ملتا کب تھا مزاج عالی | لیکن اب تو بیتی ہے تالی
چھوڑ چلے شایستہ خانی

پانچ صدی کا کیا زمانہ | آپ کی خواہش پھر تھی لانا
پھر سے وحشی بن پھیلانا | اُدھڑ گیا سب تانا بانا
چھوڑ چلے شایستہ خانی

رنک سودیشی کی کی جاری | نادرشاہی کرکے جاری
ہوئی سزاؤن کی بھرماری | آخر کرکے سب کچھ خواری
چھوڑ چلے شایستہ خانی

جاری کرین سرکلر لائن | دورا مرسن ٹھونکین فائن
حکم پولیس ہوے لمبان | لیکن وقت پڑا ہے ڈائن
چھوڑ چلے شایستہ خانی

گورکھون کی پھر پلٹن بلوائی | جگہ جگہ پر پولیس چڑھائی
لاٹھی کی بھی پھری دوہائی | لیکن وہ کچھ کام نہ آئی
چھوڑ چلے شایستہ خانی

خوب امن مین لٹھ چلوائے | سر بھی کتنون کے تڑوائے
ناحق ملزم جیل بھجوائے | آخر یہ دن آگے آئے
چھوڑ چلے شایستہ خانی

بریسال کی دیکھ تباہی | بھولی دنیا سکھ شاہی
صاف سفیدی پہ ٹھہری سیاہی | ختم ہوئی اب عالیجاہی
چھوڑ چلے شایستہ خانی

رِٹ کے نیچے خوب اُکھاڑی | کتنے ہی تھے اسکول بگاڑے
مار مار ہوئی دن دہاڑے | پھر کچھ بھی نہین آیا آڑے
چھوڑ چلے شایستہ خانی

اپنے سن کی شرم نہ آئی | لڑکون سے کی خوب لڑائی
کچھ نہین سوچا بات بڑھائی | اسی سبب سے منھ کی کھائی
چھوڑ چلے شایستہ خانی

گئے آگرے تھے بلوائے | جیسے گئے نہ ویسے آئے
بگڑے کرزن کے بہکائے | آکر یہ سب پھول کھلائے
چھوڑ چلے شایستہ خانی

اپنی عقل جو کام مین لاتے | تو کیون یہ سب ستم ڈھاتے
کیون یہ دنیا کو ہنسواتے | ایسے چھوڑ نہ گھر کو جاتے
چھوڑ چلے شایستہ خانی

راقم
ایضاً

ہائیکورٹ کے لیے شملہ بہتر ہے

ڈیر پنچ - یار جہ آجکل غریب ہائیکورٹ عجب وبال مین پھنسا ہوا ہے۔ یار لوگون کی اینچا تانی مین اوسکا برا حال ہے۔ صاحبان لکھنؤ چاہتے ہین کہ ہائیکورٹ یہان آجائے تو بہتر ہے۔ بڑے بڑے استحقاق اور بڑی بڑی دلیلین اسکے لیے پیش کرتے ہین۔ ایڈیٹر صاحب روہیلکھنڈ گزٹ کا منشا یہ ہے کہ ہائیکورٹ بریلی مین آ دھمکے شاید اسلیے کہ یہ روہیلکھنڈ کا صدر مقام ہے اور چونکہ پاگلخانہ یہان سے آگرہ پہنچا۔ لہذا ہائیکورٹ کے ہونے سے وہ کمی پوری ہوجائے گی اور پاگلخانہ کا عوض ہوجائیگا۔ غرضکہ ہر شخص اپنی اپنی ہمت کے موافق رائے دے رہا ہے۔
ایک صاحب فرماتے ہین کہ آب و ہوا فلان مقام کی اچھی ہے ہائیکورٹ کے لیے واقعی مناسب ہو۔ دوسرے صاحب کہتے ہین کہ نہین سیر و تفریح کے لیے فلان مقام سے بڑھکر ملنا مشکل۔ لہذا قوین مصلحت

خالی گیا - کیا معنی کہ انسپکٹر کی سیاؤن
لوگ دوڑ پڑے - بچیو - دوڑیو - پکڑیو - لیکیو - دوہائی ہے
تمہائی ہے - چو تھائی ہے - جان پر بن آئی ہے - خوب ہی
غل مچایا - لوگون نے ایک قصائی کو ہاتھون ہاتھ پکڑ لیا
اس ظالم نے سیدھے سبھاؤ سبکا پتہ بتا دیا - انسپکٹر
صاحب خدا کا شکر ادا کرتے ناک کان صحیح و سلامت
لیے گھر کو آئے - جان بچی لاکھون پائے - مقدمہ - اور
قصائیون پر جرمانہ ہوا -

ہمارے حضرت سونگھیا صاحب نچلے بیٹھنے والے
آسامی تھوڑی ہی تھے - پھر وہی کارگزاری شروع کر دی -
ایک روز آپ جا رہے تھے جھٹ پٹے مین کہین پیچھے
سے ایک قصائی آیا - اوسنے ناک کا کیا صفایا - جڑ تک
اوڑا دی - رتی برابر نہ چھوڑی - آپ بڑے بن بنا
رہے تھے وہین - لیکن دیکھا تھا قصائی کو کہین -
رستے مین کوئی را[illegible] آیا - دیکھکر بڑا چکرایا - [illegible] ری رے دنیا"
کھکر الگ ہوا - غور سے دیکھا تو انسپکٹر صاحب کو خون
مین لتھڑا ہوا پایا - تو بہ تلا کرتا ہوا لے گیا - انکو گھر -
اگلے دن [illegible] انکو بیٹھن مجسٹریٹ - سزا ہوگئی - قصائی کو
ان حضرت کو ادھر چھوڑ گئے - پاس کی ریاست
ڈیہری کے سربراہ کار ہی سہی - آپکو پہلے دشمنون
بیٹیا - پھر ناک کو لوٹا - لوٹنا کیا معنی جڑ سے اڑا دی -
ذرا بھی رو رعایت نہ کی -

ارر ر ر ر تو بہ ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اعظمگڑھ
خدا کے لیے جلدی خبر لین - ورنہ مجھے خوف ہے کہین
یہ ماییا عون کیطرح عالمگیر نہ ہو جائے - پھر کیا کرایا
کچھ کام نہ آئے - اللھم احفظنا من شرور - آگے کیا
بھولی - بھبی تراشنا -

لقب ---- لم

مسٹر ا - آر - میر ٹھی از لکھنو

درہ بازگردی

شہر لکھنو میں پچھلے روزون ایک درہ بازونکا گروہ آیا
ہوا تھا - جسکے پھر حالات ناظرین اودھ پنچ در ہفتہ سے
برابر مطالعہ کر رہے ہین جبتک یہ لوگ یہان مقیم
رہے شہر مین تلاطم برپا رہا بعض کہتے تھے کہ
سلطان المعظم نے ترویج دین کے لیے ہندمین
بھیجا ہے - بعض شہرت دیتے تھے کہ شاہ افغانستان
نے امر بالمعروف نہی عن المنکر کے لیے اس جمارت
درش مین روانہ کیا ہے - مگر ہمکو سابق سے ان دونون

روایتون کے تسلیم کرنے مین انکار ہی رہا - کیونکہ اگر ان
لوگون کو سلطان المعظم بھیجتے تو اول تو انکی روانگی کا ذکر
ٹرکی کے اخبارون مین ضرور ہوتا جیسا کہ آجکل ٹرکی
مشن کا حال جو جاپان کو گئی ہے برابر اخبارون مین
شائع ہو رہا ہے اور اگر کابل سے - لوگ آتے تو بھی
پتہ چلجاتا -

اونکی ہیئت یہ تھی کہ بعض تو لباس ہندی معلوم
ہوتے تھے اور بعضے کابلی وضع اختیار کیے ہوے
تھے اور ہر شخص کے پاس ایک چھوٹا سا ڈنڈا تھا
اور اوسمین ایک تسمہ بندھا تھا اسی کا نام درہ تھا -
یہ درہ ظاہر شرع کے امر سے تجاوز کرنے والے کی
کمر پر مارتے تھے جسکی مونچھین حد اعتدال سے
زیادہ بڑھی ہوئی دیکھتے فوراً اپنی جیب سے قینچی نکال
تراش ڈالتے اسیطرح سے البرٹ فیشن کے
بال بھی تراش ڈالتے تھے -

اب ہم افسوس کے ساتھ اپنی راے دیتے ہین :-
اسلام نہ کسی لباس کے ساتھ تعلق رکھتا ہے نہ وہ
لوگ جو سر گھٹاتے ہین مسلمان کہلائے جانے کے
مستحق ہین اور نہ کسی خاص وضع مین محدود ہے
اسلام فی الحقیقت خیالات کو پاکیزہ اور روحانی ترقی
کے لیے دنیا مین آیا ہے - کیونکہ عرب والون کے
خیالات نہایت نجس ہو گئے تھے جتنی بد اعمالیان تھین
وہ سب اونمین موجود تھین کوئی بدترین فعل
ایسا نہ تھا جسکا رواج اونمین نہ ہو گیا ہو پیغمبر اسلام
نے نہ او نکے لباس پر اعتراض کیا نہ اونکی [illegible]
کو کاٹا بلکہ یون ہدایت فرمائی کہ یہ بت جنکو تم نے
اعتقاداً خدا جانتے ہو اور جنکی بہتیرا قدرت کے
قائل اور سب کچھ اونہین کے ہاتھ کا کیا دھرا
سمجھتے ہو وہ خدا مت کہو بلکہ یہ پتھر کے [illegible] ہے تم

جنکو تم نے اسے صورتین بنایا ہے - اور یہان [illegible]
اور دل سے یقین کرو کہ خدا ایک ہے جو تمہاری آنکھون
سے نہان ہے (مگر اوس کی قدرت ہر [illegible]
آشکار ہے) قدرت والا ہے اور اوسی نے [illegible]
کچھ بنایا ہے جو تم اپنی آنکھون سے دیکھتے ہو اسکا
حق ہے اور اس لیے وہ حق کہا جاتا ہے اور سچی -
عرب کے لوگ جس لباس یا اسم [illegible] استعمال کرتے
تھے وہی [illegible] اسلام [illegible] لینے کے بعد بھی پیغمبر
اسلام کے [illegible] مین رہا کبھی [illegible] ہوا اور نہ بعض
ہمین و ملامت کی نشانہ بنے زمانہ جاہلیت مین عرب
لوگ داڑھی رکھتے تھے بعد قبول اسلام بھی وہ
داڑھی رکھا کیے اسلام نے کارنمایان جو عربون مین
آشکار کیے وہ یا یہ ہیں نہایت پھرتی سے خیالات
تبدیل کر دینا تھا نہ کہ لباس کا تبدیل کر دینا - بیشک
تبدیل خیالات [illegible] کے لیے اول تالیف قلوب کی
سخت ضرورت ہے خیالات کا تبدیل کر دینا آسان کام
نہیں ہے یہ صرف خدا کی مدد تھی کہ پیغمبر اسلام اپنی مشن
مین کامیاب ہوئے کیونکہ وہ خاتم المرسلین تھے -

یہ [illegible] عاقبت اندیشیون کا عمل ہے کہ [illegible] یہ
تشدد کرنا یا انگریزی وضع کے بالون کو دیکھکر ناک بھون
چڑھا لینا یا کسی ادنی جزوی فعل کے ترک کرنے پر اسقدر
[illegible] کہ جو افراط تفریط کے دائرہ مین آجائے -
الامان الحفیظ -

یہ زمانہ آزادی کا ہے اور اس زمانہ مین بلکہ گورنمنٹ
آزادی دے رکھی ہے تو ہر شخص اپنی اپنی رائے
مین آزاد ہے وہ جو چاہے کرے [illegible] علما کا
فرض ہے کہ وہ اپنی گدی تکیہ کو خیر باد کہین اور دیار بدیار
ترویج دین کے لیے عوام الناس تالیف قلوب کرین
نہ کہ تشدد کا برتاو کرین - ایسے ایسے سیٹرے

کیا ابتک خبر نہین

نوڑون او سپلٹ کی گرمی آپکے روانی طبع کا ...
موصوف نے پہلے تو بیچارہ - (ندوۂ اعظم) کو جو دلمین آیا کہہ ڈالا -
اور بعد تو آپکے میرے طرف التفات پرست - اور جہانتک اونکی
بن آئی کچھ برچھی ہاتھ سے جانے دیا - انصاف تو یہ ہے کہ بہت کرودیا
ہوتا ہے - سچ یا تو ہر شخص چہر تا ہے - اور خاص کر نامنصف مزاج
لوگ اونکو تو ضرور برتسلیم نہ ہوگا - غیر مولانا بہاری سے
تو خوب برا بھلا کہکر اپنے دل کا بخار نکالا - ادھر (ندوۂ اعظم) کو
جو دلمین آیا کہہ سنایا - وہ خرچہ بھی جو مصالحہ فاضل صاحب
نے اکٹھا کر رکھا تھا سب اوگل دیا - جہانتک اونسے ہو سکا
خوب اودھ پنچ کے کالم سیاہ کیے اور جو کچھ باقی ہو فاضل صاحب
کہلیجیے - آپکے منھ مین زبان ہے خدا کی شان ہے - مگر
مین تو اسکو بغیر سعدی علیہ الرحمۃ کا شعر لکھے نہ رہونگا کیونکہ
وہ مصداق ہے (شعر)

کس نیاموخت علم تیراز من
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

مجھے تو مردے لوا دکھیر منہ آتے ہین - مگر ہان کسی چیز کی
اصلیت بھی جھوٹ سے نہین چھپائی جاتے - اکثر ناظرین بہار
تو واقفیت کلی رکھتے ہونگے - اسمین شک نہین - کہ اس
خطے کے اکثر لوگ جماعت علماء مین سے کہلانے لگے - نام کے عالم
نہین بلکہ حقیقتاً عالم ہین - لیکن ان لوگون نے کہان سے اور
کن سے سیکھا - یہ سب ہمین لوگونکا طفیل ہو کہ یہ لوگ بھی
جماعت علماء مین داخل ہونے لگے - مگر ناظرین اکثر ان بہاریون
مین سے ایسے بھی ہین کہ جنکے لیے حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ
علیہ کا یہ شعر مصداق ہے۔

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود

فاضل بہاری کی قابلیت کا حال سنیئے - جسوقت حضرت لکھنو
مین تشریف لائے تھے بات کرنے تک کا سلیقہ نہ تھا - تہذیب
اور اخلاق کا تو کیا ذکر - سوائے - شاید شوہر اور رسالہ بینہا -
کے کچھ حضرت کو یاد نہ تھا - چہ جائے کہ اردو - آج اسی اودھ
کے بدولت - فاضل صاحب بھی اپنی تئین قابل اردو لکھنے
والون کی فہرست مین سمجھتے ہین -
خدا کی شان ہو ہمین سے سیکھا - اور ہماری صحبتون کی بدولت آدمی بنے
اور آج ہمین کو آنکھین دکھانے کے لیے مستعد ہین - یہ انکا
قصور نہین بلکہ زمانے کی خوبی ہے - مجھکو فاضل بہاری سے
کسی قسم کی دلی خصومت نہین بلکہ ہم اونکے سچے بھی خیرخواہ ہین
اونکی بیہودہ گوئی پر اونکو متوجہ کرتے ہین کہ خدا چشم انصاف سے کام
لیا کرین اور ہٹ دھرمی اور ہماہمی سے کام نہین چلسکتا -
یون تو جسکو زبان اللہ تعالیٰ نے دی ہو وہی کچھ نہ کچھ غوغان
کر لیتا ہو - فاضل صاحب نے اپنے قلم کا زور ضمیمہ اودھ پنچ
مطبوعہ ۹۔ اگست مین دکھایا ہو - اجی حضرت مجھکو ندوہ سے
نہ کسی قسم کی خصومت پہلے تھی اور نہ اب ہے - مین تو سچ کہتا ہون گو کہ
میرا کہنا آپکے دلمین اور خاصکر مہتمم صاحب کے دلمین خار کا اثر رکھتا
رکھتا ہو مین تو شک پایا جاتا ہے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ
رکھتا ہے - آپ اودھ پر اور خاصکر بارہ بنکی والون پر حرف مارنا
چاہتے ہین - آپ فرماتے ہین کہ یہ لوگ سرکش اور فتنہ انگیز ہین
اجی حضرت ذرا ہوش کی لیجیے آنکھین اپنی کھول ڈالیے - پردہ
غفلت سے باز آئیے -
حقیقت تو یہ ہے کہ اودھ بارہ بنکی ہی کا طفیل ہو کہ یہ دو چار
صورتین تہذیب اور اخلاق کے جوہر سے آراستہ آج ندوہ مین
نظر آتی ہین -
افسوس کی بات ہو جبکہ یہ امر قرار پائی تھی کہ صدر مقام ندوہ
لکھنؤ مین قرار دیا جائے تو آپنے کیون نہ عاقلانہ تقریر و فلسفیانہ
تحریر سے کام لیا - آپ جیسے شخص پر یہ بات لازم تھی کہ ایسی
ناپاک اور خراب جگہ جہان کہ مفسدہ پرداز لوگ آباد ہون وہان
دار العلوم کا صدر مقام نہ قائم ہونے دیتے - ایسا معلوم ہوا
کہ آپ اسوقت پردہ تجاہل مین تھے - یہ شام اودھ ہی تھی جسنے
آپکو ناز و غمزہ سکھا کر ایک اچھا معشوق بنا دیا - اور جسکی بدولت
آج آپ غراتے ہین - جسکی آغوش مین آپنے پرورش پائی -
اوسکی آنکھونین اونگلیاں کرنا آپ ہی کا کام ہے -
پرورش پانے سے میری مراد پرورش علم ہے - یعنی وہ اودھ
جہان آپنے علم سیکھا اور جسکے بدولت آپکو کچھ آگیا - آپنے
جو میرے قابلیت کا اظہار کیا ہو بہت بجا اور درست ہے -
جو کچھ آپ فرمائین صحیح ہے - فاضل صاحب ذرا خواب سے
بیدار ہو جائیے اور چشم انصاف سے کام لیجیے - مدرسے
مین نام خارج نہ کرا لیتا تو اور کیا کرتا -
جو کچھ کہ بے عنوانیان مہتمم صاحب کی ذات عالی سے ظہور مین
آتی ہین وہ (اظہر من الشمس ہین) [illegible] را چہ بیان -
ہٹ دھرمی کی بات ہی دوسری ہے - چند ایسے بھی تو ہین
جو خالق حقیقی کی وحدانیت ہی کو ہیچ جانتے ہین - مین بکمال
ادب پبلک کی خدمت مین صحیح اور معتبر واقعات جنکی اصلاح
کی اشد ضرورت ہو پیش کرتا ہون - فاضل بہاری نے
تو یہ لکھ مارا کہ مہتمم صاحب ایسے ہین ویسے ہین - اور ندوہ
مین یہ معقول انتظام اور وہ انتظام صاحب قابلیت کے انجام
دیتے ہین - مگر اصلیت کی طرف رجوع ہوتے ہوئے فاضل
صاحب پر اغلباً شرم حائل ہو جاتی ہو - ندوہ کے طلبا آزاد وحشی
ہین - کسی کا اونکو پاس ہے اور نہ خیال ہے - جہان چاہتے ہین
جاتے ہین - اور جو چاہتے ہین کرتے ہین - تھیٹر کے جلسونمین
اور ناچ اور رنگ کی محفلونمین بے تکلف حصہ لیتے ہین - علاوہ
اسکے اونمین اور بہت سے حرکات موجود ہین - جنکے لکھنے کو قلم مانع ہے
مولوی محمد یوسف صاحب خلف مہتمم صاحب مجھسے فخریا
بیان کرتے تھے کہ فلان فلان طالبعلمون کے ساتھ فلان فلان
جلسہ مین گیا اور فلان تھیٹر مین یہ نقل ہوئی تھی اور فلان مین ناچ
اچھا تھا - جب مہتمم صاحب کے صاحبزادے کی یہ حالت ہے
تو ناظرین اندازہ کر سکتے ہین - کہ آزادی کا کسقدر حصہ طالبعلمونکو
ملا ہوا ہے - اور اسپر فاضل بہاری فرماتے ہین کہ بلا اجازت
مہتمم صاحب کوئی باہر احاطہ قدم نہین رکھتا - ذرا فاضل صاحب
گریبان مین منھ ڈالکر خود آپ دیکھین - کہ آپ کونسے پابند ہین -
جو دوسرون کو نصیحت کے لیے تیار ہو جاتے ہین - مجھے تو
آپ جو چاہین کہین اسلیے کہ مین نے تو کام ہی ایسا کیا ہے -
اگر مین کچا چٹھا ندوہ کا نہ لکھتا - نہ میری گردن پر آپ اپنی تحریر
سے احسانات کرتے -
نماز کے بارے مین آپ جو تحریر فرماتے ہین کہ پنج وقتہ نماز
پابندی کے ساتھ ہوتی ہے - مین آپکے اس بات کو تسلیم کرتا
ہون مگر سوائے اسکے اور کونسا کام مہتمم صاحب کرتے ہین
جب مہتمم کا لفظ اونکے لیے مقرر کیا گیا - اور مہتمم بھی بنا دیے گئے
تو اونکو لازم یہ تھا کہ مہتممی کے فرائض بجا لاتے - مگر وہ تو اس سے دور
بھاگ رہے ہین - پاس تک نہین پھٹکتے - فاضل صاحب
آپ ہی کونسے نماز کے پابند ہین اور دن پر اعتراض کے لیے
بہت جلد مستعد ہو جاتے ہین - مگر آپنے اصلاح خود آپ
نہین کرتے بڑی شرم کی بات ہو -
کیا آپ انصاف سے کہہ سکتے ہین کہ آپ نماز سے غیر حاضر نہین
ہوتے اور آپکا (پیالہ گوشت) بلا ناغہ نہین بند ہوتا تھا -
کبھی نماز فجر غائب ہو کبھی نماز ظہر - غرضکہ گنڈے دار نماز
آپکے حصہ مین آئی ہے - منھ زوری تو اور چیز ہے - دلمین
اپنے آپ شرمائے تو ضرور ہونگے - مگر کیا بالکل بے سود -
وضع کے بارے مین آپ کیا تحریر فرماتے ہین جسوقت مہتمم صاحب نے
وعظ فرمایا تھا - کیا طلبا بارہ بنکی اونکی نصیحت پر عمل نہین کرتے
تھے یا اب نہین کرتے - نا منصفی اور چیز ہو - مگر اہلیان بہار - اور
اعظمگڈھ کی تو یہ حالت ہو کہ جو نصیحت مہتمم صاحب جنکو وہ
اپنا رکن اعظم سمجھتے ہین - کچھ بھی نہ اثر ہوا بلکہ اونکے کانون پر جون
تک نہ رینگی - مکرم دوست مولوی جو اوطی صاحب کے بار بار کہنے سے
مہتمم صاحب نے وعظ فرمایا تھا - مگر بہاری کب کسی کے سننے والے تھے
خلط بنگال کٹ ہجتی اور ایک بات پر اڑ جانے کے لیے مشہور
ہی تھے خواہ وہ صحیح ہو یا غلط مگر اعظمگڈھیون نے بھی خوب
اونکا ساتھ دیا اور بھی اپنی پائجامہ کے مہری سے چپیس بالشت
آگے گذر کر مات کرنے لگی -
شریعت مین بھی نقص نکل رہے ہین - بحث کے بلند بالا گرم
کر دیتی ہین خداوند عالم ان طبقون پر رحم کرے اور ہدایت کر کے
راہ راست پر لاوے - آمین - امتحانات کے بارہ مین فاضل بہاری
تحریر فرماتے ہین کہ تعلیمی حالت درست کرنے کے لیے سہ ماہی
ششماہی امتحان ہوتے رہتے ہین -
اور مدرسہ مہتمم صاحب کے ذریعہ سے اسکا اہتمام ہونا کام منصبی سمجھا جاتا

دی گریٹ گراس ورلڈ سرچ

ساون کے اندھے اور نئی تحقیق

حضر تنا او دھر یج

آجکل برسات کا بھی عجب عالم بہار ہے۔ جدھر دیکھیے جل تھل بھر رہے ہین سبزہ ہی سبزہ نظر آتی ہے۔ حضرات انسان بھی باقتضائے جبلی طبیعت ساون کے اندھون کو برسات دیکھکر بعض وقت گھاس کیطرف مائل ہی ہوجاتے ہین۔ زمانہ بھی کچھ ایسا ہی آلگا ہے۔ بعید نہین کہ اگر یہی ایام چند سے اور گردش مین رہے تو دو دو وقت مہذب دستر خوانون اور روز اسنگ ٹیبلون پر جہان اور سبزی دیکھی جاتی ہے یہ بھی پلیٹون مین نظر آنے لگے وجہ کیا کہ قدیم اشیائے خوردنی بہت گران ہو رہی ہین۔ روز ہزارہا واقعات خودکشی بوجہ تنگدستی کے ہوتے رہتے ہین۔ حکماے یورپ و امریکہ نے اسپر کافی غور کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اگر دنیا کی آبادی ایسی ہی سرپٹ بڑھتی رہی تو انسان کی کاشت شدہ اشیا انکی اشتہا کی آسودگی کے لیے کفتی نہ ہونگی۔ ضرورت

امر کی متقضی ہے کہ یا تو نئی اشیا انسانی مہنت سے بہم پہونچائی یا کچھ قدرتی اشیا تلاش کیجائین۔ کثرت رائے سے اسپر فیصلہ ہوا کہ قدرتی اشیا جو بکثرت قدرت کیطرف سے ہر ملک مین ہوتی ہون انکا تجربہ کیا جاے کہ آیا وہ انسان کی غذا کا کام دیسکتی ہین۔ یا نہین چنانچہ چنانچہ انواع و اقسام کے نباتات دنیا کے ہر ملک سے بمقام "یونگا ڈانگو" (واقع ریاست متحدہ امریکہ) بہم پہونچائی گئین اور ایک معینہ مدت تک مختلف انسانون پر تجربہ کیا جاتا رہا جسمین گھاس کو سب پر فضیلت دیگئی۔

مقام "فرٹائل گراونڈ" مین انھین امور پر غور و فکر کرنے کے لیے ایک عظیم الشان کانفرنس بنام نہاد "دی گریٹ گراس ورلڈ کانفرنس" قایم ہے اور اوسکا سالانہ اجلاس دنیا کے مشہور مقامات مین ہوتا ہے۔ سال گذشتہ کے اجلاس مین مشہور روزنامہ اخبار "ہونولولو گازٹ" جو "یونگی ڈانسو" سے شایع ہوتا ہے ایک ایک خاص رپورٹر اس جلسہ مین شریک ہوا تھا۔ رزولیوشن پر جو تقریرین ہوئی تھین انکا اقتباس ذیل مین شایع کرتا ہے۔

"گھاس کھانے سے انسان کے جسم مین آکسیجن (وہ ضروری ہوا کا جز ہو جسکی بدولت کل جانداروں کی زندگی قایم ہے) بمقدار کثیر سرایت کرتا ہے اور اسکی زندگی کی طوالت مین معین ہوتا ہے۔ آنکھون کی بصارت

مین کبھی کمی نہین ہوتی۔ انسان کا رنگ بھی مائل بہ سبزی ہوجاتا ہے۔ لاغری کی شکایت نہین باقی رہتی۔ انسان ہروقت بشاش۔ توانا اور تندرست نظر آتا ہے۔ دماغ اسقدر آراستہ اور دل اسقدر روشن ہوجاتا ہے کہ ہروقت الہام ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ ہندوستان مین جو ایک مرزا قادیانی کہلاتے ہین محض اس گھاس کی بدولت مسیح موعود اور کرشن جی کے اوتار بھی ہین۔ کیونکہ انھون نے برسون جنگل مین تنہائی مین بسر کی اور محض گھاس پات پر گزارہ رہا جسکی بدولت انکو الہام ہونا شروع ہو اور جب وہ ترقی کرتے کرتے مسیح کے درجہ پر پہونچگئے تو آبادی مین چلے گئے اور بنی نوع انسان کو عام دعوت دیدی۔ گھاس کی مزاولت برابر جاری ہے اور ہمیشہ خلوت مین دیکھ بھال کے نوشجان فرماتے ہین ہندوستان کے ضعیف الاعتقاد نیم وحشی انکی کرامت کو ریاضت و عبادت پر محمول کرتے ہین۔ انھین کے تتبع مین نیویارک کے ایک باشندہ مسمی میکلین نے بھی جنگل مین رہنا اختیار کیا (یہ شخص ہندوستان کے کل مقامات کی سیر کر آیا تھا) اور کامل اٹھارہ برس گھاس پات پر گزار دیئے تھے مگر نہ معلوم کہ اُس سے اصول غذا مین کیا غلطی ہوئی کہ جسوقت جنگل کو ترک کرکے وہ نیویارک مین آیا آیا تو صرف ایک ہی دعوی اپنے مسیح ہونیکا پیش کر سکا۔ اسکو ہروقت ملائکہ نظر آتے تھے۔ اور وہ کہتا تھا کہ مین جو کچھ کرتا ہون ملائکہ کی صلاح سے اور جو کچھ بولتا ہون خدا کی زبان سے۔ مگر مثل ہندوستانی مسیح کے وہ زیادہ دعوی نہین کر سکا البتہ ایک بات مین وہ مرزا قادیانی سے ضرور بڑھا ہوا ہے۔ وہ یہ کہ اسکو فرشتے نظر آتے ہین اور وہ انسے ہروقت کلام کرتا رہتا ہے۔ اور مرزا صاحب کو یہ بات نصیب نہین۔ امریکہ کے دوسرے مشہور نبی مسٹر ڈوئی کو بھی اسی گھاس کی بدولت نبوت کا مرتبہ نصیب ہوا تھا جسنے صرف آٹھ برس کل گھاس پر بسر کیے تھے۔ ایجاد و اختراع کا مادہ اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ ایجادین پیٹنٹ کراتے کراتے ناک مین دم آجاتا ہے۔ ارسطو۔ افلاطون اور بقراط سے بھی فلسفہ مین کوسون بلند اڑنے لگتا ہے۔ ... کی ذہانت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ مراقبہ اور آنکھین بند کرنے کی ضرورت نہین ہوتی۔ ... اور بائین اُدھر۔ ایک آن مین دونون ... حافظہ اسدرجہ بڑھجاتی ہے کہ ایکبار ... تک کے لیے محفوظ۔ اگر ... وکٹوریہ پارک لکھنؤ ... پارک لندن۔ ... پارک واشنگٹن ... پیرس ...

سے ملا یعنے وغیرہ کے دو وقتہ باقاعدہ ملے تو انسان گھوڑا تو گھوڑا امیاں ٹرین سے بھی دوڑ مین سبقت لیجا سکتا ہے۔ چنانچہ سنہ ۱۹۲۳ع اپریل مین جو ایک ریس (دوڑ) بمقام کیوچنکلو انجن ۔ انسان اور گھوڑے مین ہوئی تھی ۔ اسمین دوسرا نمبر انسان کا تھا جسکو برابر باقاعدہ سائنٹیفک طریقے سے تین برس اور کچھ مہینہ دودھ گھاس کھلائی تھی ۔ اس سے نتیجہ نکالا گیا کہ اگر دودھ کین ہی سے گھاس بطور غذا استعمال کرائی جائے تو انسان ریلوے انجن کا بکامیابی مقابلہ کرسکتا ہے ۔ گھاس کا اہم ترین فائدہ یہ ہو کہ انسان دونون جہان سے آزاد ہوجاتا ہو اور اسکی یہ طبیعت ہوجاتی ہے کہ وہ کل پابندیون سے کنارہ کش ہوجاتا ہے اور دوسرون کو بھی ویسا ہی آزاد دیکھنا چاہتا ہے جو موجودہ تمدن کا سب سے بڑا مقصد ہے یعنے آزادی ۔ گھاس کے فوائد عجیبہ مین سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان اسکی بدولت عورتون کے حقوق کا بڑا محافظ اور اپنے ساتھ مساوات کا درجہ قایم کرنا چاہتا ہے ۔ اور انکو بھی ہر امر مین اتنا ہی آزاد دیکھنا چاہتا ہے جتنا خود ہے یعنی جس سے کل دقتین نکاح و طلاق اور آئے دن کے بکھیڑون کی یکقلم کاوخورد ہو جاتی ہین جس سے جسکی جسوقت ضرورت نکلجا ... ہے اور

باقی ۔ ماہرین اسلامیات سنتے ہین کہ ہندوستان مین بھی مسلمان انگریزی تعلیم یافتون مین سے چند نے کچھ مہینے گھاس کھا کر چھوڑ دی تھی ۔ وہ ایک گونہ زیادہ کھا گئے تھے تو ہی پاگل ہوگئے اور پھر کے دماغ مین تعلیم کے بہانے آزادی نسوان کا کیڑا دماغ مین پیدا ہوگیا ہے جو سال مین ایک مرتبہ بڑے دن مین رینگتا ہے اور اس سے کل مسلمانان ہند کو تکلیف پہونچتی ہے ۔ حقیقت یہ ہو کہ گھاس ہر رنگ مین اپنا رنگ دکھاتی ہے ۔ یہ گھاس کا قصور نہین ہے بلکہ طریقہ استعمال کا ۔ آدمی جو چیز بلا قاعدہ ضرورت سے زیادہ کھا جائیگا بجائے نفع کے اولٹا نقصان ہوگا اگر گھاس کا استعمال غذا کی جگہہ ہوتا اور دیگر اشیاء کی جو لوگ اطلو غذا استعمال کرتے ہین بدپرہیزی نہ جاتی تو ضرور گھاس کے اصلی دیرپا فوائد ان ہندوستانی مسلمانون پر بھی ظاہر ہوتے ۔ تاہم یہ فائدہ بھی کچھ نہین کہ انکے دماغون مین آسمانی نور کی جگہہ یورپین تمدن کی کرنون کا عکس پڑنے لگا ہو ۔

ہندوستان کے مسلمانون کو مناسب ہو کہ اپنے کالج مین ضرور کم از کم بورڈرس کو گھاس دین ۔ علاوہ سب باتون کے فی الحال ڈائننگ ہال سے اتنی رقم بچیگی کہ دو ہی تین سال کی بچت سے نقش کھانے کی بجائے وہ کئی یونی ورسٹیان قایم کرسکینگے اور انکی مفلس

ت پاجائیگی کیونکہ غذا بجوزہ بلا روپیہ پیسے لے صرف کے ہر جگہ با فراط میسر آسکتی ہے ۔

اسی کانفرنس مین ایک حکیم نے یہ عذر پیش کیا کہ اگر انسان نے اپنا ہاتھ گھاس پر بھی بڑھایا تو بیچارے چوپائے کس چیز پر قناعت کرینگے اور دوسرے یہ کہ انکے لیے کیا بندوبست کیا گیا ہو ۔

ایک دوسرے اہل الرائے نے بڑے مباحثہ کے بعد ان اعتراضات کا یون جواب دیا کہ آجکل سائنس ترقی کررہا ہے اور اب وہ تاریک زمانہ نہین رہا کہ ہمین ان ہی کی مدد پر بھروسا کرنا پڑے ۔ موجودہ دور مین کل کام جو کبھی ان چوپایون کے سپرد تھا اب کلون اور مشینون سے لیا جاتا ہے ۔ سڑک کی سواریون مین موٹر کار ۔ ٹریم وے اور بائیسکل وغیرہ بار برداری اور دور دراز سفر کو ریل وغیرہ ۔ اسکے علاوہ صدہا قسم کی ہلکی ۔ دستی کلین اور کمانیون دار گاڑیان مین جنکو انسان ہاتھ کے ذرا سے اشارے سے کوسون اونچی نیچی ناہموار پتھریلی اور ریتیلی زمینون پر بلا تکلف اسباب لادے لیے پھر سکتا ہو ۔ اب ہم ان جانورون سے مطلق کام نہین لیتے ۔ ہل چکی بار برداری اور سواری وغیرہ کا کل کام ہماری دخانی اور برقی مشینین اور کلین کرتی ہین ۔ لہذا بہتر ہوگا کہ انسان ان کل جانورون کو سوا گاے بھیڑ اور بکری کے بطور غذا استعمال کرے ۔ یہ ایک مدت مدید تک انسان کو کفایت کرینگے اور گھاس کا ذخیرہ جو انکے پیٹ مین چلا جاتا وہ بھی اونسے بچ جائیگا اور ایک زمانہ مین انسان کے کام آئیگا ۔ اس تقریر کے بعد ایک دوسرے جالینوس دوران اٹھے اور فرمانے لگے کہ ہم گاے اور بکری کی نسل ہی کی بقا کے لیے ضرور ہے کہ ہم انکے نرون کو بھی محفوظ رکھین اور گو اسطرح گھاس کی ایک مقدار کا نقصان تو ضرور ہوگا مگر دودھ تو ہمین آیا کریگا ورنہ اس سے بھی ہاتھ دھونا پڑیگا ۔ اس تقریر پہ ایک تیسرے صاحب نے یہ اعتراض پیش کیا کہ ہمین مطلق دودھ کی ضرورت نہین ۔ مصنوعی دودھ جو ابھی حال ہی مین جرمنی مین طیار کیا گیا ہے طاقت و قوت مین کسی طرح اصلی سے کم نہین اور لذت و ذائقہ مین کہین بہتر ۔ لہذا اسی کے لیے حکم عام ہونا چاہیے اور بنی نوع انسان کے ہی گھاس کے نقصان کو نہین برداشت کرنا چاہیے ۔

قریب تھا کہ سب اسی سے متفق ہوجائین کہ مین موقع پر چند جنٹلمینون نے سوال کیا کہ اگر اسی طرح ان سبکا

لیکن اس مین بہت سے قبایح بھی ہین ہر بہت بڑا کدو سا گردن بھی ایسی ہی بھدے او سپر طرہ یہ کہ بھدی سی - پیشانی آنکھین ناک رخسار کسی مین وہ نزاکتین اور باریکیان نہین جو ہمین وینس ڈی میڈیسی مین متحیر اور محظوظ کرتی ہین چھاتیان اصلی نہین ہین -

اسکے بعد وینیس ارلس قابل تذکرہ نہین ہی - اسکی خوبی صرف اسمین ہے کہ ایک ادا اور قامت مین وہ شان و شوکت کسی قدر پائی جاتی ہے جو قدیم تصویر آمرد انہین ہی اور خط و خال مردانہ ہین سر بڑا بھاری گردن خوفناک - ناک گندہ منہ نفرت انگیز ہذا الحاصل نہ تو وینس کے دلربا ادھیڑ نہ لو ور کی . مردانہ عورت اس قابل ہے کہ وینس ڈی میڈیسی کا مقابلہ کرے اگر اصلی حسن والی عورت کا جو واقعات عمر سے محفوظ ہو - تصویر سے مقابلہ کیجاے تو تاثیرات استقرار حمل و وضع حمل و رضاعت بخوبی معلوم ہون -

بیسوان باب

نقایص حسن یعنی قبایح کے بیان مین

نقایص اعضاے تحرک و سکون

۱ - قامت مجموعی کا بہت عریض یا لمبوترا ہونا - کیونکہ اسمین نزاکت نہین اور اسمین مرد کا پن ہے جو عورت ذات کیواسطے نامناسب ہو - کشیدہ قامت عورات اکثر سبک خرام و خوش ...

نہین ہوتین - اور یہ نقص مرد کی بہ نسبت عورت کیواسطے زیادہ کمبختی کی بات ہو - اگر بہت پستہ قد عورت ہو تو بھی ایسی بدنما نہین معلوم ہوتی - اگر کمی ہے تو خوشنمائی پیدا کرتی اور زیادتی ہو تو رعب حسن معدوم کرتی ہے -

۲ - ہڈیونکا باستثناے ورگ بہ نسبت اور اعضا کے زیادہ چھوٹا ہونا کیونکہ عورات مین یہ حصہ نظام دموی سے بالکل ہی کم ماتحت ہونا چاہیئے -

۳ - رباط اور رگ نسے بنے ہوے گراہونکا بالنسبت چھوٹا نہ ہونا کیونکہ یہ حصہ بھی عورت مین نظام حرکت کا نظام دموی سے گھٹا ہوا چاہیئے - ان دونون اخیر عیوب مین سے اگر کوئی بھی ہو جائیگا تو اس سے بھدا پن پیدا ہوگا -

۴ - مردون کی بہ نسبت اعصاب کا و رگ کے گرد بھرا اور دیگر مقامات پر نازک بزم ضعیف گدگدا نہ ہونا - وجوہات متذکرہ تحت سے اور بغرض آسانی حرکت و سکون اسکا ہونا لازمی ہے -

۵ - بالغ عورت مین دھڑ کی مناسبت سے مرد کی بہ نسبت گردن کا گھٹا نہ ہونا کیونکہ عورات مین نظام حرکت کا ماتحت اور نظام دموی کے ماتحت نہ ہونا اور نفس ذہن کا منفعل ہونا بہت کچھ از روے قانون قدرت گردن کے شرایین اور رڑیڑھ کے خوردی فقرات سے علاقہ رکھتا ہی -

(نقائص مفصلہ ذیل من ابتدا ۵ تا نہایت ۵ نظام دموی سے متعلق ہیں کیونکہ گرہ ہونا اندازاً اور عمق جو نظام حرکات کے ہڈیوں سے پیدا ہوتا ہے نظام دموی سے علاقہ رکھتا ہے اور یہ آلات دم انھیں جوفوں میں ہیں)

۶ - اگر جسم کا حصہ بالائی (باستثنائے پستان) فی الجملہ مرد کی بہ نسبت اتنا زیادہ اور حصۂ اسفل کم ابھرا ہو کہ جب عورت سیدھی کھڑی ہو یا چت لیٹے تو فاصلہ مابین پستان بہ نسبت عانہ کے زیادہ ابھرا ہوا ہو کیونکہ اگر دونوں ایک ہی طرح ابھرے ہونگے تو استقرار حمل و وضع حمل میں تکلیف ہوگی -

۷ - شانوں کا بہ نسبت کوکوں کے زیادہ چوڑا ہونا کیونکہ ورک کی تنگ ہونے سے یہ بات عموماً پیدا ہوتی ہے اور یہی وجہ سے عورت قابل حمل اور بچہ جننے کے نہیں ہوتی -

۸ - برعکس اسکے ورک کی بہ نسبت شانوں کا تنگ ہونا کیونکہ اس سے نظام سکون وحرکت کا نقص پایا جاتا ہے -

۹ - شانوں کا گردن کے حصۂ زیرین سے گاودم نہ ہونا کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سینہ کا حصہ بالائی خود بخوبی چوڑا نہیں ہے بلکہ شانوں کی مردانہ وار - وغیرہ ہونے کی وجہ سے گوشے پیدا ہو گئے ہیں -

۱۰ - سینہ کے حصہ بالائی کا مناسب طور سے چھوٹا اور دریدہ نہونا

۲۴ - دھڑ کا انتہائی عرض اخیر پسلیوں سے سترہ حصہ پانچ دقیقہ -

۲۵ - ایک عرض زانو کی ہڈی کے سرے سے دوسرے زانو کی ہڈی کے سرے تک انیس حصہ - ۳ دقیقہ -

۲۶ - زانو کا انتہائی عرض نو حصہ پانچ دقیقہ -

۲۷ - گھٹنے کا انتہائی عرض چھ حصہ -

۲۸ - ساق پا کا انتہائی عرض چھ حصہ ساڑھے تین دقیقہ -

۲۹ - ایک ٹخنہ سے دوسرے تک عرض چار حصہ -

۳۰ - پاؤں کا عرض کم سے کم درجہ تین حصہ ساڑھے تین دقیقہ -

۳۱ - پاؤں کا انتہائی عرض زیادہ سے زیادہ پانچ حصہ ایک دقیقہ -

واضح ہو کہ اس بت کے بازو حال میں بنائے گئے ہیں اور اسی وجہ سے اور بقیہ جسم سے بے جوڑ ہیں -

مقام نیپلس میں زہرہ کی جو تصویر بنی ہے وہ بالکل مختلف قسم کا حسن رکھتی ہے -

ایک ادھیڑ عورت جس کے دیکھنے سے نشانات شہوت وخواہش بخوبی پائے جاتے ہیں اور ایسی ادا ہیں ہے - کہ اوسکا مقابلہ کسی سے نہیں ہو سکتا - چہرہ تو حسین خاصکر ایک رخا چتون متین - دہانے میں اصلیت بہت کچھ ہے اور جنوبی یورپ کے لوگوں کے دہانے سے مشابہت رکھتا ہے لیکن چتون اگرچہ نازک ہے لیکن فی الجملہ متین اور غمگین ہے -

ایک ریاست مین مدار المہامی

یکے رود و دیگرے می آید

ناندیا بیل مسمی بیٹا شمبھوناتھ

بابا آدم علیہ السلام کی اولاد کتنی ہی کرنٹلیون کے اشارہ کر
ریاش خوب سمجھتے ہیں۔ وکیلون کی جرح مقدمہ باز۔ طالبعلم گر
فرسٹ ماسٹر۔ بدنام مدارالمہام کو ابل رامپور۔ مدار یہ حقہ کا دم
افیونی سب تماشائیون کو ڈرر مار خان ہی ایسی طرح
جانتے ہین۔ مگر نہین دنیا بھر کی باتین لاتے ناندیا بیل
مسمی شمبھوناتھ جی بھی خوب سمجھتے ہین۔ آجکل الہ آباد
مین ایک ہندو ناندیا بیل لیے شہر مین چاک پھیریان
لگا رہا ہے یہ شخص اس بیل کو "بیٹا شمبھوناتھ"
کہکر پکارتا ہے۔ بہت آمدنی ہے۔ اول تو الہ آباد
مین گائے بیل کی ویسے بھی قدر ہے مگر اسکی نرالی
حرکتون سے ہنود کے لیے گویا اوتار نازل ہو گیا۔
صاحبان یورپ کی ایجادین تو ایسی کہ جنکو آئے دن سن سنکر
عقل چکرایا کرتی ہے مگر خدا جانے اس بیل والے
نے بیٹا شمبھوناتھ کو کونسی ٹریننگ کالج مین تعلیم دلائی ہے
کہ اسکی عجیب حرکتون سے سخت حیرت ہوتی ہے
اس بیل کے ساتھ تماشائیون کا ہجوم رہتا ہے۔ جب
کوئی دوکاندار یا کوئی شخص کو پیسے اس بیل کو
بلاتا ہے تو بیل والا بیل سے کہتا ہے کہ بیٹا شمبھوناتھ دیکھو
تمکو کون بلاتا ہے۔ تو بیل خودبخود اسکے پاس جاکر
کھڑا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ۱۲۔ اگست سنہ ۱۹۰۶ء کو ایک
جگہ کھڑے ہوکر بہت سے ہجوم مین اس بیل والے نے
بیل سے کہا بیٹا شمبھوناتھ اس مجمع مین دیکھو حجام کون
ہے۔ بیل خودبخود ایک حجام کے پاس جاکر کھڑا ہو گیا
پھر کہا اس مجمع مین پنڈت جی کون ہین۔ پھر۔ دیکھو سرمہ
کسکی آنکھون مین لگا ہوا ہے۔ زیادہ سرمہ کس شخص کی
آنکھون مین لگا ہوا ہے۔ سونے کے تعویذ کسکے
گلے مین پڑے ہوے ہین۔ بنیائن کون پہنے ہوے
ہے۔ عینک کس کے پاس ہے۔ ہمارا پیسہ کس نے
اٹھایا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ غرضکہ یکے بعد دیگرے
ایک سوال بیل والا کرتا گیا۔ اور ہر ایک سوال کے بعد
وہ بیل انھین خاص آدمیون کے پاس جاکر اسکے جسم سے
منھ لگا کر کھڑا ہوتا گیا۔ ان حرکتون سے سخت تعجب ہوا
کہ کیا بھید ہے۔ پرانے ضعیف الاعتقادون کو معلوم
ہوتا ہے کہ کچھ جادو کا اثر ہے۔ کیونکہ ایک شخص نے
جو کہ کسیقدر اس کام سے واقف تھا کچھ بڑھکر اس بیل
والے سے کہا کہ اگر بیل کو تم میرے پاس بھیجدو
تو چار آنے تمکو دون چنانچہ بیل والے نے کہا بیٹا شمبھوناتھ
فلان شخص کے پاس جاؤ تو بیٹا شمبھوناتھ دروازے کے
پاس گھوم گھام کر کھڑے ہو جاتے تھے اس شخص کے
پاس نہین جاتے تھے واللہ اعلم کیا معاملہ تھا۔
اس موقع پر ہمکو ایک حکایت یاد آئی کہ اسی طرح ایک
شخص ناندیا بیل لیکر کسی شہر کی سرائے مین مقیم ہوا
دن بھر وہ بیل لیکر شہر مین گھوما کئے سیدھے کرتا
تھا اور رات کو سرائے کی کوٹھری مین بیل باندھتا اور
اور خود بھی اسی کوٹھری مین رہتا اور کوٹھری کا دروازہ
بند کر لیتا تھا۔ بھٹیارون کا قاعدہ ہے کہ صبح صبح سرا
کے مویشیون کا گوبر اور لید کنڈے تھاپنے کے واسطے
جمع کر لیتی ہین چنانچہ اس بیل والے کی قیامگاہ سے
ایکدن بھی گوبر نہ ملتا تھا کئی دن کے بعد بھٹیارون نے
آپسمین گفتگو کی کہ اس مسافر کے بیل کا آجتک گوبر
ہمکو نہ ملا خدا جانے کس قسم کا بیل ہے کہ گوبر نہین
کرتا اور یہ بیل والا تو تنہا ہے مگر تڑکے صبح کے وقت
کوٹھری مین دو آدمیون کی آپسمین باتین کرنے کی
آواز آیا کرتی ہے خدا جانے کیا اسرار ہے۔
غرضکہ شدہ شدہ پولس کو خبر لگ گئی ۔ جھپا دھر
لیے گئے۔ تحقیقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ وہ بیل نہ تھا
بلکہ ایک خوبصورت لڑکا تھا۔ اسپر یہ شخص عاشق تھا
جال سے لڑکے کو بیل بنا رکھا تھا شبکو اسے بشکل
انسان بنا لیتا تھا۔ اور دن مین بیل بناکر شہر مین
گھومایا کرتا تھا۔ اس شخص کے پاس ایک جادو کی
سوئی تھی جب وہ سوئی اسکے جسم مین لگا دیتا تھا
تو وہ بیل بن جاتا تھا اور جب وہ سوئی اسکے جسم سے
نکال لیتا تھا تو وہ انسان بنجاتا تھا۔ چنانچہ یہ شخص جو
شمبھوناتھ بیل کو آجکل الہ آباد مین لیے پھر رہا ہے
کہین اسکی تو وہی کیفیت نہین ہے ۔

کیونکہ بیٹا شمبھوناتھ کے حرکات تعجب خیز ہین
بیٹا شمبھوناتھ کے ساتھ اسکے مالک کے بھی ناتھ لگنی
چاہیے۔ اور تب اسکی تحقیقات کرکے آگے ناتھ
نہ کھینچا والی آزادی کی کیفیت معلوم کرنی چاہیے۔
اسکی دم مین رسا یہ کہان سے علم اعلیٰ پیدا ہو گیا۔ اگر
اسکی گستاخی اور اسامی کا زوری بڑھی ہوئی ہو تو ہمارے
خیال مین بیٹا شمبھوناتھ گورنمنٹ کے کھونٹے سے بندھے
رہین تو مناسب ہو۔ اسکے ذریعہ سے بدمعاشون
ڈاکوؤن اور چورون کی تحقیقات نہایت آسانی سے
ہو سکتی ہے۔ اس سے بہتر تفتیش کا آلہ اور کوئی
نہین ہو سکتا۔ اسکی وجہ سے دودھ کا دودھ اور پانی کا
پانی ہو جایا کریگا۔ اور بہت سے بچھیا کے باوا بیل ایسے
بھی ہین جو ناشناب پیشینگوئیان کرکے خلق اللہ کے
ہوش و حواس گدھے کے سینگون کیطرح غائب غلہ
کرلیتے ہیں ... تو ... مہاسی ہونگی ... وہ عجیب
شمبھوناتھ تمہارا الہامی دم گنڈا تو قادیانی صاحب سے
بھی بڑھ گیا ۔

راقم

(سمنا - ۱ -)

دنیا کی نمایش مین جو لائے گئے مچھر
دوزخ کے شرارون سے بنائے گئے مچھر

ظرافت مجسم - بےفکرون کے باوا آدم - حضرت پنچ
زاد اللہ تمسخرہ -
بنڈلون سلام - سیپیون تسلیم - پٹیون کورنش گٹھون مجرا -
ڈبون آداب - محبت کی ستلی سے سلوا کر مروت کی
لاکھ لگا کر۔ اشتیاق ملاقات کے چھکڑون مین لدوا کر
جذبہ دل کے ہمراہ روانہ کرتا ہون قبول فرمائیے۔
آپ بڑے خوش نصیب ہین کہ برٹش حکومت کے سایہ
عاطفت مین پاؤن پھیلا کر چین سے سوتے ہین۔
ہمارے شہر مین تو مچھرون کی عملداری ہے جو کمبخت
شب و روز رعایا پر مصیبتین ڈھاتے ہین۔ ایسی شاہی
نہین کہ مچھرون کے سلطنت مین نہ انکم ٹکس ہو نہ محصول
نمک نہ چنگی وغیرہ لیکن اس خونخوار حکومت نے مقرر
کر دیا ہے کہ عورت مرد بچہ جوان بوڑھا بچہ ہیجڑا
مخنث خنثیٰ کوئی بھی ہو رات دن مین پلی بھر
خون ضرور بطور خراج بلا ناغہ دیا کرے اب فرمائیے
کہ سلسلہ وار قحط پڑنے کے سبب غلہ کی یہ گرانی ہو جائے
کی قلت - گھی - دودھ - مرغی - انڈا - ہر ایک کو
کب میسر ہو سکتا ہے۔ یہی چیزین ہین کہ جنسے جسم مین
خون پیدا ہوتا ہے شب و روز مین پلی بھر خون چوس
لیا جاتا ہے حالانکہ اتنی پیداوار ہفتہ بھر مین ممکن
نہین اگر ان مچھرون کی یہی تعدی رہے تو وہ نازنین
پری پیکر گل اندام معشوق جنکے ابھرے ہوے جوبن
اور گدرائے ہوے جسمون مین تولید خون کے سبب
ایک خوشنما سرخی دلربایانہ جھلک دکھا رہی ہے
ہلدی کی گرہ بنکر رہ جاینگے۔ عشاق کا تو
حال ہی نہ پوچھیے یہ تو روز اول سے بقول ہمارے
ایشیائی شاعرون کے بیجان پیدا ہوے ہین
اول ہی سے ایسے لاغر ہین کہ ملک الموت کئی مرتبہ
روح قبض کرنے کو آئے مگر بستر پر سوا بستار کے
کچھ نظر نہ آیا - ہمری کا ہشون نے بچارون کو ایسا

مختصر کردیا کہ چین کی جا لگیا غرارہ ـ
چھونٹی کا انڈا اونکے یہان کا آسمان بنگیا ۔ بدن مین
خون ہی نہین پھر لاتے کیا لینگے ؟
خون سی چیز مین نہ تھا خون کا دعویٰ کیسا
ہان ہم ایسے لوگون کے لیے مشکل ہے کہ قانون قدرت
کے اثر سے زندگی بسر کر رہے ہین اور انسانیت سے
خارج نہین ہوے ۔ اسلیے مچھر ونکا دانت ہمیر
بہت تیز ہے جب کچھ بس نہ چلا تو مجبور ہوکر یہہ
مچھر نامہ نظم کر ڈالا جو آپکی نذر ہے ۔

مچھرون کا رونا

ہین نہایت ہی جفا کار و ستمگر مچھر
چین لینے نہین دیتے ہمین شب بھر مچھر
بھوک لگتی ہی نہین پیٹ بھرا رہتا ہے
سانس کے ساتھ نکل جاتے ہین اکثر مچھر
حشر مین نام جو پوچھین گے مرے قاتل کا
رو نگٹے جسم کے چلا ئین گے مچھر مچھر
تیرے دیوانون کو اب فصد کی حاجت کیا ہے
رات بھر بھونکتے ہین جسم مین نشتر مچھر
کس لیے عمر دو روزہ یہ ہے اتنا غافل
یہی کہتے ہین مرے کان مین آکر مچھر
رات بھر نیند نہین آتی ہمین اے سید
سونے دیتے ہی نہین چین سے دم بھر مچھر

راقم
س ـ م ـ ا
از بمبئی

بولے جاؤ

بس! خبردار!! آپ ہین کون؟ آج پھر دق کرنے کو
لیے آموجود ہوے اور مین اوس روز سمجھا چکا ہون
کہ یہ بے موقع دل لگی مجھے نہین بھاتی ۔ گو زمانے سے مجبور ہون
مگر بھائی صاحب کمینہ مین بھی نہین ہون آپ کیا سمجھکر
آوازے کستے ہین؟ ۔ بے وقت کی ہنسی اچھی نہین
(بولے جاؤ)
خاموش رہو جی! تمھارا سر بولے جاؤ ۔ آپ سنئے صاحب
ہان تو مین اوس روز اس فکر مین تھا کہ کہین سے
دو چار روپیہ قرض یا جسطرح ہو ۔ ملین تو لیکر ٹی نر
کا جوڑہ دون اور شرم رہجائے جوتہ بالکل ٹوٹ
گیا تھا ۔ بارہ آنے والا آسن سول ـ یہی سفید ـ
فلز کا جوتہ لینا تھا ۔ سوٹ کی تو خیر ۔ ایسی بات ہو کہ برش
وغیرہ پھیرنے سے کچھ نہ کچھ صاف ہو ہی جاتا ہے ۔
(بولے جاؤ)
اسی دُھن مین گھر پہونچا ۔ دروازے پر کلب کا چپراسی
بغل مین کتاب دبائے موجود تھا ۔ دیکھتے ہی بھوکے
بنگالی کیطرح لپکا ۔
"ابی بابوجی آپکا نمبر چندہ وصول کرنے مین رہگیا ہے"
قریب تھا کہ رگ مفاجات ہو جائے مگر نہین! مینے ذرا
سنبھلکر اوسے ڈانٹا "اس وقت مجھے ایک منٹ کی فرصت
نہین ہے صبح سے تم کہان تھے؟" (بلا کسی جواب سنے
ہوے اندر چلا گیا) ۔
(بولے جاؤ)
خوش قسمتی دیکھیے بی گھربسی کے پاس پہونچا اونکا پہلا
سوال یہ تھا کہ "ہماری سونے کی بالی ٹوٹ گئی ہے ۔
اسے بنوا دو" قسم ہے کانون تک بات پہین پہونچی ۔ مین
اور مینے بات ٹال کے دھیمی آواز سے کہا ۔ "اونھ تمھاری
خوشی بھی کرنی ہے" اور بالی کو میکہ جیب گرو رکھنا یا گھر بھی
سے کہدیا کل لے گی ۔ اور جناب! ادھ لیکر مین پہونچا
کلب مین ۔
(بولے جاؤ)
(مین آپکے کلام نہین کرتا!!) خیر صاحب چندہ دیا شام کو
ڈنر تھا ۔ مزے سے کھانا چنا گیا ۔ ڈبل روٹی ۔ بسکٹ کے
علاوہ اور مین کسی چیز کا نام نہین جانتا ہان وہ ڈبے
کی بند سڑی مچھلی ۔ اور انگریزی مٹن ۔ تسمیہ کہتا ہون
کہ بدبو سے استفراغ ہوتے ہوتے رہگیا ۔ مگر
یار لوگون نے مہذب جنٹلمین کہلانے کے شوق مین
اوسکی تعریف کے پل باندھ دیئے ۔
(بولے جاؤ)
اور مین نے بھی بھائی صاحب ۔ ہان مین ہان ملائی ۔
ناحق کہکر انکو کیون ہنسا اور لوگون کے دکھانے کی غرض سے
تین چار مرتبہ بسکٹ کے ٹکڑون پر مکھن لگایا ۔ کھایا تو
نہین مگر دوسرون کی آنکھ بچاکر کوٹ کی جیب مین ڈال لیا ۔
ایک صاحب نے خلاف تہذیب پوچھا بھی کہ کیا کرتے ہو؟
مینے کہدیا کہ جی کچھ نہین جیب سے رومال نکالتا ہون ۔
(بولے جاؤ)
(پھر آپنے دخل دیا؟) تو جناب اب اخراجات فیشن
پورا کرنے کے لیے مینے دیکھیے کیا ترکیب نکالی ہے ۔
اسٹیشن ماسٹر ہمارے محلے کے ہین ۔ مجھے جانتے
ہین ۔ جب کوئی ٹرین آتی ہے مین پہنچ جاتا ہون اور
جس کھڑکی مین ٹکٹ ملتے ہین ۔ وہان باہر کھڑا ہو جاتا
ہون ۔
(بولے جاؤ)
ایسے موقع پر بھیڑ تو ہوتی ہی ہے اور ہر شخص چاہتا ہے
کہ ٹکٹ مجھے جلد ملے ۔ تو جگہ تلاش کرکے اطمینان سے
بیٹھون ۔ ایسے موقع پر اکثر پرانے فیشن کا کوئی
ہندوستانی نظر پڑجاتا ہے ۔ مین فوراً اوسکو
ڈپٹتا ہون ۔ کہان جائیگا تم؟ جلدی کرو گاڑی جاتا ہے ۔
کوٹ پتلون کیوجہ سے وہ سمجھتا ہے کہ ریل کا بابو ہے ۔
خوشامد کرتا ہے ۔ بابو ٹکٹ لوا دیجیے ۔ مین دام
لے لیتا ہون ۔ اور اگر وہ بریلی سے مثلاً لکھنؤ کو
جا رہا ہے تو ہر دوئی یا بالامؤ تک کا ٹکٹ لا دیا اور
باقی پیسے یارون نے ہضم ہو گئے ۔
(بولے جاؤ)
ایسے موقع پر وہ ٹکٹ کسی کو دکھاتا بھی نہین اور
ریل چھوٹ جانے کے خوف سے جھٹ کسی ایک
درجے مین گھس جاتا ہے ۔ اکثر تیسرے درجے
مین جاکر مین سوتے ہوے مسافر کے کان پر زور
سے چلاتا ہون ۔ ٹکٹ! ٹکٹ!! واللہ یہ بدحواسی
قابل دید ہوتی ہے ۔ مسافر گھبرا جاتا ہے ۔ اسمین
کچھ ملتا تو نہین ۔ ہان لطف ضرور ہے ۔ آج بھی
مسواک مل آئے (جیب کو بجاکر) یہ دیکھیے لایا ہون
نہ کسی کی تابعداری نہ ملازمت ۔ مفت مین ٹھیل
لیتا ہون ۔
(بولے جاؤ)
کوٹ پتلون کے اندر بلا پائپ کے لطف نہین ہے ۔
اور مجھے زیادہ اسٹیشن پر رہنا پڑتا ہے ۔ دام
تو آتے ہی گئے ہین جاتا ہون ۔ اگر کسی کباڑی
کے یہان نیلام مین سستے دامون ملجائے
تو لاتا ہون ۔ پھر کبھی ملونگا ۔

راقم
جانتا گو مین نہین انگلش تو یون ہی جھوٹ موٹ
مرے حق مین بس یہ گٹ پٹ ہی بڑی اکسیر ہے

بقلم
اے ۔ یم ۔ بریلوی

آزاد ضمیمۂ اودھ پنچ

مطبوعہ ۲۴ - اگست سنہ ۱۹۰۶ع

مُراسلہ

غالبؔ بُرا نہ مان جو واعظ بُرا کہے
ایسا بھی کوئی ہے کہ سب اچھا کہین جسے

تقریبًا ایک مہینہ سے عالی جناب مہتمم صاحب ندوۃ العلماء کے متعلق جو مضامین نیر اعظم مین نکل رہے ہین یہ اُبھرتے کے لوان مختلفہ سے کہ نہین کیا کہنا ہی ایسی تحریر کا جسکے ہر ہر ٹکڑے سے مختلف اقسام کے پھولون کی خوشبو آتی ہے

خط انکا بہت خوب عبارت بہت اچھی
اللہ کرے حسن رقم اور زیادہ

نامہ نگار صاحب کی تعریف لکھنے کو تو مین نے لکھدی لیکن مجھے خوف ہی تو اسکا کہ کہین نامہ نگار صاحب اس تعریف کرنے پر جامہ سے باہر ہو جائین تو اچھا لیجیے اب ذیل کی تحریر پر نظر ڈالیے -

لایق نامہ نگار صاحب آپکو لکھتے وقت اتنا بھی خیال ہوا کہ ہمکو کیا لکھنا چاہیے اور کیا لکھ رہے ہین آپکا مدعا ہی اوسکے برخلاف خود ہی تحریر سے صاف صاف ظاہر ہی کہ لایق نامہ نگار نے کیسی خیالی صورت کی تصویر کھینچی ہے -

اب غور طلب امر ہے تو یہ ہے کہ لایق نامہ نگار صاحب اس قسم کی تحریر لکھنے پر کیون آمادہ ہوے اسکا اصلی سبب یہ ہی کہ آپ بہت ہی تُند مزاج تھے - جسکی وجہ سے فساد برپا ہو جانے کا خیال تھا اور بارہا آپکو اس سے منع بھی کیا گیا مگر آپنے اپنی جبلی عادت نہ چھوڑی اسپر بھی عالیجناب مہتمم صاحب نے بہت ہی ہمدردی کے ساتھ نصیحتین کین کہ شاید اس سے کچھ متاثر ہون مگر آدمیت بھی شرط ہے بقول شخصے کتے کی دم بارہ برس تک ٹیڑھی ہی رہتی ہے اور چونکہ بعض لوگون کی فطرت ہی مین کوٹ کوٹ کر شرارت بھری ہوتی ہے اور کسی کام کی روک تھام سے اور بھی زیادہ بھڑکنے لگتے ہین اسلیے آپکی آتش شرارت اور بھی زیادہ مشتعل ہوئی جسکی وجہ سے دوسرے طلبا اور ملازمین کو زیادہ ایذا پہونچنے کا کھٹکا ہوا اس خیال سے عالیجناب مہتمم صاحب کو نام خارج کر دینے پر مجبور ہی ہوئی اس حالت پر بھی ہمارے خیر خواہ عالیجناب مہتمم صاحب نے بہت ہی ہمدردی کی اور اس طریقہ سے نام نہ خارج کیا جیسا کہ اور اسکولون سے ایسے مفسد لڑکے نکالدیے جاتے ہین - بلکہ ایک مصلحانہ اور شریفانہ طور سے خارج کر دیا - اگر اس خاص ہمدردی پر بھی کوئی شخص اپنے خیر خواہ افسر کو بُرا بھلا لکھے اور بُہتان باندھے تو اس شخص کے متعلق کیا خیال کیا جا سکتا ہی -

کیونکہ ایسے ہی ایسے لوگ تھے جو ہمارے پیشوا رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جانتے تھے کہ یہ حق پر ہین اور حق کہہ رہے ہین مگر اسپر بھی آنحضرت کو بُرا بھلا کہنے سے باز نہ آتے تھے - نعوذ باللہ من ذالک -

دوسرے یہ کہ لایق نامہ نگار صاحب جو اس بات کے شاکی ہین کہ مہتمم ہی صاحب کی بدنظمی اور بداخلاقی کیوجہ سے ہم نام خارج کرا کر چلے آے - (لعنت اللہ علی الکاذبین) اور آپ ہی کیوجہ سے انتظامی امور اور تعلیمی حالت خراب ہو رہی تھی -

ہم بغیر تملق اور چاپلوسی کے کہتے ہین کہ ہم نہ آپکے ہم وطن اور نہ ہم ضلع کہ جسکی وجہ سے کوئی خصوصیت ملحوظ نظر ہو ہمارے خیال مین اکثر انتظامی امور اور تعلیمی حالت آپ ہی کی ذات خاص سے درست ہی (اگر شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی ندوۃ کے داہنے بازو ہین تو آپکے بائین بازو ہونے مین کچھ کلام نہین) اور لڑکون کی حالت اور علمی قابلیت آپ ہی کی وجہ سے بڑھتی جاتی ہے چنانچہ میرا خود ذاتی تجربہ ہے کہ زکامی میڈھکون کو خوشبو بدبو کی کیا تمیز اور جن لڑکون کی فطرت ہی مین کج فہمی داخل ہو تو ایسے لڑکون کو علم آنے سے کیا واسطہ - بیچارہ سعدی (علیہ الرحمۃ) نے ایسے موقع پر کیا خوب کہا ہے - شعر

تربیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد است

اور نہ فلسفہ کی رو سے ایسے لڑکون کو علم آ سکتا اسلیے کہ قابل کو مقبول کے ساتھ جمع ہونا چاہیے -

اب رہی یہ بات کہ لایق نامہ نگار صاحب جو ہم لوگون کو شرمناک افعال مین داخل کرتے ہین تو یہ اظہر من الشمس ہے کہ ہم لوگ اس قابل نہین اور اوپر ہم بیان کر چکے ہین کہ قابل کو مقبول کے ساتھ جمع ہونا چاہیے اور نہ ہم لوگون کیطرف اسکا چرچا ہے نام خدا قابل صاحب کی ابھی کم سنی ہے -

اب تعجب خیز امر ہے کہ اڈیٹر صاحب نیر اعظم اس قسم کے لغو مضامین کیون شایع کرتے ہین (اور لطف یہ ہے کہ آپ جابجا چٹکیان بھی خوب لیتے ہین) کیون اڈیٹر صاحب خود را فضیحت دیگرے را نصیحت - کیا بنارسی باتون کو بھول گئے؟ - زیادہ کریدنے سے عفونت سے دماغ ناظرین پراگندہ ہوگا - اگر کچھ بھی کسی کو غیرت ہوگی اشارہ سمجھکر مہر سکوت زبان پر لگا دے گا -

اگر آیندہ سے اس قسم کے لغو مضامین شایع ہوے تو پھر ہم بھی جب کیا اچھا لکھونے پر کمر باندھ لدینگے تو لنگوٹی سنبھالنا دشوار ہو جائیگا - اسی موقع شہر ہماری نے کیا اچھی بات کہی ہے - شعر

اچھا ہے کہ دل ہی مین رہے راز محبت
بات اپنی پرائی ہوئی جب نکلی دہن سے

اور آپ اپنے کو جو قومی ہمدرد سمجھتے ہین اور قوم پر مردہ کے حال پر اپنی ہمدردی کا اظہار کرتے ہین یہ کل باتین آپکی ریائی ہین - شعر

بڑے عیب باطن بڑے صاف طینت
ریاض آپ کو کچھ ہمین جانتے ہین

اگر آپکو کچھ لکھنے کا حوصلہ ہے تو حق بات لکھیے کہ جسکا قوم پر کچھ بھی اثر پڑے ورنہ بیہودہ تو تو مین مین سے کیا فائدہ اور دوسرے یہ اس قسم کے مصنوعی اور اختراعی مضامین سے کیتک کام لین گے اور الصدق ینجی والکذب یہلک کا اپنے کو مصداق نہ بنائیے اور اس شعر پر عمل درآمد کیجیے - شعر

جسکا انجام مصیبت وہ خوشی بھی ہی بری
جسکا انجام خوشی ہو وہ ملال اچھا ہے

راقم ——

ہنس ہے بات کی برداشت ہم نازک مزاجونکو
طبیعت کے کشیدہ ہونے کو خنجر سمجھتے ہین
تقلم - مدعی فتنے اوٹھاتے ہین اُٹھائین وہ جلیل
قلب پر سکتے جو بیٹھے ہین اوٹھا سکتے ہین

خبرین

۲۷ - اپریل کے معاہدہ تبت کا مضمون شایع ہوا ہے جسکے شرائط بعینہ وہی ہین جنکا بیان یکم مئی کو لارڈ فٹز مارس نے کیا تھا - (اودھ اخبار)

شملہ - یہ رعایت یکم اپریل سنہ ۱۹۰۵ع سے کیگئی تھی کہ پوسٹ کارڈ مین جس جانب مکتوب الیہ کا نام لکھا جاتا ہی اُسطرف بھی خط کے عبارت درج ہو بشرطیکہ پتہ اور ڈاکخانہ کی مہرون اور دوسرے نشانات سرکاری کیلیے جگہ چھوڑ دیجاے - رعایت مذکور پتہ کی جانب نصف کارڈ سے کم حد تک کے لیے نہین ہے اور اسکا نشان ایک آڑے خط کے ذریعہ سے دیدیا گیا ہے - اب تجربہ سے معلوم ہوا کہ جب اس آڑے خط کے ذریعہ سے پوسٹ کارڈ دو حصون مین تقسیم کر دیا جاتا ہے تو اسکے استعمال مین بعض قباحتین پیدا ہوتی ہین - نصف

۱۶ - جبکہ مرد کی بہ نسبت عورت کی رانین زیادہ منفصل ہون کیونکہ عورت کے وزنگ اور اوسکی ضرورتون کے لحاظ سے دونون زانوون کا کسیقدر منفصل ہونا ضرور ہے۔

۱۷ - جبکہ رانین بڑی ہون اور کولے بڑھتے بڑھتے رانون کے حصۂ بالائی تک پہونچ گئے ہون حتی کہ عانہ کے برابر وہ بھی اوبھر ہوے ہون اور گھٹنے قریب نہ ہون کیونکہ ایسی صورت مین رانون کے درمیان ایک بدنما فصل پیدا ہوجاتا جو اوسکے ..... کے واسطے نہایت ناگوار ہے۔

۱۸ - جبکہ بازو و اعضا بالتناسب چھوٹے نہون اور دھڑ سے نیچے اوترتے ہوے بہت کچھ سکڑ کر دم نہون اور ہاتھ اور پاؤن چھوٹے نہ ہون کیونکہ نظام دموی اور دھڑ ہی حسن عورات کی جان ہے۔

۱۹ - جبکہ کمر چھوٹا نہو کیونکہ جسقدر زنخر ابڑا ہوتا ہے اوسیقدر انداز مردانگی پایا جاتا ہے۔

عیوب متعلق نظام دموی

(اس نظام کے عیوب جسقدر اوپر بیان ہوچکے ہین اونکے اعادہ کی اب کوئی حاجت نہین ہے ناظرین ذکی الطبع موقع موقع پر خود ہی خیال فرمالین گے۔)

۱ - نمو کامل ہونے کے قبل عقد ہوجانے کیوجہ سے عورات

ہمیشہ پستہ قامت ضعیف القوی اور زرد رہا کرتی ہین۔

۲ - اگر اعضاے انہضام بڑے تو ہون مگر تیز نہون - یہ بات دیگر قوتون کی زیادہ تیزی اور کم استقلال کا مقابلہ باستثناے تولید مادہ منی و استقرار حمل بالکل ناموافق ہوتے ہیں۔

۳ - جبکہ جذب کرنے والے شرائین تیز نہون اور ایسے چھوٹے ہون کہ رطوبات بہت سی نہ جمع ہوسکے۔

۴ - اگر سیلان والے شریان بطی یا ناقص ہونے کی وجہ جلد کو سرد دھندلا اور بے رنگ رکھین۔

۵ - جبکہ رطوبات جمع کرنے والے شرائین سست ہون - اور گدازگی پیدا کرین جو حسن کے واسطے لازمی ہو اور نہ خصیۃ الرحم پیشاب اور کھیری کے راہ سے خارج ہونے والے رطوبات پیدا کرین جنپر تولد اور تناسل منحصر ہے۔

۶ - جبکہ دھڑ اور گردن کا جوڑ کا ودم نہو اور گردن مین اسقدر گوشت نہو کہ گردن کے پٹھے اور حلقوم بخوبی چھپ سکین۔

۷ - جبکہ جوان عورات مین چھاتیان بغیر بڑی ہونے کہ بیچ بیچ ٹھیک نہ بڑھی ہون اور ہر طرف برابر اوبھرکے ہو کر سرپستان مین نہ ختم ہون یا جب بارہ ہوئے ...... چھاتیان کسی چیز کے سہارے اوس مقام پر جہان بازو رہتا ہے نہون - اس ...... یہ کہ نظام دموی اس بکار آمد عضو مین ناکافی طور سے بہرا نہین

اور وہ خود بڑا تہ چڑا نہ ہو بلکہ بازوؤں کیوجہ سے ایسا دکھائی دیتا ہو کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اعضاے رئیسہ جسقدر سینہ میں ہیں وہ بخوبی پھیلے ہوے نہین ہین -

۱۱ - جبکہ زمانۂ شباب مین دھڑ کا حصۂ بالائی معہ اعصاب متحرک شانہ ایک کوزہ معکوس کیطرح نہ دکھائی دے کہ جسکی چوٹی نیچے کمر ہو کیونکہ اس حالت مین اعضاے دموی کے لیے انتہا بڑھ جانے کو متحرک اعضا کی سبکی جاتی رہتی ہے -

۱۲ - جبکہ کولے کی ہڈیاں اوتنی ہی چوڑی نہون کہ جتنی سینہ کے برابر وسعت پیدا کرنے کے واسطے ضرور ہین کیونکہ جسقدر وہ چوڑی ہونگی اوسیقدر بروقت حمل اور بچہ پیدا ہونے کے اعضاے دموی بڑھ سکتے ہین -

۱۳ - جبکہ پشت مین نالی نہ پڑے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے ورگ اتنا گہرا نہین ہے کہ پشت کی جانب ابھار پیدا کرے اور استقرار اور وضع حمل کی قابلیت کامل نہین رکھتا ہے -

۱۴ - جب کولے بخوبی چوڑے نہون (جیسا شانون کے ضمن مین مذکور ہوا ہے) کیونکہ اس صورت مین ورگ اندرونی جوف استقرار و وضع حمل کے قابل نہوگا -

۱۵ - جبکہ عانہ کا ڈول اور ہنسگری کی محراب بڑی ہو سکی وجہ سے پیڑو کا ابھار سینہ کی بہ نسبت بلند نہو -

۸ - جبکہ کمر دھڑ سے کسیقدر آگے بڑھی ہوئی دکھائی دے خاصکر کولون اور پشت کی جانب (اور زور رگ پھیلے ہونے سے) اور گٹھا ہوا ہو اور کمر کے قریب قریب جسقدر حصے ہین وہ سب بھرے بھرے نہون اور ساتھ ہی اوسکے زیبائی نرمی - لچک بھی جاتی رہی ہو کیونکہ اس امر سے ظاہر ہوتا ہے کہ نظام دموی ضعیف ہو -

۹ - جبکہ دھڑ کی بہ نسبت کمر کی لپیٹ زیادہ ہو کیونکہ اس سے معدہ جگر اور دیگر مندرجہ کی وسعت اور زیادتی پائی جاتی ہے کیونکہ یہ باتین بے احتیاطی اور افراط و تفریط اور اعتدال سے زیادہ کام لینے یا لذت حاصل کرنے سے پیدا ہوجایا کرتی ہین اور دیکھنے مین ناگوار اور بدقوارہ معلوم ہوتی ہین -

۱۰ - جبکہ پیڑو اوسط طور سے کشادہ نہو اور اوسکا حصہ بالائی پیٹ سے بھی اونچا اور ابھرا ہوا ہو اور ناف کے قریب قریب ہو اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ نظام ضعیف ہے اور اعضاے متصلہ کو ساتھ تناسب نہین رکھتا ہے -

۱۱ - جبکہ عانہ جو ناف کے برابر اوبھرا ہوا چاہیے ہنسگری کیطرف ڈھلا ہوا نہو اور دوسری جگہ سے ابھرا ہو - کیونکہ ایسی صورت وقت ہونا چاہیے جب حمل ہو -

۱۲ - جبکہ پیڑو اوتنا ہی گھٹا نہ ہو جتنا اوپر وار کو ابھرا ہوا ہو اور

ڈبلو سی بنرجی کے مرنے پر کانگریس کا ماتم

مردوں کا آسمان کے تلے نام رہگیا

ہی موسیقی افلاک (انہد) مسموع ہو رہی ہون سے لا یعقل سراسیمہ - بے تاب - بے چین - العطش العطش پکارتے - خشک لب - خشک زبان - سینہ بریان ہو رہے ہین - کہ روس کے ایک وحشتستان مغرب جہان جہل اور لاعلمی کے جھاڑ جھنکار - سانگھو پیسنہ ساگون - شاہ بلوط - چیڑ - تاڑ - کھجور - کے جنگل مرتون سر فلک کشیدہ - سچ مچ آسمان سے باتین - کرو ہون سے سرگوشیان کرتے چلے آئے ہین وہان مسٹر اگر اولس مکر کا جوڑا - بنگا لنجوڑے کے نہفت نما ہونے والا ہے کہ وہان باوا آدم اور ماما حوا کیطرح بیاہ کرکے اپنی پودہ کاشتکے - مبادا - لہذا - بشرطیکہ الا - اغیرہ مثل ہابیل - قابیل - شداد و شیث - موسی - سلیمان فرعون - نمرود - نوح - یوسف - عوج بن عنق - رستم ہارون - عیسی - وغیرہ وغیرہ جنگی پودے - نیچے کچھ پہل یون - علاوہ ایسی بوبا ہین کہ تسلاتی ہے تل دھر کو جگہ نہ ہے - سمندر خان ہارون خان کمپنی ہینگ و میوہ فروش مع انگورون کی تھیلون - کجاوون - اور شلیطون کے اپنے اونٹون کی جگہ نہ پائین جہان دیکھیر عالم صاحب اخرونٹون اور اسنجے کے ڈھیلون کیطرح پڑے پھرتے ہون - سارے جہل کی ظلمت کا پارچہ دنیا کالی کیطرح بعینہٖ بقیاکے چربی بتی ہو جاوے اور علم کی برقی روشنی کی تڑپ اور چمک دمک سے چکاچوندہ رہ لگ جانے اور بڑی بات یہ ہے کہ بہادری اور تہور جو گدھے کے سینگ کیطرح وحشت اور خونخواری کے میدان مین نمایان ہے بالکل جڑ پیڑ سے گو کرتے کیطرح غت ربود ہو جانے اور لوٹ مار چوری ڈاکہ زنی قتل کا فن نسیاً منسیا ہو کے بندوق کے فیر - تلوار کے ہاتھ برچھی کی انی کیکو استنجے کے ڈھیلے پا کفر کے فتوے زبانی حجت و تکرار کے حملے زنا زن اور دنادن چلا کرین - چنانچہ ایک دن کالی جمعرات کو چند انفاس جمع کرکے جمع ہوئے اور اوننین سے بڑی کھیانے یون گوہر افشانی فرمائی -

اسپیچ امیر ابہایم وسبلن

اے میرے بھائیو !

یہ تمکو اپنی محدود عقل حیوانی سے معلوم ہونا چاہیے کہ آجکل ایک بات کا دنیا کے اکناف مین نور علم کا دورہ دورہ ہو اور ہمارے ظلمتکدے یا وحشتستان کو اوسنے اسطرح چارون طرف سے محاط کیا ہے جیسے حسن صبیح رخسار کی خال یعنی تل کو - سکو حسن شناس مزہ وار لوگ رلیف کہتے ہین صفاحیت عارض دنیا مین ایسے تکلفات اب کانٹے کے نکلے ہین اور سانپ بل مچ پیدا والی آگ (یعنی نور) اوسکو اسطرح نیست نابود کرتی جاتی ہے جیسے صبح صادق نور کا تڑکا اندھیری رات یا تاریکی کو یا تمام منور اور روشن دریا اور سمندر بحر اسود کی جھیل کو - خیر بہرحال اب روشن ہے کہ یہ سیلاب نور رکنے والا نہین - اسمین ہمارا ظلمتکدہ بھی آجائے گا - لیکن دستور ہے اندھیرے مین ایکایک اچانک نور جگمگاوے اور الو کیطرح چکاچوندہ خیرگی پیدا کرتا ہے اور ٹیالو ٹیان کہلاتا ہے پس مناسب یہ ہو کہ اس عارضہ خیرگی سے محفوظ رہین اور نور سے پہلے سے مانوس ہو رہین یعنی خود آنکھین کٹورا سی کھوئین اور رطاقتور - دوربین ضعیف رکر نظر - چندھے شب کور صاحب نظر - ڈ ٹہیارے - ہو جائین - اس سے ایک فائدہ یہ ہوگا کہ جوش مین بہت کچھ کمی ہو جاویگی اور پھر اگلی سی لوٹ کھسوٹ نہ ہوگی بلکہ کچھ تعجب نہین بشرطیکہ دو کے وس سیر سے کیطرح مہذب انسانیت کے مسلح سے اراستہ ... جو ملا کو وغیرہ کے زمانہ مین گوشت ... اور انگریز شلن کی مخالفت اور یادگار جنگ کیوقت ... دبا کے ... رستہ تھے - شیخ سعدی کہہ گئے ہین سے

روزے ... فتنہ ... ستام
ہر کسے ... فراز ... تند
... زادگان ... انشور
بود ... شار ... تند
پسران وزیر ناقص عقل
بگدائی بروستا رفتند

اسکا مطلب اور ... مصداق تو مجھے بھی معلوم نہین معلوم کیا کہ خود بھی تمہاری طرح جاہل اور ناواقف ہون - مگر اتنا ضرور بتاؤنگا کہ تمکو اب خونخواری - وحشت - ضد - تہور وغیرہ سب چھوڑ دینا چاہیے - اور اگر مکر کی چال یا پالیسی کا تسلط کی اعانت اور مدد سے اختیار کرنا چاہیے اور یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ العلم عند اللہ جو مشہور ہے تو علم کے حصول مین تم بھی خدا کے شریک ہو جاؤگے - اور جہل کے کفر سے دور ہو جاؤگے اور یہ نہوا تو سمجھ لو کہ ملحد اور دہریہ یعنی شیطان جہل کی کلی تیر پڑ جائیگی -

اس تقریر کے بعد سامعین نے یہ سمجھ کے کہ علم بھی کوئی گٹھری ہے چھیننے سے ملسکتی ہے - علم کیواسطے ہاتھ بڑھائے اور لوٹ کھسوٹ کیواسطے لپکے مگر پتا نہ ملا - سب اپنا سا منہ لے کے اگر مکر کے انتظار مین گھروں کو چلے گئے -

ملاتم

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران
گفتہ آید در حدیث دیگران

بمبئی کے بعض اطبا

بھائیو غور سے ذرا سننا
حال اس شہر کے حکیمون کا
کرلی دکان ایک بنا رکھ لی
تھوڑی سی خطمی اور خبازی
ایک بوتل مین جوش کرکے دوا
رکھ لی اور سارے دن کام چلا
وہی مفلوج کو ضرورت پر
وہی ... قوق کو بغیر خطر
ایک مین گیرو رکھ لیا ہے پیس
نام رکھا ہے اسکا بکنا تیس
ایک ڈبیا مین جو ... کی مٹی
تھوڑی سی کوٹ چھانکر رکھ لی
... کسی مین ... کھریا
نام اسکا سفوف کاہ ربا
ایک مین ... کی تھوڑی لید
اسکو کہتے سفوف مروارید
ایک مین تریاک کو ... رکھا
نام اسکا عجین برشعثا
... مین ... ذرا
ہے حبوب کبیر نام رکھا
اور ... مین ملا ہوا اذخر
قسم اول کا جند بید ستر

دمہ کا کامل علاج

بابو جگیت رام محلہ درگا کنڈ شہر بنارس دمے کے مریضون کو جو اتوار کے دن بارہ بجے سے دو بجے تک اونکے پاس جاتے ہین آٹھ آٹھ ہفتے کی ادویات کہ جس سے کامل صحت ہو جاتی ہی - یعنے پھر دمہ زندگی بھر نہین ہوتا مفت دیتے ہین -

۵ منہ ولی میرے کہ

بہت سمجھا ہوا ہے ۔۔۔ ابرا

بہت سمجھا ہوا بھی کسقدر فصیح اور اس موقع کے لیے مناسب جملہ ہے - حضرت کلیم ہر طرح غنیمت ہین - حضرت کلیم جو ایک بدست بادۂ معرفت ہین جب رکوع مین جاتے ہین تو نہ محض آپ پر بلکہ آپ سے منتقل ہوکر لفظ رکوع پر بھی لغزش یا نماز وہ اثر ہوتا ہے کہ اوسکے عین سرے سجود ہوکر تحت الثریٰ مین پہونچ جاتی ہے صدقے تیری محویت کے اور قربان تیری ناتوانی کہ ارشاد ہوتا ہے ع

رکوع آسا ہمیشہ بندگی مین تیری رہتا ہی
خدایا ناتوانی سے ہوا قد ایسا خم میرا

مشتے نمونہ از خرواری یہ صرف ایک غزل کے چند شعار مین تمام دیوان انھین شعار کیطرح مصرع ہی اور مختصر یہ ہے کہ قابل زیارت ہے - مین بڑی خوشی کے ساتھ لکھتا ہون کہ لکھنو کی بلا نے جو شعر فہمی کا حق ادا کرتی ہے کلام کلیم کی جیسی عزت افزائی کی ہے مجھکو ایسی جگہہ جہان اکثر سخن فہم اور سخن سنج شعرا موجود تھے یہ معلوم کرکے بڑی مسرت ہوئی کہ ایک صاحب نے ہموزن نخلی آمون کے عیوض مین دیوان گلدستۂ خرد یعنی کلام کلیم کو دے ڈالا - ع

مژدہ عالم قیمت او ۔۔۔ گفتہ
۔۔۔ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

ع ۔۔۔

بیخبر

۔۔ اوس بت کو التجا کر کے
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

جن لوگون نے انگریزی طرز ملک داری و حکمرانی کی تاریخ کو عمیق اور وسیع نظر سے مطالعہ کیا ہے اور پیش بینی سے بھی بہرہ یاب ہین اونکی یہ اُمید یقین کے ساتھ ہمدوش ہے کہ آج ہو یا کل ایک محمود زمانہ آنے والا ہے کہ کانگریس کی سعی مشکور ہو اور اوسکی پسندعائین جو ابھی صدا بصحرا ویرانہ مین گوش قبول سے حاکم وقت سننے کی عزت بخشے اور اوسکے مخالف بجز حسرت اور مایوسی اور انفعال کے دوسرا نتیجہ نہ اوٹھائین اور مسلمانون کا بھی یہ حشر ہونے والا ہے جو کوتاہ فہم اور کوتاہ بین سے مخاصمت کانگرس کی سنت کو اعتقاد آبرتے جاتے ہین نہ آنکھ کھول کے دیکھنے کی سعی کرتے ہین نہ ہمت سے پولیٹیکل مباحث سمجھنے کی نیت رکھتے ہین مگر شکر ہے ابھی مسلمانون مین سمجھدار اور عقل سلیم سے بہرہ ور کانگریس کے طرز مساعی کے طرفدار او بھرتے آتے ہین - اور تو اور خود علیگڈھ کی تعلیم اپنی منور نوعیت سے تابان تیر دکھا رہی ہے چنانچہ اردوے معلی کے اوڈیٹر سید فضل الحسن صاحب حسرت کی علانیہ جنبہ داری کانگریس سے تو لوگ واقف ہی ہین اس مرتبہ عصر جدید مین ایک مضمون اوڈیٹر رسالہ مذکور کا دیکھتے ہین جسمین صاف صاف جنبہ داری کانگریسیانہ خیالات کی ہے - اس جگہہ ہم مضمون مذکور نقل کرتے ہین اور ع

چیست یاران طریقت بعد ازین تدبیر ما

وظیفہ پڑھنے کی مہلت دیتے ہین -

وھو ہذا

اب کیا کرنا چاہیے

انچہ دانا کند کند نادان
لیک بعد از ہزار رسوائی

شعر عنوان بالا ایک مشہور شعر ہے اور گفتگو مین اکثر استعمال ہوتا ہے مگر جسقدر یہ ہم مسلمانون کی حالت پر صادق آتا ہے شاید ہی کسی دوسرے پر ایسا صادق آیا ہو وقت کے تقاضے اور اپنی ضرورتون کے سمجھنے مین جیسے ہم سُست ہین ایسا کوئی نہوگا - ملک مین کیسی ہی اہم اور ضروری تحریک پیدا ہو مگر ہم اس سے بیدار ہی نہین اور جبتک دوسری قومین اسمین پوری کامیابی حاصل نہ کر لیوین ہم اسکی الف - بے بھی شروع نہ کرینگے - اور نتیجہ یہ ۔۔۔ وقت گزر جائیگا اور کچھ نہ ہو سکیگا تو بیٹھے قسمت کو رو دینگے -

ایک زمانہ تھا کہ ہندوستان کی دولت و حکومت ہمارے ہاتھ مین تھی - ہر کسی کو بڑی بڑی تنخواہین جاگیرین منصب اور وظیفے ملتے تھے اور ہم ان انکے غرورے پر دربارداری اور نوکری کے سوا باقی سب کارو بار چھوڑ بیٹھے اور دل مین یہی سمجھتے رہے کہ یہ رنگ یونہی ابد تک چلتی رہینگی اور یہ دلفریب منظر سدا قایم رہیگا - لیکن زمانہ کا جیسا قاعدہ ہے اوسکے پلٹے کھانے ہمارے ہاتھ سے سلطنت اور سلطنت کے ساتھ سب ثروت یک لخت ایسی نکلگئی گویا تھی ہی نہین - انقلاب عظیم برپا ہوگیا - نیا دانہ نیا پانی ہوگیا - ہم کہ پرانی حالت کے خوگر تھے حیران و پریشان ہوکر مبہوت سے رہ گئے - انقلاب کے ساتھ بجاے اسکے کہ دانشمندی کے ساتھ رضا بقضا ہوکر نئے زمانہ مین بارلم ۔۔۔ سے زیادہ فائدہ اوٹھانے کی کوشش کرتے ہم اسی طرح سے اپنے پرانے بادۂ نخوت مین سرشار رہے - وہی پرانے زمانہ کے خواب دیکھتے اور نئے دور کو ذلیل اور محض چند روزہ سمجھتے رہے - نئی سلطنت کی نوکری کو کفر اور اوسکے پیسہ کو مردار خیال کرتے رہے چونکہ مسلمانون کے ہاتھ سے نئی نئی حکومت گئی تھی اور ابھی تک انہین حکومت چلانے کی قابلیت بالکل معدوم نہین ہوچکی تھی اور کچھ لکھے پڑھے بھی انہین ملسکتے تھے اسلیے نئی گورنمنٹ نے - قاضی - مفتی - صدرالصدور وغیرہ وغیرہ معزز عہدون کے لیے انھین مین سے انتخاب کرنا شروع کیا - مگر ہم مین سے بہت کم نے اس موقع سے فائدہ اوٹھایا اور جن چند نے اوٹھایا بھی تو انپر کفر کے فتوے لگے - اور تمام قوم کے ہدف ملامت بنے - آخر گورنمنٹ نے مسلمانون کی بے پروائی دیکھکر اور ہندوون مین فارسی دانون کی کمی محسوس کرکے فارسی کو دفاتر سے اوٹھا کر اسکی جگہ دیسی زبانین دفترون مین جاری کر دین - مسلمانون نے اب بھی آنکھ نہ کھولی - اس موقع کو بھی ہاتھ سے دیا اگر اب کچھ کچھ سرکاری نوکری کیطرف رجوع ہو بھی چلے تھے سودیسی زبانون کا نام سنکر بھڑک گئے کہ ہین ہم جیسے اہل ولایت اور ان ذلیل مردار زبانون کو سیکھین - لاحول ولا قوۃ الا باللہ - اس موقع پر بھی ہمارے ملکی بھائی بازی لیگئے اور وقت کے اشارے پر چلکر اپنا کام بنا لیگئے - غیر قوم وغیر ملک کی سلطنت کے ساتھ اُسکی زبان کا آنا ایک لازمی امر تھا - چنانچہ انگریزی دانی ملازمت کے لیے شرط ہوگئی اب کیا تھا غضب ہوگیا - کافرون کی نوکری بھی کرین اور کافرون کی زبان بھی سیکھین - توبہ توبہ یہ ہم سے نہوگا - یہ صریح کفر ہم سے اختیار نہ ہوگا غرض اس سرے سے اُس سرے تک انگریزی کے لیے کفر کے فتوے دوڑ گئے - جسنے انگریزی پڑھی کافر جسنے انگریزی پڑھنے کی اصلاح دی کافر - ہمارے وطنی بھائی جو اگرچہ غیر اقوام سے نفرت کرنے مین ہم بدرجہا بڑھے ہوے ہین - انھون نے اس موقع پر بھی وہی کیا جو وقت اور عقل کا مقتضا تھا - چنانچہ انھون نے نئی نئی تعلیم سے جو پانی بلکہ ہوا کے مول مل رہی تھی خوب ہی دل کھولکر فائدہ اُٹھایا - نتیجہ جو ہونا تھا سو ہوا - ریل - تار - ڈاکخانہ شفاخانہ - دفتر - عدالتین - وکالت خانہ غرض سب محکمے مسلمانون سے خالی اور ابناے وطن سے معمور ہوگئے -

پتہ حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور
شام اودھ لکھنؤ نیا گاؤں میں محمد سجاد حسین نے چھپوا شائع کیا

THE
AVADH PUNCH

روح حیات
میں جادوگر نہیں ہوں
مردمی کا بکس
شفاخانہ عام - لاہور

گوشِ خردندان سب

دانت ہین اُس غنچہ لب کے یاد ہین مین ہڑیان
کیون چباتا بات ہے کب ہین سخن مین ہڑیان

جسم لاغر تھا ' تو ہو تین کچھ کفن مین ہڑیان
پس گئین سب گردشِ چرخِ کہن مین ہڑیان

نخلِ اُلفت کا یہ پھل ہو کیا پڑیا پھرتی ہین آ کے
بلبلِ وارفتہ کی صحنِ چمن مین ہڑیان

جوشِ گریہ سے ہے روز غم شب یلدا مجھے
شمع سوزان ہین شب ہجران بدن مین ہڑیان

کیون نہ ملکر خاک ہوجا تی جسم زار مین
پڑ گئی ہین آتشِ رنج و محن مین ہڑیان

مرہنا گھل گھل کے پھر بھی تو رہا سودا کہ عرض
دفن سلسلے کی ہون مشک ختن مین ہڑیان

پہلے تو پروانہ کی گھرا سا سی روشنے مین آگ
شمع کیون پروانہ کی ہو تین لگن مین ہڑیان

کیا ملیگا خاک مین پھر تیز کیون دندان آنہ
دیکھیے ہین لانہ زاغ و زغن مین ہڑیان

توڑ ڈالین اُس دُر دندان کی آب و تابنے
گوہر شہوار کی بھی تو عدن مین ہڑیان

رہتے ہین ... کی گو مٹ کر دن مین ہڑیان
حضرتِ لاغر کا تنک گوشتِ خردندان سک
بدنما ہر پہلو مین طرح حسن مین ہڑیان

گو امیر و داغ کی روحین گئین سوئے وطن

مکتوبات مولینا دکنی

ڈیر پنچ !

گو آپنے "مخزن" مین مکتوبات آزاد " اردوے معلیٰ " مین مکتوبات امیر" اور فصیح الملک " مین مکتوبات داغ " ملاحظہ کیے ہونگے ۔ مگر مکتوبات مولینا دکنی " کی تو چاشنی ہی اور ہے ۔ نہ کبھی دیکھی نہ سنی بلکہ نہ کھائی نہ چکھی ۔ بڑی ہی کوششون بڑی ہی دشوار یون اور نہ معلوم کیا کاوشون کے بعد تو تین " مشتے نمونہ از خروارے " نصیب ہوے ہین ۔ خدا نہ کرے کہ ناظرین پسند فرمائین ۔ ورنہ اپنجانب عاملیہ الدکن کو تو سخت ہی مصیبت کا سامنا ہوگا ۔ کیا معنی کہ پنجاب سے دکن تک کا سفر نمونہ سفر اختیار کیا ۔ تب کہین جاکر مولینا کے مکتوبات ہاتھ لگے ۔ واللہ سبحانہٗ آپ ذری دیکھیے تو کیا فصاحت ہے کیا روز مرہ ہے کیا ادا کت اور کیسی پیاری پیاری بول چال ہے کہ بس ۔ قلم تو قلم دوات تک پھوڑ ڈالی ہے ۔ خدا چشم زخم سے بچائے ناظرین کی پڑھ ہے پڑھنے رال ٹپک پڑے ۔ ٹپ ٹپ ۔

راقم ۔ (ہمنا نمبر ۲)
(از حیدر آباد دکن)

وھو ہذا

(نام پر تحصیل دار شرقی کے ضلع اطراف بلدہ مین)
(بیچ ملک دکن کے)

عالیجناب تحصیل دار صاحب سمت شرقی ضلع اطراف بلدہ ۔ تقصیر آداب بندگی تسلیم بعد تعظیم کے بعد ۔ مزاج ہمالیو اور محل مین مزاج کیسا ہے ۔ اپن کو ایک عرصہ دراز سے آپکی ملاقات میسر نہوئی بول کے دل تہیج (بہت اج) بے قرار ہے ۔ یہو یان قرار کیلے ہین نہین تو چندکرت حاضر ہوا ۔ اب ملاقات دیدار فرحت سے مشکور ہونگا ۔ تقصیر اعزہ سے ایسا زمانیے تو اچھا کہ جھٹکے مین حاضر ہونا ہوگا ۔ اگر اس پو' میر) بھی ملاقات نہو تو رنج بدن اور صرف زر بے وجہ ہونیکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ " کا باعث ہوگا ۔ آپنے ایسا دل متعلق میرا فرمائے ہین کہ ہمیشہ متعلق اُس جانب پر رہتا ہے ۔ کیا تو بھی جادو گری ہے ؟ ۔ زیادہ ملاقات ۔

آپکا محب دلی ۔ عبد الباری
جاگیر دار وغیرہ

نہین ہی فائدہ ہرتال کے مچانے مین
خطون کے لگ گئے انبار ڈاکخانے مین

اڈیٹر صاحب ۔

کیا آپکو معلوم ہے کہ بمبئی مین کیا حشر برپا ہے ۔ آج کئی روز سے ڈاکیون نے ہرتال مچا رکھی ہے ۔ بلکہ آئے ہوے خطوط پوسٹ آفس مین پڑے سڑ رہے ہین ۔ جنرل پوسٹ ماسٹر کا قول ہے کہ چہ غم ۔ چٹھی رسان کہتے ہین نہ شادی نہ غم ۔ لیکن پبلک رو رو کر کہہ رہی ہے کہ مرے سو ہم ۔ بیوپاری چلا رہے ہین ۔ مہاجن بلبلا رہے ہین ۔ سوداگر پریشان ہین تاجر حیران ہین ۔ ان سب کو چھوڑیے عاشق مزاج نوجوانون کیطرف دیکھیے جو اپنے پریزاد گلبدن معشوقون کے خط ہی دیکھکر جیتے ہین وہ ان خطون ہی کو پیغام زندگی سمجھتے ہین ۔ بیچارے کلیجہ تھامے

... دوسرے میں تخلو معلوم ہوتے ہیں ... اور بعد اپن پیدا ہوتا ہے۔

۱۶۔ جبکہ ایسی فربہی جا بجا گرہ۔ گرہ سے پیدا کر دے اور گوشت بیجا ڈھل آئے کیونکہ اس سے نظام نموی کا بھدا پن پیدا ہو۔

۱۷۔ جبکہ مٹاپا اوتر جاسے اور خانہ دار ڈھیلی اور کھنچی ہوئی جلد ضعیف ہو۔ کیونکہ اوس سے جھریان پیدا ہوجاتی ہین۔

۱۸۔ جبکہ تمام رطوبت اصلی جذب ہوکر ہڈی موٹھڑے نکل آئین۔ پیچھے اور دیگر حصہ سخت اور جلد خشک ہو۔ کیونکہ ایسی صورت مین نظام و موی کا کم ہونا اور سن کی درازی ظاہر ہوتی ہے

۱۹۔ جبکہ جلد نرم و نازک اور شفاف اور باریک اور صاف اور شاداب اور سکت دار نہ ہو جب رنگت مین صفائی اور تازگی ہو بال نرم و نازک اور گھنے نہ ہون ناخن چکنے شفاف اور گلابی نہ ہون کیونکہ اس سے بھی ضعف نظام پایا جاتا ہو۔

نقایص ذہنی

۱۔ سر وھرو کے دیکھنے بہ نسبت مرد کے چھوٹا نہ ہو۔ کیونکہ عورت کیواسطے مناسب ہے کہ اوسکا نظام دماغی نظام دموی سے کم ہو کیونکہ ایسا نہ ہوگا تو جن کامون کے واسطے خدا نے اوسے مخلوق کیا ہے وہ بخوبی اور بآسانی انجام نہین پا سکتے۔

۲۔ جبکہ آلات حواس خمسہ دماغ کو بہ نسبت مرد کے کسیقدر زیادہ

ابھرے ہوئے نہ ہون کیونکہ عورتون مین لازم ہے عقل کی نسبت احساس زیادہ تیز ہو۔

۳۔ جبکہ دماغ بہ نسبت آلات حواس کے مرد سے کم نہو کیونکہ عورت مین مرد کی بہ نسبت احساس زیادہ اور عقل کم ہونا مناسب ہو۔

۴۔ تحت آلات حواس سے بہ نسبت مرد کے عورت مین چھوٹا نہ ہو۔ کیونکہ عورتون مین حس زیادہ اور جرات کم ہونا چاہیئے۔

۵۔ اگر گدی توکدار اور پیچھے کو بالتناسب نکلی نہو یعنی عورت کے ڈیل مین عریض ہونے کی جگہ لانبی ہو۔ کیونکہ اس سے عورت کی مرضی بہ نسبت استقلال کے شدید ہونا لازم ہے۔

۶۔ اگر پشت سر کے تناسب سے پیشانی کشادہ تر نہو بلکہ برعکس اسکے پست اور تنگ ہو۔ کیونکہ وہ لحاظ اور خیال کی جگہ ہے اگر عضو چھوٹا ہوگا تو ظاہر ہے اوسکے خدمات بھی چھوٹے ہونگے اور اوس حالت مین ممکن ہے شہوات اور خواہشات مستولی ہون۔

۷۔ اگر نزاکت جلدی او سیقدر احساس عورت کی ممتاز نہو۔

۸۔ اگر دہانہ تنگ نہو یا نتھنون کی حد سے باہر نکلا ہوا اور لب نزاکت کے ساتھ اور شنجرفی نہون۔

۹۔ جبکہ پیشانی کی سیدھ پر ناک نہ ہو یا خفیف سے گڑھے کے علاوہ بہت جگہ بیٹھے۔

۱۰ - جبکہ آنکھیں با لتناسب بڑی اور بالکل صاف شفاف بہر صورت ہون۔

۱۱ - بہپوٹے بیضوی ہونے کے عوض مدور بندر - بلی یا چڑیونکی آنکھ کی طرح ہون کیونکہ گول آنکھ جب بڑی ہوتی ہے - خاصکر جبکہ سیاہ ہوتو اس سے ہمیشہ ایک طرح کی جرأت پائی جاتی ہے اور جب چھوٹے ہون تو ایک طرح کا مکر اور فریب اوس سے ثابت ہوتا ہے -

۱۲ - جب پلکین لانبی اور ریشم سی نرم نہون اور اوسنین نرم بال نہون اور میز طور سے محراب دار نہون -

۱۳ - جبکہ کان اسقدر ابھرے ہوے ہون کہ سر کی بیضویت کو متغیر کردین اور اسکی سطح ابھارون سے بدنما ہوگئی ہو -

باب اکیسوان

۱ آثار ظاہری - یعنے باوجود امانت پوشاک کے جسمیت اصلی مقدار حسن - کیفیت ذہن - نوعیت عادات اور عمر بخوبی معلوم ہوسکے (؟)

قامت کے آثار خارجی

شمائل کے ظاہری آثار اون اعضا کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتے ہین جو عموماً پوشاک سے چھپے رہا کرتے ہین اور یہ باتین ایک ہوشیار نظر باز کو رفتار دیکھنے سے بخوبی معلوم ہوسکتی ہین -

کولے کے مردانہ ابھار سے مختلف اور ممیز ہو کیونکہ اس سے بھی وہی امر متذکرہ صدر پایا جاتا ہے -

۱۳ - اگر کولون کے پیچھے اور ریڑھ کے دونون جانب اوپر وار کو گوشت بھرا بھرا نہو اور کمر تک بلند نہ ہو اور سرین پر جاکر ختم نہ ہوگیا ہو اور دونون کولون کے مابین جو سطح بنی ہو اوسکے اوپر دونون جانب ایک ایک گڑھا بوجہ بلندی حصہ جات متصلہ نہ پیدا ہوگیا ہو - کیونکہ اس سے بھی اوسی نظام کا نقص پیدا ہے جو عورت کیواسطے لازمی ہے -

۱۴ - اگر خانہ دار جبلی اور گدازگی جسقدر اوس سے متعلق ہے اسقدر غالب نہو کہ تمام ہڈیونکا ابھار چھپ نہ گیا ہو اس سے بھی ضعف دم ثابت ہوتا ہے اور اس سے عورت کی صحت مین نقص آجاتا ہے - اگر عورت مین گدازگی اور گدراہٹ نہو تو لاکھ خوبیان ہون وہ حسین نہین کہی جاسکتی - دُبلی پتلی عورتون کی صورت کرخت ہوا کرتی ہے - منھ پر روکھاپن ہوتا ہے - رنگت مین تازگی نہین ہوتی - دہان و لب مین مسیحائی معدوم ہوتی ہے - روپ روغن مین نمک نہین ہوتا تناسب اعضا پایا نہین جاتا تمام حرکات و سکنات نخرے اور غمزے بدقوارہ بے ڈھنگے اور بھونڈے معلوم ہوتے ہین -

۱۵ - جبکہ فربہی بہت غالب ہو کیونکہ اس سے تمام اعضا

شکایات سے لبریز فلر

نہ تو شیشہ ہی ملا اور نہ ساغر پایا　　ساقیا لے تری محفل سے چلے بھر پایا

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند جالا پڑوال - غبار پھیل - سرخی - پھولا - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جاتا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے - اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ ہر خاص وعام اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے - خاص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ - فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر

پروفیسر میاسنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہی

(۱) جناب پروفیسر میاسنگھ صاحب تسلیم میں نے آپکے ممیرے کے سرمہ کو تقریباً تیس مریضوں پر استعمال کیا - جو موتیا بند - دھند - پھولا - ناخونہ - آنکھوں میں زخم اور غبار کے عارضہ میں مبتلا تھے ان مریضوں پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال میں مفید اور بہتر ہدف پایا میری رائے میں آپکا سرمہ مثل بوٹیہ کو نین بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤں کے نمبردار اسکی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ امیر وغریب آپکے سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو دعائے خیر سے یاد کریں براے مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلی قسم وی - پی - پوسٹ بھیجدیں -

راقم - ڈاکٹر چودھری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ [illegible] ضلع [illegible]

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جوکہ سردار میاسنگھ صاحب نے خود بنایا ہے خود اور بہت بیماروں پر استعمال کرکے دیکھا ہو - اور میں بہت ہی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہو - میں نے اپنے تجربہ میں آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا میں آنکھوں کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو وہ ضرور اسے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں - [illegible]

مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا - پانی آنے - دھند خارش - سرخی چشم کیواسطے بہ نسبت انگریزی ادویات کے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا - اور سچ مچ آپنے اسقدر سستے دام میں یہ سرمہ بیچکر ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہی اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہی - ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اوٹھادیں - اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماری سے نجات حاصل کریں -

راقم - پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور

(۳) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جوکہ سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہی - آنکھوں کو تر وتازہ رکھتا ہی اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے - درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہی - آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی -

نقل از جناب محمد حیات خان صاحب خان بہادر سی ایس آئی سابق جوڈیشل کمشنر فرسٹ جالندھر - ممبر کونسل پنجاب

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم - میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا - میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لیے بہت مفید ہے میری آنکھیں [illegible]

[illegible] ہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا - اب میری یہ کیفیت ہی کہ صرف ۴ روز کے استعمال سے تین تین پہر [illegible] اچھی طرح کام کرسکتا ہوں -

راقم - میاں خورشید محمد سلطان خلف نواب حسین محمد خانصاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال

(۵) مکرم بندہ تسلیم - میں آپکے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپنے اشتہار میں لکھا ہی اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے - میں نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑدیا - اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھہ پڑھ سکتا ہوں -

راقم - راؤ باکشن گورنمنٹ پنشنر مقام [illegible] ضلع [illegible]

پانچسو روپیہ انعام

اگر کوئی شخص [illegible] ثابت کر سکے [illegible]

[illegible]

راقم

ایک مسلم ـ بریلوی

بھنگیوں کی کمائی حلال خوروں نے کھائی

حقیقی مجسٹریٹ کو ... صاحب ـ

یہ کچھ تعجبی ہے کہ کسطرح کی ہوا چل رہی ہے آپ کو کیا پڑی ہے کہ موسلا دھار بارش میں اپنے پُر فضا کمرے سے قدم باہر نکالیں سنئے ایک تازہ خبر سُنیے ـ بیچارے غریب تحاتی جاکش (بھنگی) کی گاڑھی کمائی حلال خوروں نے اپنے اوپر حلال کی۔

کل جو میں تب ... گشتی کرتے ہوئے ایک طرف وارد ہوئے تو دیکھا کہ کچھ آدمی ایک مقام پر جمع ہیں خیال ہوا کہ شاید کوئی عجیب غریب تماشا ہے جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جاروب کش مہتر زار و قطار رو رہا ہے ـ اور یہ دردانگیز بین کر رہا ہے ہائے لٹ لیا ـ برباد ہو گیا ـ میرے جورو بچے بے موت مر جائینگے ـ مہینا بھر تک کیا پھانک کے جیئے گین ـ میری بچوں کی روزی بھی چھین کر کھا گئے دل بیتاب ہو گیا اور اوس سے کیفیت دریافت کرنے لگا۔

ارے کچھ کہو تو سہی کیا ہوا۔

مہتر ـ جائیے میاں اپنا کام کیجیے میں اپنا دکھ اپنے پرمیشر سے کہہ رہا ہوں وہی فریاد سنے گا۔ آپ سے کیا کہوں۔

بھلا کچھ معلوم تو ہو ـ تجھکو کس نے ستایا ہے۔

مہتر ـ حضور میں جھاڑو دینے والا ہوں صبح سے شام تک سڑک پر جھاڑو دیتا ہوں لید گوبر میلا کچرا اوٹھاتا ہوں ـ راستہ گلی مہتری نالی وغیرہ کی صفائی میں گرد برد رہتا ہوں تب کہیں مہینہ بھر بعد بگار (تنخواہ) ملتی ہے ـ اسی پر زندگی بسر ہوتی ہے جورو بچے پلتے ہیں ـ جبکہ اوسی تھوڑی سی کمائی میں بھی بندہ دو کئی حصہ دار ہو جائیں تو پھر بھلا ہم مرینگے یا جیلینگے۔ آپکے پوچھا کیا ہے یہ تو انگریزی عملداری ہے یہاں ایسا اندھیر نہیں ہو سکتا ـ کیا تم اپنے صاحب اطلاع نہیں کر سکتا۔

مہتر ـ واہ حضور صاحب بہادر کیا گلی کوچوں میں مارے مارے پھرتے ہیں وہ اپنے بنگلے میں مزے اوڑاتے ہیں وہاں تک میں کیا مقدم بھی جا سکتے اور چپراسیوں کے بھی جاتے ہوئے پر جلتے ہیں ـ اگر ہمت کر کے رو تا پیٹتا وہاں تک پہونچ بھی جاؤں تو وہ بھوکرین غضب ہوں کہ تلی پھٹ جائے یا نوکری سے ہو جائے۔

کیا آج تم لوگوں کی تنخواہ بٹی ہے۔

مہتر ـ جی ہاں تنخواہ بٹی ہے مگر میں جیسا گیا تھا ویسا ہی خالی ہاتھ آیا ہوں ـ کہنے کو تو تنخواہ پائی مگر میرے پاس ایک پائی بھی نہیں ـ پہلے تو مہاجن نے گریبان پکڑ کر پیسہ وصول کیا باقی عملداروں نے پاؤں چھین جھپٹ لیا ـ اگر نہ دیتا تو لات گھونسے سے مرمت کرتے ہڈیاں نرم کر دیتے ہائے مار ڈالا ـ ہائے لوٹ لیا ـ مہینہ بھر کا فاقہ کس سے ہو سکیگا ـ اے رام اے پرمیشر اے بھگوان اے اللہ تیرا ہی آسرا ہے۔

اسی بیخودی کی حالت میں اوسنے رو رو کر اسطرح نوحہ شروع کیا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ صدمہ اسکو دیوانہ بنا کر چھوڑیگا۔

نوحہ

کیا زور ہے کس ظلم سے جمعداروں نے کھائی	مہتر کی کمائی
لوٹی ہے مقدم نے دُہائی ہے دُہائی	مہتر کی کمائی
جورو مری پوچھیگی تو کیا اوس سے کہونگا	کیا عذر کرونگا
بچوں کو مرے موت سے ہوگی نہ رہائی	مہتر کی کمائی
کسطرح اوٹھائے کوئی ہر روز یہ بیداد	ہو سخت یہ افتاد
فریاد ہو صاحب سے کروں کب ہے رسائی	مہتر کی کمائی
سن پائے جو دشمن تو قیامت ہی بپا ہو	کیا جانئے کیا ہو
ہو جائے مری دشمن جان ساری خدائی	مہتر کی کمائی
صاحب کو غرض کیا جو کریں بات کی تحقیق	مطلق نہیں توفیق
اندھیر ہے بچتی نہیں تنخواہ میں پائی	مہتر کی کمائی
اے پنچ تمہیں دادرسی کے لیے آؤ	آفت کو بچاؤ
جو بات کہ سچی تھی وہ مسکینے سنائی	مہتر کی کمائی

راقم

س ـ م ـ ا ـ

از بمبئی

شہری پرچے

دیکھئے آجکل شہر آیا ہوا ہے ـ نت نئے تماشے ہو رہے ہیں ـ شہری ہیں کہ پیٹ کاٹ کے ٹکٹ لیتے ہیں کیا معنی تماشہ دیکھنا ضرور ـ ہو مسر کس ابھی ابھی آگئے تھے اور چلے بند۔

دوسرے بڑھے بڑے سورما پہلوان آئے ہوئے ہیں انکا وہ زور شور ہے کہ کمر وروں کا طور بیطور ہے ایسے وقت میں اگر لکھنؤ کسی پر پل پڑے تو پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائے۔

تیسرے ڈاکخانہ کی شاخ آپکے پروس میں آئی ہے نئے گاؤں میں آپکے دفتر کے نزدیک سب پوسٹ آفس کھلا ہے ـ آس پاس کے لوگوں کو چاہیے کہ اس سے فائدہ اوٹھائیں ہاں وہ آزو بہا بند اور معاملہ ہیں تیرہ ـ آزمائشی ہے چوتھے فریقین کو غصہ آ رہا ہے ـ خنکی گنج کے ٹکو کی مسجد کے سامنے کی دو دوکانیں دو منزلہ بنائی جا رہی تھیں کہ سُنی مزاحم ہوئے ـ مسجداوٹ میں ہو جاتی ـ سٹی مجسٹریٹ نے معائنہ کر کے تعمیر کرا دی بند ـ قل شتاب ہو گیا۔

راقم

اے ـ آر ـ لوکل نگار

[illegible] حاصل کرسکے

([illegible] مضمون [illegible])

مگر نہیں ہم ابھی کچھ دوسری قومون سے ملکر کر سکتے ہیں۔ ابھی چند روز ہوئے کہ دیکھنے سے دکن میں [illegible] کالج قائم کرنے کے لیے دس لاکھ روپیہ نکال کر دینگے یا وہ اس کالج کی سربفلک عمارتیں عالم خیال میں مسلمان بچون کی تعلیم گاہ ہیں۔

اس سے قبل علیگڑھ کے ضلع کے ایک مسلمان شہر والی [illegible] کا ۳ ۱/۲ لاکھ کا عطیہ اخباری دنیا کو نہ بھولا ہوگا جسکا اعلان تو ہو ہی چکا ہے۔ مگر دیکھئے قیامت میں ادا بھی ہو جائیگا یا نہیں۔ ان خیالات کو دیکھکر یہی سمجھ مین آتا ہے کہ ہم مین قومی احساس اور عملی قوت ہی نہین رہی ہے۔

اسوقت جبکہ ملک مین آبادی دن دونی رات سوائی بڑھتی چلی جارہی ہے ذرایع معاش کا دائرہ محدود ہوتا چلا جاتا ہے۔ اخراجات کا بار اور ضروریات زندگی بڑھتی چلی جاتی ہین۔ ملک کی تجارت غارت ہو چکی ہے زراعت کو امریکہ نے گرد کر دیا ہے۔ صنعت وحرفت میکنکس کی رو مین پامال ہو چکی ہے۔ [illegible] کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اور ایک ایک ادنی ملازمت کے لیے سیکڑون عرضیون کا آنا یکساں تار وصد بیکار کا سا عالم ہو رہا ہے اور ہمارے افلاس کی بین شہادت پیش کر رہا ہے۔ لٹریری ایجوکیشن ہمارے حالات کے لحاظ سے کاسہ گدائی ثابت ہو چکا ہے۔ اسوقت ہمارے وطنی بھائیون نے جو ہر لحاظ سے ہم سے بدرجہا بہتر ہین نہایت صحیح سمجھکر یہ مسئلہ اچھی طرح حل کر لیا ہے۔ کہ محض لٹریری ایجوکیشن ہمارے درد کی دوا نہیں ہوسکتی چنانچہ انھون نے اپنی توجہ صنعت وحرفت پر اور سائنس کیطرف معطوف کی ہے اور کوئی دن نہین جاتا جو یہ سننے مین آتا ہو کہ فلان جگہ سے اتنے لڑکے جاپان یا امریکہ یا یوروپ حرفتی تعلیم کے لیے روانہ ہوے یا کہ فلان شخص نے اتنے وظیفے یا اسقدر چندہ حرفتی تعلیم کے لیے دیا۔ دن رات نئی نئی اور قسم قسم کے کارخانے نئی نئی کمپنیان اور نئے نئے بنک کھلتے چلے جا رہے ہین مگر افسوس ہے کہ کوئی مسلمان طالب علم حرفتی تعلیم کے لیے جاتا سننے میں آتا ہے نہ کوئی اسلامی چندہ صنعت وحرفت کے لیے سنا جاتا ہے۔ نہ کوئی کارخانہ یا بنک قایم ہوتا ہے۔ نہ اس قسم کی کوئی شخص کوشش بھی کرتا نظر آتا ہے۔ [illegible]

کھل رہے ہین جابجا کارخانے ملک مین
جنکے ملاک مین وطن مین جہان ہمت سر بسر
دوکانین ملکی ترقی کے لیے اک فال نیک
جنمین آئینہ ہین ہین مثل روز روشن جلوہ گر
قوم کا نقشہ نہ وہان پاؤگے تم اسکے سوا
دو [illegible] قلیون کی اک فوج آتے کی تمکو نظر

ان اشعار مین وہ حالت دکھائی گئی ہے جو آجکل کی ہے۔ لیکن اگر ہم اسی طرح سے بے خبر پڑے رہے تو عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جبکہ ہمکو کوئی قلیون مین بھی نہ رکھیگا۔

ہمارے ابنائے وطن ملک کی پست حالت کو مدتسے دیکھ رہے تھے اور اسکی مداوا کی صورتین سوچنے مین مشغول تھے کہ تقسیم بنگال کے مسئلہ نے میگزین کو چنگاری دکھادی۔ اس سرے سے اوس سرے تک آگ لگ گئی۔ سودیشی سودیشی کا غل مچگیا بائے کاٹ ہونے لگا۔ ولایتی مال جلایا جانے لگا۔ دیسی مال دگنی اور چوگنی قیمت پر بکنے لگا۔ جوش یہانتک بڑھا کہ ننھے ننھے بچون تک کے عجیب عجیب قصے سننے مین آتے ہین۔ ہم کو کاہلی ہمارا شیوہ اور کام کرنے والون کی مخالفت کرنا ہمارا شغل رہا ہے۔ ہم سودیشی تحریک مین کیسے شریک ہوتے۔ اور اب تو "خوی بد را بہانہ بسیار" کا معاملہ ہوگیا۔ گورنمنٹ کی مخالفت کا نام نکل گیا۔ اب تو سستی وبیکاری کے لیے اچھا بہانہ بلکہ سرٹیفکٹ ہاتھ آگیا۔ اب اسطرف توجہ کرے ہماری بلا۔

اسمین شک نہین کہ جس طریقے سے ہمارے ابنای وطن نے اس تحریک کو چلایا ہے وہ ضرورت سے زیادہ جوش اور ایک سرکاری حکم کی مخالفت کی آمیزش کیوجہ سے غلط اصول پر مبنی ہوگیا ہے اور یہ جوش خالص نیک نیتی پر مبنی نہ ہونے کیوجہ سے دیرپا نظر نہین آتا۔ علاوہ ازین بائے کاٹ کی تحریک نظر بہ حالات زمانہ اپنے پاؤن چلتی نظر نہین آتی۔ کیونکہ ملک مین باہر کا مال آنا بند نہوگا اور ملک سستا اور دلفریب مال لینا بند نہ کریگا۔ غرض پولیٹکل اکانمی کی صریح مخالفت اس تحریک کو چلنے نہ دیگی۔ غرض بائے کاٹ سے انگریزونکا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ ہمارا فرض تھا کہ ضرورت [illegible] ملک۔ ولایت کے کارخانون کو اپنی سستی مزدوری سے مات دیتے۔ آخر رفتہ رفتہ ہمارے ملکون مین ہمارا ہی مال بنتا اور ہماری دولت ہمارے ہی ملک مین رہنے لگتی۔ اگر سودیشی تحریک پولیٹکس سے جدا کر دیجاوے اور استقلال کے ساتھ ملکی حرفت کو زندہ کیا جاوے تو ہندوستان کو یقینی فائدہ پہونچنے کی امید ہو سکتی ہے۔ غرض جو یہ غلطی دور ہوگئی اس تحریک مین دیرپا زندگی کی [illegible] جم جائیگی۔ ہمارے ابنائے وطن کے سرون مین بھی اور دماغ مین عقل ہے وہ اپنی اس غلطی کو جلد ہی معلوم کرلین گے اور فوراً اصلاح بھی کرلین گے۔ مگر ہم کہ اپنی خوسے بدسے لاچار ہین اسی طرح مثل بیدست وپا بیکار بیٹھے حیلے حوالے بناتے رہین گے۔ اور جسوقت ہمارے وطنی بھائی اس میدان مین بھی گنجایش نہ چھوڑینگے اور ہماری قوم کیلیے روزی کے سب رستے بند کرکے نان شبینہ تک کو محتاج کر دینگے اسوقت بعد انہی ہزار رسوائی ہم بھی ہاتھ پاؤن ہلانا چاہین گے۔ لیکن وہی ہوگا جو پیشتر سب تحریکون کا ہو چکا ہے بلکہ اس سے بھی بدرجہا بدتر۔ اسوقت اپنی حالت پر ہم پچتائین گے لیکن پچتانے سے کچھ نہوگا کیونکہ پھر پچتائے سے کیا ہوت جب چڑیان چگ گئین کھیت۔

ہماری اکثر اخبار نویس اور مدعیان لیڈری جیسے کچھ دعوے کرتے ہین۔ کہ آج نہین بلکہ بیسیون برس سے ہم دیسی صنعت کے معاون اور سودیشی کے دل سے خیر طلب ہین۔ اور بجائے خود اسمین کوشش کرتے ہین لیکن چونکہ ہندوؤن نے اس مسئلہ کو پولیٹکل مسئلہ بنا دیا ہے اور تقسیم بنگال منسوخ کرانے کے واسطے شور وشغب ہے اسلیے ہم انکے ساتھ اس کام مین شریک نہین ہوسکتے۔ مگر افسوس جہانتک مین خیال کرتا ہون یہ سب انکے زبانی دعوے ہین اگر وہ بیسیون برس سے سودیشی تحریک کے محرک رہے ہین تو یہ بتائین کہ اتنے عرصہ مین انھون نے عملاً کیا کرکے دکھایا۔ اخبار کا دوزخ بھرنے کیلیے برس دو برس مین دو چار مضمون لکھدینے سند نہین بلکہ یہ بتائین کہ

(۱) انھون کونسی صنعت وحرفت کے مدرسے جاری کیے؟

(۲) کتنے کارخانے کھلوائے؟

(۳) کتنے مسلمان لڑکے دیگر ممالک مین بلکہ ہندوستان ہی کے کارخانون یا مدرسون مین کام سیکھنے کیلیے داخل کرائے؟

(۴) کتنے وظائف اس تعلیم کے لیے مختص کیے؟

(باقی آیندہ)

[illegible]

ہے - پھر اسکول کا ... [illegible]

مین ... ہوتا ہی رہتا ہے ... تہذیب کی

... کے ساتھ ... وجہ سے

... نام کمایا -

... باقی ہوس

راقم

سینہ میں ہر بات کی برداشت ہر نازک مزاجونکو
طبیعت کے کشیدہ ہونے کو خنجر سمجھتے ہین

ایک ہندوستانی جوگی کا قصہ

ہندوستان کا ایک روحانی رسالہ تھیوسوفی کے اہتمام جاری ہے اور جو اپنی قسم کے رسالون مین نہایت ہی دلچسپ ہے - ماہ ئی کے نمبر مین سمادھی کے کچھ حالات شایع کیے ہین جو پڑھنے کے قابل ہین - ان کا خلاصہ یہ ہے -

انسان ایک ایسی حالت اختیار کر سکتا ہے کہ اگر وہ اس قابل ہو جائے کہ جب چاہے مر جاوے اور اس زمانہ مین تمام ان فوائد کو حاصل کرے جو ایک مردہ حاصل کر سکتا ہے اور اسپر بھی وہ جب چاہے زندہ ہو سکتا ہے -

اس عجیب و غریب قول کی تائید مین راقم مضمون نے ڈاکٹر جی ڈی ایری براون ایف آر سی پی کا ایک بیان پیش کیا ہے جو تیس برس تک ہندوستان مین رہ چکے ہین وہ کہتے ہین کہ مین نے ہردوار کے میلہ مین ایک جوگی کو سمادھی کا عمل کرتے ہوئے دیکھا - یہ جوگی دیکھتے دیکھتے بیچ مین بیٹھ گیا بہت سے لوگون نے اسکو چارون طرف سے گھیر لیا اور اسکے بعد اسکو سکتہ سا ہو گیا -

اسکے بعد اعلی درجہ کے بہت سے جوگی مٹی کے کونڈے لیے ہوئے آگے بڑھے جو جلتی ہوئی آگ پر رکھے تھے - ان مین ... لایا ہوا موم بھرا گیا - ہر کونڈے مین ہر جوگی نے ایک چھوٹی سی پڑیا ڈالدی جسمین کوئی سفید رنگ کی چیز تھی پانچوین درجہ کے بعض جوگیون نے

[illegible]

... کی چوٹون سے ... ... [illegible]

... اسکے جسم ... لاش پر یہ عمل کرتے رہے ... ایک ... تھیلی تیار کیے ہوئے ... موم سے خوب بند کر دیا تھا - بعد اسکے ان دونون ... نے لاش کو پکڑ کر آہستہ آہستہ موم کے اندر لاش کو ڈبونے لگے - پھر اسکو اٹھا کر سیدھا کیے رہے تا آنکہ موم جم گیا اور ٹھنڈا ہو کر سفید ہو گیا - اسی طرح آٹھ مرتبہ یہ عمل کیا گیا - ہر مرتبہ موم مین غوطہ دیکر لاش کو اونچا اٹھایا اور پھر موم کو خشک کر لیا - اسی اثنا مین جوگیون کا ایک اور گروہ قبر کے کھودنے مین مصروف تھا - بیس آدمیون کے قریب پھاوڑے اور کدالیان لیے ہوئے قبر کھود رہے تھے اور اب انھون نے اپنا کام پورا کر کے چھ سے لے کر آٹھ فیٹ تک کی گہری قبر کھودی -

اب لاش کے دفن کرنے کا وقت آیا - کچھ منتر پڑھے گئے اور لاش جوگی کے گرد گھمائی گئی اور تین بوڑھے آدمیون نے اسکو اٹھا کر ایک ناہموار چوبی بکس مین جو بطور تابوت کے تھا رکھدیا اور وہ صندوق قبر کے اندر اتار دیا گیا - قبر مین مٹی بھر دی گئی اور اسپر ایک اونچا ٹیلہ بنا دیا گیا -

آٹھوین دن لاش کے مبعوث ہونے کا وقت آ گیا قبر جسمین کسی سے ہاتھ نہین لگایا گیا تھا کھل گئی صندوق کے تختے جو لکڑی کی کیلون سے جوڑ دیے گئے تھے جدا ہو گئے - لاش جیسی پہلی تھی پھر اسی طرح کی معلوم ہونے لگی - کپڑا جو لاش مین لپیٹا گیا تھا نکال لیا گیا - آنکھ ناک منہ اور کان مین جو موم بھر گیا تھا وہ ہٹا لیا گیا - بعد اسکے کچھ اور جوگی آئے اور تین مرتبہ لاش کے گرد انھون نے چکر لگایا - تیسرے دور مین جوگی آہستہ سے اٹھ بیٹھا اور جسطرح کوئی آدمی سونے کے بعد جاگ اٹھتا ہو اسطرح وہ ہر چہار طرف دیکھنے لگا -

بعد اسکے نامبردہ آہستہ آہستہ پہاڑ کی جانب اپنے غار کو چلا گیا جہان اسکو بقیۃ العمر قبر مین بیٹھنا تھا - اسکے ساتھی کہتے تھے کہ وہ سال بھر تک قبر مین اسیطرح رہ سکتا تھا - اور اسکے بعد زندہ اور صحیح و تندرست حالت سے نکل سکتا تھا -

(اودھ اخبار)

حجاز

ہے - ذات الحج دمشق سے ... کیلو میٹر ... واقع ہے - حمیدیہ حجاز ریلوے کمیٹی کو سنٹرل فنڈ مین ماہ ... گذشتہ کے اختتام تک چندہ کے دو کروڑ روپیے کے قریب وصول ہو چکے ہین حجاز ریلوے ... امسال سے پہلے پہلے تبوک کے اسٹیشن تک بالکل مکمل ہو جائیگی ... ماہ حال کو سلطان المعظم کے جلوس تخت نشینی کی سالگرہ ہوا کرتی ہے - (مخزن)

سلطان المعظم نے حال مین نہر زبیدہ کی مرمت کا حکم صادر فرمایا ہے یہ نہر بغداد کے مشہور بادشاہ خلیفہ ہارون رشید کی چہیتی ملکہ بادشاہ بیگم زبیدہ خاتون نے تعمیر کرائی تھی مکہ معظمہ کے اردگرد جسقدر باغات اور قابل زراعت زمین ہین ان سب کی آبپاشی کا انحصار اسی نہر پر ہے ایک زمانہ مین تمام صوبۂ حجاز کی آبادی کے پینے کے پانی کا دارومدار اسی پر تھا - (مخزن)

انگلستان مین ایک کمپنی زنگبار مین ریل ڈالنے کے قصد سے مقرر ہوئی ہے - جزیرۂ زنگبار مین لونگ اور تارجیل کی کاشت بکثرت ہے اور یہ کمپنی دارالحکومت کی گلیون اور سلطان زنگبار کے قصر مین برقی روشنی کا انتظام کرنے والی ہے - (...)

سنا گیا ہے کہ ملا عبد القیوم مسلمانون کی تعلیم جاپان و امریکہ کے لیے روپیہ جمع کر رہے ہین - مولوی صاحب نیشنل کانگریس کے بڑے حامی ہین اور دیگر اہل اسلام کو بھی اپنا ہم خیال بنانا چاہتے ہین - جہان دو ایک نئی خیال کے مسلمان جنکو کانگریس کی ممبری مایۂ ناز ہو - ملکی اتفاق کا نام لے لے کر قوم کو مغالطہ مین ڈالنا چاہتے ہین وہان ایک آپکی ذات بھی ہے - مسلمان طلبا کا جاپان جانا اعلی مدارس مین پڑھنا - مختلف علوم و فنون سیکھنا یہ سب کام مفید کام ہین صرف اندیشہ ہے تو اسقدر ہے کہ مولوی صاحب کانگریسی ہین - کہین آپکے خیالات قومیت سے گزر کر ملکی پلیٹ فارم پر نہ آ جائین و ملکی بھائی ہونے کے باعث غیر قوم کے طلبا بھی اس روپیہ مین شریک ہون - پھر وہی مثل ہو جائیگی -
باہر والے کھا گئے گھر کے گائین گیت
(روہیلکھنڈ گزٹ ...)

آزاد - بدگمان وہم کی دارو نہین نقمان کے پاس -

پتہ: حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور
مطبع اودھ اخبار لکھنؤ نیا گاؤں میں محمد سجاد حسین نے چھپوا شائع کیا

تقریب ۱۸

(شدت تہذیب)

ہوے اسقدر مہذب کبھی گھر کا منہ نہ دیکھا
کٹی عمر ہوٹلون مین مری اسپتال جاکر

(مضمون)

پڑھتے رہو قانون کو قانون یہی ہی
اُمید پہ بیٹھے رہو افسون یہی ہی
اک شغل مؤدب ہے تو اک شغل مسکن
مضمون کے طالب ہو تو مضمون یہی ہے

(التواے عشق بضرورت امتحان)

شبونمین کورس مین فارمولا ورک کرتے ہین
عدیم الفرصتی سے اونکی الفت ترک کرتے ہین

(طبع آزمائی بر غزل خواجہ وزیر)

اونھین شوق عبادت بھی ہی اور گانیکی عادت بھی
نکلتی ہین دعائین اونکے منہ سے ٹھمریان ہوکر
تعلق عاشق و معشوق کا اک لطف رکھتا تھا
مزے اب وہ کہان باقی رہے بی بی میان ہوکر
حقیقت مین مین بُلبُل ہون مگر صیاد کی خواہش سے
بنا ہون ممبر کونسل یہان مٹھو میان ہوکر
نہ تھی مطلق توقع بل بناکر پیش کردوگے
مرے جان لُٹ گیا مین تو تمہارا میہمان ہوکر
نکالا کرتے ہین گھر سے یہ کہکر تو تو مجنون ہے
ستا رکھا ہی مجھکو ساس نے لیلی کی مان ہوکر

رقیب مشعلہ رو صہرے پہ بیرق اڑا د
بھگا یا مچھرون کو اونکے کمرون سی دھوان ہوکر

(بتان زر طلب)

خدا رکھے سلامت اوس نظر کو
کہ جسنے سیم کو چھوڑا نہ زر کو

(قناعت)

جو ملگیا وہ کھا لیا شکر خدا کیساتھ
نفرت نہ ہوگئی کسی سے نہ وحشت کسی سے ہی

(سرد مہری)

افسوس ہی مین آپ مین پاتا نہین ذرا
وہ ربط فطرتی کہ جو مادہ کو نر سے ہی

(تخویف رندانہ)

تم ناک چڑھاتے ہو مری بات پہ اے شیخ
کھینچونگا کسی روز مین اب کان تمہارے

(لطیفۂ محبوب)

کھائی مژگان و نظر کی جو قسم بولا وہ شیخ
آپ اب قسمین بھی کھاتی ہین چھری کانٹے سے

(غفلت)

نکالا شیخ کو مجلس سے اونسنے یہ کہکر
یہ بیوقوف ہے مرنیکا ذکر کرتا ہے

اور تخنہ بہت کم (بالتناسب) کام دیتا ہے۔
بروقت رفتار اگر ٹھوکر زیادہ ہو جیسے کوئی پنجون کے بل چلتے تو سمجھنا چاہیے کہ ساق بڑی ہے کیونکہ اسی کے اعصاب کے ذریعہ سے تمام جسم کا بوجھ لیکر پاؤن پھیل سکتا ہے۔
اگر رفتار مین ہر ہر قدم پر پاؤن ایسی بے ڈھنگی قطع سے اوٹھایا جاے کہ ہر قدم پر ایڑی دکھائی دے اور پوشاک کا سرا آگے پیچھے کسیقدر اوٹھ جایا کرے تو سمجھنا چاہیے کہ کولے اور ساق دونون بیقدر بہنین بڑے ہین کہ جسقدر حسن کے واسطے درکار ہین بہت سے اعضا جو کھلے رہتے اور بخوبی دکھائی دیتے ہین اونہین بھی تنگ پوشاک پہننے سے نظر بہت کچھ غلطی کر جاتی ہے۔ اسواسطے ہوشیار عورت کو چاہیے کہ پوشاک پہننے کے فن کو بخوبی تمام سیکھے
کتابی چہرہ والی عورت سامنے چوڑی ٹوپی دیتی ہین جس سے رخسار کا حصہ زیرین کھلا رہتا ہے اور چوڑے چہرے کی عورات کی ٹوپیان سامنے کیطرف تنگ ہوتی ہین اور چوڑے چہرے ہون تو تخدان کے کونون کیطرف ٹوپی کے سرے جھککر اوس چوڑائی کو چھپا لیتے ہین۔
جنکی عورت کی گردن لانبی ہوتی ہے اسکی ٹوپی کی گردن نیچے کی طرف اور لباس گلو کا گلا اوپر کیطرف ہوا کرتا ہے تاکہ گردن

کنارون چھپی رہے جنکی گردن کوتاہ ہوتی ہے وہ چھوٹی ٹوپی دیتی ہین اور پوشاک کا گلا نہ چوڑا ہوتا ہے نہ بلند۔
جن عورتونکے شانے پتلے ہوتے ہین وہ اپنی پوشاک کے کاندھے پر بہت سے شانون سے اُبھری ہوئی شکن یا چین لگاتی ہین اور پشت اور سینہ کی جانب شانون اور سینے کی وسط تک بیجاتی ہین۔
جنکی کمر بڑی ہوتی ہے وہ آگے کیطرف استاکو (یعنے قلی پیڑو) یا اوسکی قطع کی کوئی اور شی لگانے سے اور پشت کی جانب اسیقدر پوشاک اونچی بنانے سے عیب چھپاتی ہین اور اوپر سے پوشاک بالکل مسطح ہوتی ہے اور کمر کیجانب نیچے کو پلیٹین پڑتی چلی آتی ہین۔ جنکی چھاتیان بہت چھوٹی ہوتی ہین وہ سینہ کے اوپر کپڑے مین ترکیب سے بہت جھول رکھتی ہین یا دوسری ترکیبین کرتی ہین جنکی پشت کمر بہت چپٹی ہوتی ہے وہ سایہ کے دامن بہت کچھ وہان جمع کرکے اونچی بنالیتی ہین۔ اور کم سلیقہ سے عیب چھپاتی ہے جو بآسانی کھلجاتا ہو۔
جنکا دھڑ نیچے کیطرف آگے کو نکلا ہوتا ہے وہ کمر چھوٹی کرکے پچھاڑ اوبھارکے اور سر آگے سینہ نکال کے اوسے چھپالیتی ہین۔
جنکے کولے پتلے ہوتے ہین وہ ہوشیاری سے سایہ پیچھے کیطرف بہت گھیردار پہن بناتین۔
کشیدہ قامت عورات بڑے گھیردار دامن لگاتی ہین اور

بہت سی شکنین ہوتی ہین یا بیہودہ پن باتین ہوتی ہین۔

پستہ قد عورتین حد اعتدال مین رہتی ہین۔ مگر جہانتک آرام کے ساتھ ممکن ہوتا ہے وہان تک جھول وغیرہ پیچھے رکھتی ہین۔

ظاہری آثار حُسن

جب کوئی عورت سامنے ہوکر نکل جائے اور نظر باز کو اوسکی جانب توجہ ہو اور اوسکے ساتھی یہی نامناسب معلوم ہو کہ بیہودگی کے ساتھ اوسکے چہرے کیطرف گھورے تو ایسی حالت مین ضرور اس بات کا دیکھنا لازم آتا ہے کہ آثار حُسن کیا کیا ہین۔

یہ بخوبی سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر دیکھنے والا مرد ہوگا اور عورت حسینہ ہوئی تو صرف چہرہ مہرہ دیکھ کے محظوظ ہو کر نہ رہے گا بلکہ پچھاوا بھی سر سے پاؤن تک غور سے دیکھے گا اگر دیکھنے والی عورت ہوئی تو اس سے زیادہ پیچیدگی ہوگی۔ اگر دونون قبیح صورت یا حسین ہوں یا جو ملا ہو وہ حسین اور عورت قبیح صورت ہوئی تو میں لبسوے تو ممکن ہے کہ وہ ملنے والا لا پروائی سے گزر جاے اور محض نظر تغافل ڈالے۔ برخلاف اسکے جو وہ قبیح صورت ہو اور جسکو دیکھا ہے وہ حسینہ ہو تو وہ قبیح صورت عورت نہایت سخت نکتہ چینی سے معاینہ کریگی اور جب بشرے اور صورت کو عیب سے خالی

بلحاظ مناسبت اعضا اگر عورت کی رفتار صغر سنی مین کچھ بچے لحاظ سے خوش آیندہ ہو لیکن کسیقدر اوس کلف ہوتا ہو یا ہر قدم اوسکا اگلے پیر باری باری زمین پر پڑے یا ایڑی پر زیادہ زور دے تو اوس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہاتھ پاؤن او سکے اگرچہ سڈول ہون لیکن عمر کی بہ نسبت ضرور پتلے ہونگے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس عورت کی نظام دموی کی قوت بہت زیادہ ہے۔

علاوہ ازین اگر اس نوع کی عورت کو خفیف سا بھی کوئی عارضہ ہو جاتا یا ضعف لاحق ہوتا ہے تو یہ وقت رفتار کاندھے اور سینے کا حصہ بالائی ہر ہر قدم پر خفیف سی حرکت کرتا ہو۔

اگر پشت کی جانب سے دیکھا جائے تو ہر قدم پر پاؤن پیچھے کو پڑا کرتا ہے اور خفیف سا پھیلاؤ اسکی وجہ وجہ یہ ہے کہ گھٹنے اندر کیطرف جھکے ہوتے ہین اور اگر آگے سے دیکھین تو ہر قدم پر اوسکا لباس سمٹکر ایک پاس آجایا کرتا ہے اور پھر ٹھوکر سے دوسری طرف ہٹ جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گھٹنے اندر کیطرف بہت کچھ جھکے ہین۔

تناسب اعضا کے لحاظ سے اگر رفتار مین بنی انہوا لمبے لمبے ڈگ بڑھین تو سمجھنا چاہیئے کہ کولے بڑے ہین کیونکہ بوقت رفتار کے کولون کے اعصاب خاصکر زیادہ کام مین آتے ہین اور

غازی سرفلر کا استبداد

پہلا۔ گھر مین رکھ چھوڑتے افیون کے معتبر
گر نہ سرکار کی جانب سے منا ہی ہوتی

دوسرا۔ خواب مین بھی نظر آتی نہ کبھی کالے کو
کبھی گوروں نے یہ افیون جو کھائی ہوتی

پہلا۔ لطف تو جب تھا کہ ہم فوج مین ہوتے بھرتی
اور پھر روس کی سرحد پہ چڑھائی ہوتی

دوسرا۔ لشکر روس کو ہم دم مین فنا کر دیتے
ندیاں خون کی بہتین جو لڑائی ہوتی

نامہ نگار۔ حال اوس جنگ کا اخبار مین ہم لکھ دیتے
ایک چسکی جو کبھی ہمکو پلائی ہوتی

پہلا۔ آئیے آئیے حاضر ہے یہ ڈبیا ساری
کاش پہلے سے خبر آپکی پائی ہوتی

دوسرا۔ بعد مدت کے غریبونپہ کرم فرمایا
اب تو دیجے یہ خبر کوئی سنائی ہوتی

نامہ نگار۔ درد انگیز خبر دیکھی ہے اخبار مین آج
پیشتر اس سے ہمین موت ہی آئی ہوتی

پہلا۔ کر دیا آپ کی اس بات نے دلکو بیچین
آگ یہ سینہ دشمن مین لگائی ہوتی

دوسرا۔ جلد فرمایئے آئی ہے کہان سے وہ خبر
صبر سے اب تو نہین عہدہ برائی ہوتی

نامہ نگار۔ چین کہتا ہے مرا ملک نہ ہوتا برباد
ہند سے اتنی جو افیون نہ آئی ہوتی

پہلا۔ ہے گورنمنٹ کا یہ چین کی بیہودہ خیال
کچھ قباحت تو بھلا اوسنے بتائی ہوتی

دوسرا۔ ہم اگر ہوتے کیٹی مین وہان کی ممبر
پارلیمنٹ مین واللہ لڑائی ہوتی

نامہ نگار۔ اوسکی خواہش ہے نہو ہند مین افیونکی کاشت
کاشکے ایسی حماقت نہ سمائی ہوتی

پہلا۔ ہائے افیون کی کچھ قدر نہ کی ظالم نے
ذات سے اسکی نہین کوئی برائی ہوتی

دوسرا۔ دشمنی چین کو افیون سے کیون ہو آخر
اسمین ہے کوئی خرابی تو بتائی ہوتی

نامہ نگار۔ وہ یہ کہتا ہے کہ صحت کی ہو دشمن افیون
ورنہ جاپان سے زک مینے نہ پائی ہوتی

پہلا۔ عقل و دانش سے اگر چین نہوتا خالی
اوسنے افیون پہ تہمت نہ لگائی ہوتی

دوسرا۔ فوج مین چین کی ہم لوگ جو نوکر ہوتے
سارے جاپان کی ہستی ہی مٹائی ہوتی

نامہ نگار۔ وہ یہ کہتا ہے جو افیون کی ہوتی نہ خطا
بادہ خوارون کی نہ تعداد سوائی ہوتی

پہلا۔ عقل پر چین کی کاہے کو یہ پتھر پڑتے
اوسکو تہذیب کسی نے جو سکھائی ہوتی

دوسرا۔ خوبیان چین کو افیون کی ہم بتلاتے
اوسکے دربار مین اپنی جو رسائی ہوتی

نامہ نگار

میٹھی باتون سے بہت آپکی خوش ہون سعید
ذائقہ ایسا نہ دیتی جو مٹھائی ہوتی

راقم

س - م - ا
از دہلی

جاپان مسلمان ہوکر ہمکو کیا دیگا

مدت سے دیکھ رہا ہون کہ جاپان مسلمان ہوا چاہتا ہے اب اوسنے کلمہ طیبہ پڑھا - اے لو خبر معتبر آ گئی کہ شاہ جاپان مسلمان ہوگئے - نہین تو - نہین ابھی کچھ کسر ہے - شاید کانفرنس کا نتیجہ ابھی نہین شائع ہوا - کچھ کٹھ حجتی کر رہا ہے نہین ... ضرور ... اچھا صاحب مسلمان ہوا - یا - وہ جاپانی - پھر ہمکو کیا کسی کو نہو لیکن مسلمانان ہند کو ضرور خوشی ہے کیون - اسلیے کہ ترکی کا بادشاہ مسلمان - مصر کا خلیفہ مسلمان - اے توبہ خدیو - خلیفہ نہین خلیفہ نہین - شاہ کابل مسلمان - شاہ ایران مسلمان خان بخارا مسلمان - شاہ حبش مسلمان - شاہ زنجبار مسلمان - شاہ مسقط - چین آدھا مسلمان کرنیل فوج سے لیکر وزرا تک مسلمان - ادھر امریکہ بھی کسیقدر مسلمان - لورپول مسلمان - اب جاپان مسلمان ہوا جاتا ہے ہندوستان مین تو مسلمان پہلے سے ہین - یہ سب ململاکر آدھی دنیا سے زیادہ مسلمان ہوگئے - رہی آدھی دنیا وہ بھی انشاء اللہ مسلمان ہوجائیگی - ہان بات کہنے کو رنگیلی جلدی مین خیال نہین رہا - علیگڑھ مین ایک فرقہ کثیر مسلمان طلبا ہے کالج مسلمان - سرشتی مسلمان - البشیر مسلمان - پھر کیا ہے ادھر اودھر زمین آسمان سب مسلمان - اچھا تو پھر یہ سب دوست - لیکن اگر جاپان مسلمان ہوا تو ہمکو کیا دیگا واہ جی سبحان اللہ - دے گا یہ کیا کم ہے کہ ہم ہندوستانی مسلمان اوسکے بھائی بند نہین شمار ہوجائینگے لیکن جلدی اب اسکی کرو کہ دو دو چار چار آنے آدھ آنہ پیسہ - دھیلا - کوڑی - ادھی جو ہوسکے فوراً دو ... ہزار دو ہزار جسقدر جمع ہوسکے ایک مولوی کو ہمارے لا دو - کہ جاپان میں پنچ کے اُردو زبان مین وعظ شروع کر دے کیونکہ چندہ ہندوستان کا خاص حصہ ہے ذرا کوئی بات ہوئی اسلیے چندہ مفلسی کا اللہ زور زیادہ کرے کسی مین نہ ہمت ہے نہ ثروت ہے کہ وہ یورا بار اوٹھا سکے اور با ایں ہمہ سوا اسکے مین داخل ضرور ہوا چاہے بس چھپائی فی نافہ دو چار سو دیکر ایک شخص سے میلو اخبار مین چھاپ دو جاپان نو مسلم فنڈ - ہندوستان کی بات چل رہے گی اور جسطرح حضرت یوسف علیہ السلام کے خریداری کے لیے رشتہ لیکر بڑھی تھی تم بھی مختصر چندہ کا اشتہار لیکر بیٹھو - قیامت کے دن جب منادی غیب جاپان کے مسلمان کرنے والون کی مساعی کی فہرست کھولیگا تمہارا نام نمبر اول رہےگا سلا

اگر یہ یان کند ... م گور ...
[illegible] ... شد زموے

[illegible] ... جاپان مسلمان ہوکے کیا فائدہ مسلمانون کو پہونچا سکتا ہے اور مذہب اسلام کو کیا قوت پہونچا ... ہو کر وہ مذہب آجکل فیشن ہے - محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذہب تو پچھلے زمانے میں تھا اور جو اوسکے پابند ہین وہ پُرانے دقیانوسی تعلیم کے لوگ ہین - جاپان کو

دمہ کا کامل علاج

۱۶-۵-۲

بابو جگپت رای محلہ درگا کنڈ شہر بنارس دمہ کے مریضون کو جو اتوار کے دن بارہ بجے سے دو بجے تک اونکے پاس جاتی ہین آٹھ آٹھ ہفتے کی ادویات کہ جنسے کامل صحت ہوجاتی ہے - یعنے پھر دمہ زندگی بھر نہین ہوتا مفت دیتے ہین -

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ سبل۔ سرخی۔ پھولا۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جاتا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے۔ اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ ہر خاص وعام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپے میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ بصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہی

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم مین نے آپکے ممیرے کے سرمہ کو تقریباً بیس مریضون پر استعمال کیا۔ جو موتیابند۔ دھند پھولا ناخونہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے ان مریضون پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویساہی استعمال مین مفید اور بہتر ہدف پایا میری رائے مین آپکا سرمہ مثل لوٹریہ کونین بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے منبرداں اسکی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ امیر وغریب آپکے سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو دعائے خیر سے یاد کرین براے مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلی قسم وی۔ پی۔ پوسٹ بھیجدین۔

راقم۔ ڈاکٹر چودھری امیر علی میڈیکل انچارج شفاخانہ توکسہ ضلع ڈیرہ غازیخان

(۲) مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے خود بنایا ہے خود اور بہت بیمارون پر استعمال کرکے دیکھا ہی۔ اور مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھون کی بیماریون کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہی۔ مین نے بتجربہ دیکھا ہی۔ آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا مین۔ استعمال سے آنکھون مین ذرا بھی کسی قسم کی شکایت نہین ہے ہر روز سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون۔ ہر طرح کی مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے۔ دھند خارش۔ سرخی چشم کیواسطے دیگر انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ اور سچ سچ آپنے اسقدر سستے دامون مین یہ سرمہ بیچکر ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہی۔ جسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہی۔ ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھاوین۔ اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین۔

راقم۔ پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور

(۳) مینے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جوکہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھون کی بیماریون کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہی۔ آنکھون کو تروتازہ رکھتا ہی اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہی۔ آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی۔

راقم۔ نواب محمد حیات خان صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ سابق جوڈیشل [illegible] قسمت [illegible] ممبر کونسل [illegible]

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم۔ مین نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا۔ مین تصدیق کرتا ہون کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری کیلیے بہت مفید ہی میری آنکھین بالکل کمزور تھین لگاتار ایک پہر کام کرنے سے مجھے معذور ہونا پڑتا تھا اب میری یہ کیفیت ہی کہ صرف ۴ روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہون۔

راقم۔ میان خورشید محمد خان خلف نواب محسن محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال

(۵) مکرم بندہ تسلیم۔ مین آپکے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہون حقیقت مین جیسا آپنے اشتہار مین لکھا ہی اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے۔ مین نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہون۔

راقم۔ راؤ ہا کشن گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی محلہ چوڑیگران

پانچ ہزار روپیہ انعام

[illegible]

[illegible]

کو مولانا ... [illegible] ... جناب شمس العلما مولوی حاجی ... [illegible] ... پیر صاحب سہروردی قادری چشتی ... [illegible] ... اشرفی علی ۔ ایم ۔ اے ۔ ... [illegible] ... صورت دیکھو تو داڑھی ... [illegible] ... ہے ۔ مونچھ یا ندارد یا ... [illegible] ... دونون غائب ۔ یا ڈاڑھی پر دونی مونچھین کا صفایا فرانسی کٹ کھڑے کھڑے پیشاب کرنا ۔ کانٹا چھری ۔ میز کرسی ۔ شراب کی ممانعت صرف انگوری کی ہے کیونکہ خمر اوسی سے مراد ہے رہا گوشت حیوان کی سٹیما ا ب کل اور مشین سے بنی یہ قطعی جائز ہو رہتین باہر نکلین ۔ انٹرنس ایف ۔ اے ۔ بی ۔ اے ۔ ہوئی پردہ نداز ہو ۔ خوفناک رواسم شریعت سابق منسوخ ۔ شریعت حال کے قرآن مین بہ سم تقسیم شرعی لائق منسوخی ہین کیونکہ قوم پہلے مفلس تھی اب امیر ہے ۔ اب اوس تقسیم مین نقصان ہے اور دقت ہو ۔ پہلے زمانے مین دو چار اونٹ ۔ چند غلام ۔ چند کنیت ہوتے تھے جسطرح چاہا تقسیم کر لیا ۔ اللہ میان کچھ غیب دان تو تھے نہین یہ کیا معلوم تھا کہ زمانہ پلٹ جائیگا ۔ مسلمانان ہند وا یسے ہونگے جنکی حسب حال یہ مسئلہ تقسیم ہوگا ۔ ورنہ یہ آیت کلام مجید مین یا دور سلطنت مغلیہ ہی مین فرو ہوتے انگریزی عملداری مین اولاد اکبر کی وراثت کا حکم ہوتے ۔ بس جاپان اگر مسلمان ہوا تو بھی خوف کیا کم ہے کہ ہم مسلمان ہین ۔ ہم او ہم ہم مذہب ما ہست ۔ شیخ ہوا ۔ اور شیخ سلاری کے برادری سے اب ہم بہت عاری آگئے ہین ۔ اسلیے اسلام در کوٹ پتلون باید کہ مرتد شود چندہ کنند ۔ چندہ کنند جاپان کو مسلمان جسطرح چاہو بنا لو نہ مانتے تو شاہ جاپان کا نام بجبر باختیار خود و بہ رائے خود ۔

پہلی تاریخ کالی جمعرات سے قاری مکا ذوالدین رکولو لیس اخبار مین چندہ کی تاکید لکھو ۔ اور دیکھو یہ ہندو لوگ مسلمانون سے بہت جلتے ہین ۔ یہ نہین چاہتے کہ مسلمانان ہند جاپان کو مسلمان کرلین کیونکہ ایک کثیر فرقہ بودھ کا جاپان کو اسلام لانے سے غارت ہو جائیگا ۔ پس جو ہندو اخبار اس امر مین کچھین تو اوس کو جا ہے وہ بھی بات ہو ۔ تعصب پر محمول کر کے جیب ہو رہا کرو اور چندہ بھیجے

باڑھ پہ بیسکے

جناب مولوی صاحب ۔ اگر اجازت باشد ساختہ کردہ بیایم

ضرورت ہے

ایک بندۂ خدا کو دس ہزار (نقد) کی ضرورت ہے اور چونکہ سخت ضرورت ہو اسلیے فیصدی پچیس ماہواری سود دینے کو تیار ہین ۔ وعدہ ہے کہ روپیہ بہت جلد مع سود بقول شخصے (لیتا مرے کہ دیتا) ادا کر دیا جائیگا غرضمند دنیادار آدمی تو ہے نہین کہ جائداد کسی قسم کی ہو ۔ اسی لیے تمسک اور استغراق کے جھگڑوں کو بچکر محض ایمانداری پر معاملہ کرنا چاہتا ہے روپیہ مارا نہین جائیگا ۔ دینگے اور ضرور دینگے ۔ اگر یہان نہ دینگے تو بڑی عدالت ہے ۔ خدا کے یہان ڈیگری بچکر جا کہان سکتے ہین ۔ ؟

یہ ایک نادر موقعہ ہے اُن مسلمانون کی قسمت آزمائی کے لیے جو جواز سود مین ٹوک ٹوک کر زور لگا رہے ہین ۔ آیندہ اونکی بدقسمتی ۔

المشتہر

یکے از خانساران سرستی جان متصل دوکان حمید دستوائی

بقلم آغا منیر

زنخون کا میلہ "اے ہے"

بسیا نج اے ہو ۔ شوخ طبیعت اے ہے ۔ جیتے رہو اے ہے ۔ کیون بھئی تم نے اس "اے ہے" کو بھی کچھ سمجھا یا نہین ؟ یہ تمھارے شہر کے زنخون کا سخن تکیہ یا حسن کلام ہے جہان اس برسات مین گڑیون کے میلے ۔ عیش باغ کے میلے مہترون کے میلے ہوتے ہین ۔ وہان یہ زنخون کے میلے بھی خالی از لطف نہین ۔ ایکدن آپکے نامہ نگار ہنر نگار نے کوٹ پتلون سے لیس ہو ترکی ٹوپی کھوپڑی جما ۔ جیب مین گھڑی ہاتھ مین چھڑی لیے منھ مین سگار چرٹ دبا بھک بھک دھوان اڑاتا کھٹ پٹ حالت نفرت کرتا گو کہ ایک بگشتی سیر کا دعا و بولد یا خبر اور مضامین کی تلاش مین دھت ٹوتی ہی ناک کی سیدھ پر نواز گنج کیطرف چل کھڑا ہوا ۔ یہان چوراہے کے قریب اچھا خاصا مجمع نظر آیا ۔ وہ لمین کہا

یہی لو ۔ کڑیول آف دی پریس (چھاپے خانہ ...) کہان چھٹکا ۔ اکہ ان میلے ٹھیلون کا لطف اوٹھاؤ ۔ کسی رپورٹر کو ڈھونڈھا وہ بھی نہین ۔ کیا بتاؤن کیسا پُر مذاق سین تھا ۔ بیچ مین سڑک دونون طرف کے مقابل کوٹھون پر زنخون کا مجمع ۔ ایک کوٹھے پر ادھے زنخے ۔ اور دوسرے پر پورے زنخے ۔ لوچدار ساریان باندھے بڑے ٹھسے سے پرا جمائے ہوئے بیٹھے ۔ دونون طرف ایک ایک زنخا ڈھولک بجا رہا تھا اور تال سُر کے ساتھ گالیون کی بوچھار ہو رہی تھی ۔ مجمع کے شور و غل سے سوائے ڈھولک اور "اے ہے" کی آواز کے اور کچھ سنائی نہین دیتا تھا ۔ زنخون کا مٹکنا اور ہاتھ چمکا چمکا اور کمر لچکا لچکا کے کہنا ۔ جو کچھ انشا علیہ الرحمہ نے سُنا آپ کو بھی سُناتا ہون ۔

بنگال کے بابو اے ہو ۔ پاگل بابو اے ہی ۔ بابی سندیشی اے ہی ۔ سودائی خبطی اے ہی ۔ بھوکا بنگالی اے ہو ۔ بودا بنگالی اے ہی ۔ ملک کا دشمن اے ہی ۔ مکار اور پُرفن اے ہی ۔ دوسرے کوٹھے والون نے یون جواب دیا ۔ لکھنؤ کی صفائی اے ہو ۔ مہتر کی جائی اے ہی ۔ سڑکون پر کیچڑ اے ہی ۔ گلیون مین ٹھوکر اے ہی ۔ بندۂ درگاہ نے اس بے تکی اے ہی کو ناتمام چھوڑا اپنے آشیان جنت نشان کو مراجعت فرمائی یاران طریقت بشن مرزا اور وزیر مرزا ساتھ تھے ۔ لوٹتے وقت سارا راہ اسی "اے ہی" کی دلگی رہی ۔ کسی نے کوئی بات کہی او سکے ساتھ ہی دوسرے نے "اے ہی" کا پچھلا جوڑ دیا اور ایک فرمائشی قہقہہ پڑا ۔ آپ جانئے دلی کے خواب مین جھمیرے ہی جھمیرے ۔ کھانی کے نائٹ ڈریس (شب خوابی کے کپڑے) پہن کے جو پلنگ پر دراز ہوتا ہون تو بی نیند النساء بیگم بڑے ٹھسے سے چھم چھم کرتی ہوئی بغل گرمانے کو دھم سے آ پہونچین ۔ پھر کیا تھا دوسرے ہی عالم مین

دیسی گبرون

بمبر ۹۔۹۔۳۰۔۶

یعنی لودھیانہ کلاتھ ۔ کوٹ ۔ قمیص پاجامہ وغیرہ کیلیے نہایت عمدہ اور رنگے نئے نمونہ کے ہمارے ہان تیار ہوتے ہین ۔ نمونہ درخواست آنے پر مفت ارسال ہوتے ہین ۔

المشتہر

شیخ الٰہی بخش سوداگر دیسی کلاتھ مرچنٹ لدھیانہ پنجاب

دیکھ عدالت نے ... بات ...
میں مقدمہ ... ہوگئی تھی - ... جو ... ریاست
کرنے ... میں ... جواب ... حسینی
میں - ... کو ... دیا - دو ...
گئے مین ایک آنچ کی کسر بھی ... رہی تھی -
جل جہاں کے میلے ... لطف کی بات یہ بھی کہ
... ملت ... سے ذرا نانے
اون ... شائقین ... اسقدر مشتاق
تھے کہ بار بار ... لیتے آتے تھے - مگر تو بہ توبہ
ایک جھلک بھی نہ دیکھ سکے -

اسے بساآر زو کہ یان شدہ

پہلوانوں کا دنگل ختم ہوا - انعامات بھی بٹ چکے -
بہت کا روپیہ پولس بینڈ فنڈ میں داخل ہوا - تھوڑی
دنون تک خوب چہل پہل رہی - سپرنٹنڈنٹ اوف
پولس بانی دنگل نے کئی مرتبہ حکمت عملی سے گڑ بڑ
جھالیے کو روکا ورنہ فریقین بالکل ال گئے تھے -

بقلم

اے - آر - لوکل نگار

ریویو

آنے والی قوم

اس نام کا ناول پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی نے
حال مین شائع کیا ہے اور اگرچہ اصل مصنف یا اوسکے
مشہور ناول زی کمنگ ریس کا کہین اشارتاً یا
کنایتاً نہین ذکر ہے - مگر جن لوگون کی اس قسم کی
کتابون کی بابت نظر وسیع ہے وہ جانتے ہین کہ شاعر
لارڈ لٹن متوفی جو ہندوستان کے قیصری دربار
والے مشہور وائسرائے لارڈ لٹن کے والد تھے
اسکے مصنف ہین - جیسا اونکے ناولون مین - نازک
فلسفیانہ حکیمانہ محققانہ مضامین ہوتے ہین ویسی ہی
عمیق معلومات سے ممزوج اور مفصل مضامین
یہین بھی ہین اور دکھایا گیا ہے کہ ہی نوع انسان
ترقی کرتے کرتے کس حد تک مصنف کے وسعت
خیال کے مطابق جا سکتا - اور رفتہ رفتہ - زبان
شکل - تعلیم - مشاغل - حکومت - جذبات قلبی -
اخلاق و افعال کی قوت ... وغیرہ وغیرہ مین کیا
کیا ہو سکتا ہے - اگرچہ قلت فرصت سے ہمکو
اسکا موقع نہین ملا کہ جانچین کہ لٹن کے خیالات عالی
کس مقدار مین اور کس درجہ تکمیل کے ساتھ کم مایہ

... اور مولف بالضرور حق سے ادا ہوئے ہین
مگر اسقدر رکھتے ہین کہ یورپ آجکل معاش کی دنیا مین
ترقی ... ہے وہان اس قسم کے خیال اور معلومات
کا سلسلہ نہایت لطف دیتا ہے مگر ہمارے حصیض
پستی مین ... ناظرین ناول اس سے
اسیقدر حظ ناقص حاصل کر سکتے ہین جیسے
زندر سبھا کے سبین یا فردوس بریں سے ...
شدہ جاننے والے یا الف لیلہ بدقسمت والا قصہ اور
مہر ریاض یا درہ نادرہ کے مضامین اور میزان منشعب
والا صدر سے اور شمس بازغہ سے - م

جہ داند بوزنہ لذات ادرک

خیر بہر حال یہان سرسری دلچسپی کے واسطے اون
ہزارون ادنیٰ تخیل ناولون سے بدرجہا بہتر ہے
جنمین معمولی یا مال عشق عاشقی فسق فجور وغیرہ کا
تذکرہ دماغ گندہ اور رجحان پراگندہ کرتا ہے -
اسکی قیمت چھ آنہ ہے

لائے اوس بت کو التجا کر کے
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

بقیہ مضمون خضر جدید

(۵) کسقدر چندہ جمع کیا ؟ -
ان سب سوالون کے جواب سوائے نفی کے کچھ
نہین ہو سکتے - جب یہ حالت ہے تو کس منھ سے
کہہ سکتے ہین کہ ہم بھی ملکی صنعت کے بہی خواہ ہین -
اسمین شک نہین کہ جسطرح سے ہمارے اپنا
وطن نے اس تحریک کو پولیٹکل رنگ دیکر چلایا ہے
اس طرح سے ہمکو چلانا اور بائے کاٹ مین شریک
ہونا مناسب اور مفید نہین - مگر اعتدال کے ساتھ
زمانہ کا رخ دیکھکر حفاظت خود اختیاری کے طور پر
اپنے کاریگرون کو تباہی سے بچانا اور اپنے بچون
کو صنعتی تعلیم دلا کر نئے زمانہ کے قابل بنانا کارخانے
کمپنیان اور بینک کھولنا کوئی جرم نہین ہے بلکہ قومی
زندگی کے لیے نہایت درجہ ضروری اور لابدی ہے
اگر اسیطرح سے جینے نے خواب غفلت مین پڑے
رہے تو دیکھ لینا کہ لاکھون مسلمان بلا ہوں کا ثرہ
جو دہ وقت نہین تو ایک وقت بھلی بری طرح اپنی حرفت
سے اپنا پیٹ بھر لیتا ہے جاپانی اور امریکن

بے دوا و بے جراح علاج

موجودہ صحت کا قائم رکھنا - گئی ہوئی صحت کا بحال کرنا
بے اولادون کے صحیح و سالم اولاد پیدا کرنے والا نسخہ
عورتون کی خفیہ بیماریونکا بغیر امتحان مقام مرض کے صحیح صحیح پتہ لگانا
ہر تندرست و بیمار کا اتالیق و مشیر اور ہر مریض کا معالج یکسان
لاجواب سلسلہ کتب جدید قدرتی طریقہ تشخیص
امراض جدید قدرتی طریق علاج بے دوا و بے جراح بالتصویر
اردو مصنفہ مشہور عالم ڈاکٹر لوئی کہنے صاحب

جرمن عالم موجد و مصنف علاج بے دوا

- جسمین لائق موجد نے قدرت کے نباتات و حیوانات اور اونکی عقل
حیوانی اور مظاہر قدرت مثل چاند سورج کے قدرتی اثرون اور
موسمون کے تغیر و تبدل کے علمی مشاہدے اور عملی تجربے کرکے
بڑی منطقیانہ اور فلسفیانہ تحقیق کے ساتھ بدلائل عقلی ثابت
کیا ہے کہ جملہ امراض خواہ اونکے نام کچھ ہی کیون نہ ہون اور خواہ وہ صورتین
ایک دوسرے سے بظاہر کیسے ہی مختلف کیون نہ ہون دراصل ایک ہی
ہین اور اون سبکا ایک ہی مشترکہ سبب ہے - لہذا اون سبکا
علاج سائنٹیفک یعنے علم طبیعات کے اصولون کے ساتھ
یکسان طور پر صرف ایک طریقہ سے بلا ضرورت تشخیص ہو سکتا ہے
جسمین صرف چہرہ اور گردن دیکھکر تندرستی و بیماری موجودہ اور
نیز آیندہ حتی کہ برسون پیشتر صحت کے ساتھ دریافت کرنا بتلایا ہے
اور ہر مرض کا علاج معمولی سر اور دانتون کے درد سے لیکر دق -
مراق - ہیضہ - طاعون - اوتیھ پھوڑہ وغیرہ مہلک اور لاعلاج
امراض تک بے دوا بے جراح بے عمل پچکاری - وغیرہ صرف چند مختلف
قسم کے گرم و سرد پانی کے تدبیری غسلون و دھوپ کے خارجی اثر اور قدرتی
کھانے پینے کی چیزون سے نہایت آسان اور کامیابی کیساتھ بتلایا
ہے جو اسقدر مقبول اور پسند ہر خاص و عام ثابت ہوا ہے کہ اسکا ترجمہ
دنیا کی ۲۵ مختلف زبانون مین ہو چکا ہے - خود مصنف کی زبان جرمن
مین ۵۰ بار اور زبان انگریزی مین ۱۵ بار چھپ چکا ہے - صرف دو سال
کے اندر ساٹھ ہزار جلدین فروخت ہو چکی ہین - جسکی اردو ایڈیشن بالتصویر
(۱) کیا مین تندرست ہون ؟ یا بیمار ؟ قیمت مجلد ۲ر
(۲) حقیقی قدرتی غذا انسان - قیمت مجلد ۲ر
(۳) قوت زندگانی کا بڑھانا - قیمت مجلد ۲ر
پیشگی قیمت آنے پر یا بذریعہ وی پی - پوسٹ - بحوالہ اس
اخبار کے خود مترجم صاحب سے حسب پتہ ذیل ملسکتا ہے -
محمد امیر مرزا صاحب - ایجنٹ ڈاکٹر لوئی کہنے صاحب
موصوف مالک دفتر علاج بے دوا
گلی میرہ داری - کھڑکی فراش خانہ - دہلی

THE
AVADH PUNCH
اودھ پنچ

کیوں؟
روح حیات
روغن

رباعیات

انگریز کیون نہ اکڑین اور کیسلی نہ اینٹھین
پاکٹ بھری ہی زر سے کسطرح نہ چپکی بیٹھین
ای قافیہ مست ہندی کیون اینٹھی
تیری اکڑ عبث ہی زینت عشق بٹن بٹن

دیگر

رات دن یہ می پرستی عشق ہمراو تال کا
آپنے سوچا بھی کیا انجام ہی ان چال کا
ہی سلامت گر یہ منڈی دیکھ لینا عنقریب
صاف ہوجائیگا حضرت بھاو آٹے دال کا

دیگر

ہے منکے تہذیب اور فیشن پر
پھر ہے شتھنا ہلائے تم پھر پھر
کی تجارت نہ کوئی کاریگری
اور نہ افلاس کھسکا اونگل بھر

راقم
سید تصدق احمد

طلباء محمڈن کالج کو دوستانہ نصیحت

امیر حبیب اللہ خان آنے والے ہین ہمارے نواب محسن الملک ابھی سے اس امید پر کوشش کر رہے ہین کہ امیر محمڈن کالج کو ... اور مثل انجمن حمایت اسلام کے کالج کا بھی وظیفہ مقرر کردین یہ امید ایک مسلمان امیر کی ذات سے رکھنا کچھ تعجب کا مقام نہین ہے۔ کامیابی ضرور ہوسکتی ہے مگر سنو یارو کم سے کم دو تین مہینہ تک وہ شیوہ اختیار کرو جو طلباء انجمن حمایت اسلام کا ہے۔ بیشتر یہی بات خیال کرو کہ امیر جسوقت کالج مین آئے اور تم سب کے چہرے پریڈ کے میدان کی طرح صفاچٹ دیکھے اوسوقت ضرور محسن الملک کیطرف مخاطب ہوکر کہین گے کہ تم ہمکو محمڈن کالج مین لائے ہو یا کرسچن کالج مین؟ بتاو اسکا کیا جواب دوگے بھائیو ابھی کئی مہینے کا وقفہ ہے ہماری نصیحت مانو اور ابھی سے داڑھیان خدا کی راہ پر چھوڑ دو اور برساتی گھاس کیطرح بڑھ جانے دو امیر کے آنے تک یکمشت دو انگشت نہ سہی یک انگشتی تو ضرور ہو جائینگی۔ امیر کے چلے جانے کے بعد اختیار ہے خواہ رکھنا یا کسی نہر کے کنارے بیٹھکر صفا کرا لینا وضو کی ترکیب بھی سیکھ لو تم لوگ غالباً وضو نماز پڑھنے کے عادی ہو نماز بھی یاد کر لو ایسا نہ ہو بوقت امتحان سبحان ربی الاعلیٰ کیجگہ معمولی جملہ (مرے تیری خالہ) زبان سے نکل جائے تو اوٹھی آنتین گلے پڑین چار دہ بارون لے تو تمام ہندوستان کے مسلمانون مین تہلکہ ڈال رکھا ہے امیر کے ساتھ تو ترب کا ترب ... کا ہوگا خوب یاد رکھو امیر جو کچھ تمہارا امتحان لے گا وہ صرف شعار اسلام کے متعلق ہوگا اور وہ اوسیوقت تمہاری کفالت اور مدد کریگا جب تمکو اوسکا مستحق سمجھے گا۔

راقم

سمجھانے سے تھا ہمین سروکار
اب مانو نہ مانو تم ہو مختار

سلہ پتلون نما پائجامہ

نیچر کا نیا تماشہ

بھلی مدت ہوئی کہ آسمان کو چکر دینے والے حضرات خود آسمان کی بٹی مین آکر فنا فی النیچر ہو چکے اور انکے اقوال کو اس دنیا کی دیمک کب کی چاٹ چکی ہے۔ اب نہ اوسکا وقت نہ قدر و قیمت نہ وہ ما فی البحث۔ پھر کون اونپر آنسو بہاکر دردسر خریدے۔ اور انکے قدر و قیمت کا مرثیہ پڑھکر گڑے مردے اوکھاڑے ... کا مصداق بنے یہان تو دنیاواری کی دم لگی ہوئی ہے۔

۔۔۔ کے پید ہو۔

جہان سرخی زیادہ ہونے کا عیب ہوتا ہے وہان چہرے کے گرد سرخ رنگ استعمال کرتی ہین تاکہ مقابلہ اوسکے درمیان کی زرد اور نیلگون رنگت نمایان ہو۔

جہان چہرہ مین نیلگونی زیادہ ہوتی ہے تو اوسکے گرد آسمانی رنگ لگاتی ہین تاکہ اوسکے مقابلہ مین درمیان کی زردی اور سرخی غالب معلوم ہو۔

اور جب چہرہ مین زردی اور سرخی زیادہ غالب ہوتی ہے تو نارنجی استعمال کرتی ہین۔

اور جب سرخی اور نیلاہٹ ہو ارغوانی رنگ استعمال کرتی ہین جب چہرے مین نیلاہٹ اور زردی زیادہ ہوتی ہے تو سبز رنگ استعمال کرتی ہین۔

یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ لوپیون کے استر کا عکس بھی چہرہ پر پڑا کرتا ہے اور شفاف لوپیان زیادہ رنگ بھی ڈالتی ہین یہ رنگتین ویسی نہین ہوتین جیسے چہرہ کے گرد استعمال کیجاتی ہین۔ اور جنکا اثر اونکے مقابلہ مین ہوتا ہے بلکہ اوسکے برعکس ہوا کرتا ہے جیسے ہلکا سرخ رنگ رخساروں کا چہرہ کے گرد سبز رنگ استعمال کرنے سے کھلتا ہے ویسے ہی لاکھی رنگ کا استر اپنا عکس ڈالکر سرخی کو ترقی دیتا ہے۔

اسی وجہ سے جو رنگ چہرے مین کم ہوتا ہے اوسی رنگ کا استر ٹوپیون مین لگادیا جاتا ہے اور یہ چالاکی کیجاتی ہے کہ دیکھنے والے کو اوپر سے وہ استر دکھائی نہ دے اور اسطرح جو تھوڑی سی رنگت اصلی ہوتی ہے اوسکو ترقی دیدیتا ہے اور اسی سبب سے ایسی لوپیان آگے کیطرف چوڑی نہین ہوتین۔

اور جب آگے چوڑی ہوتی ہین تو استر کا رنگ مناسب جوڑ کا ہوتا ہے لیکن اوس حال مین رنگت پر عکس مناسب نہین پڑتا۔

پس ان رنگون کے جوڑ کا عام طریقہ دریافت کرنے کے بعد خیال کرنا چاہیئے کہ صاف رنگت والے چہرے نیم رنگ اور چمپئی رنگ کے چہرے گہرے رنگون کے واسطے مناسب ہین چمپئی رنگ کے چہرے مین گہرے رنگون کا اثر سوم سے زیادہ ہوتا ہے کہ اونکے مقابلہ مین چہرہ کی رنگت صاف تر دکھائی دینے لگتی ہے اور صاف رنگت کے واسطے گہرے رنگ اس جہت سے درکار نہین ہین کہ اونکی مخالفت بہت سخت ہوجاتی ہے۔ چہرے کی پشت پر جو چیزین بنی ہوتی ہین یا برخلاف اسکو جنکا سایہ اوس پر پڑتا ہے رنگت کو ہمیشہ فائدہ یا نقصان پہونچاتی ہین۔

ایسی ہی اور دیگر وجوہ سے بہت سے لوگون کو اگر اونکے مکانات مین دیکھے تو وہ بہت اچھے معلوم ہوتے ہین اور اگر کھلے میدان

نہ پاسے گی تو ٹوپی یا گون کیطرف غور کریگی۔ کہ اس حسین عورت کی پوشاک ہی مین کوئی نقص کالون اور اپنے بدصورتی پر دل ٹھنڈا کرون۔

پس اگر کوئی مرد پیچھے جاتا ہو اور عورت اوسکے آگے آگے تو اہنین بالون کو دیکھکر اوسے غور کرنا چاہیئے کہ اوسکے چہرہ پر نظر ڈالنے کی کوشش کرنا چاہیئے یا نہین۔

بلکہ بعض اوقات جبکہ چہرہ بھی دیکھ لیا جاتا ہے یعنی راہ گلی مین مڈبھیر ہوجاتی ہے تب بھی پورا اندازہ حسن قایم کرنے مین غلطی ہوتی ہے اور اسکا اثر ایسا قوی ہوتا ہے کہ پہلی نظر دیکھکر کبھی صحیح اندازہ نہین قایم ہوسکتا اور یہ بات شمایل کے نوعیت اور پوشاک کی رنگت اور اوسکا تناسب چہرہ کے ساتھ پیدا کرتا ہے اور اسی وجہ سے اون اصول کو بخوبی سمجھنا چاہیئے کہ جن کے مطابق مکار عورتین رنگین پوشاک کا استعمال کرتی ہین۔

جب زردی چہرہ ایک طرح کا عیب مانا گیا ہو تو چہرہ کے گرد زردی پیدا کی جاتی ہے تاکہ درمیان مین سرخی اور نیلگون رنگت بمقابلہ اوس

۱؎ یہان رنگ سے وسمہ مراد نہین ہے۔ وسمہ اور چہرہ کا رنگ تو آجکل صرف [illegible] بازاری اور معزز ہوس پرست بیگمات جو عیاشی کے بدولت بہت کچھ اوسنے [illegible] مین استعمال کرتی ہین اور ہر طرح رنڈیون سے کسیطرح کم نہین [illegible] ہوتا ہے کہ زنانیان اپنے پیشہ مین پریشان نہی ہوتی ہین اور بیگمات [illegible]

نظر ڈالنے تو وہ بات اونین نہین ہوتی ہے اسی وجہ سے ممکن ہے کہ مکانات اور کمرون کی رنگتین اگر مناسب رکھی جایئن تو حسن بڑھ جائیں۔

خارجی تاثیرات نفس ذہن

خارجی تاثیرات نفس ذہن قامت، روش، پوشاک سے ماخوذ ہوتی ہین۔

قامت کی نسبت یہ ہے کہ ایک طرح کی شمائل یا مناسبت اعضا (ان دونون مین سے ہر ایک نظام عضوی پر منحصر ہے) یا ڈیل ڈول مین ایک نوع کی ملائمت یا روڑھا پن (جو بالکل نظام دموی سے متعلق ہے) یا اسطقس مین ایک نوع کی نزاکت یا بھداپن (جو بالکل نظام نفس ذہن سے متعلق ہے) یہ سب باہم گر یا تو خوش قامتی اور کریہ منظری یا لینت وصلابت اندام یا نزاکت و درشتی مزاج پیدا کرتی ہین اور یہ امور چہرہ کے خط و خال سے بخوبی دکھائی دیتے ہین۔

یہ صفات جوڑی جوڑی ہر نظام سے متعلق ہوتے ہین کیونکہ بدون کوئی قید اندازہ غیر ممکن ہے۔ روش کی نسبت یہ ہے کہ قدم کا آگے بڑھانا حسین جسم دونون پہلوؤن کیجانب نہین جھکتا ہے یا سر سیدھا اوٹھتا ہے یہ دونون باتین نظام حرکت سے متعلق ہین یا ہر ہر قدم پر سر کا اوٹھنا اور جھکنا ہے جو نظام ذہنی کے متعلق ہے۔

پارلیمنٹ پر شاہنشاہ ایران سے محبت ملک

[illegible] جبتک اس قید جابرانہ ہوا ہی سے کنار
سایہ والی حورتون کیطرح مطلق العنان ہو کر مختلف شہرون
اور ملکون کی سوسائیٹی کو جان بخش روح افزا ہوا
کی طرح تعلیم نہین پائینگی - نہ آزادی کا [illegible]
پکڑ کر ہاتھ پاؤن ہلانے گا - ڈکورٹ [illegible]
[illegible] - نہ دن چاندنی رات سمجھا - نہ [illegible]
[illegible] گا -

خیر خواہ لیڈیان ہندی

بقلم

ابو المجد دیہاری

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

ڈیر ایڈیٹر -
وہ جو آپنے سنا ہوگا کہ (چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی) واقعی ٹھیک ہے - مین فوٹو گرافی کا کام کرتا ہون اور فضل خدا سے ایسی تصویر کھینچتا ہون کہ انسان اپنی تصویر دیکھکر حیران ہو جاتا ہے -
[illegible] مارچ کا ذکر ہے ایک رئیس نے فرمائش کی کہ ہماری تصویر کا عکسی فوٹو ہکو چاہیئے - اور انھون نے اپنی تصویر ایک کاغذ مین لپیٹ کر مجھے دیدی - گھر پہونچکر دیکھتا ہون تو وہ کاغذ "انتخاب لاجواب" کا صفحہ تھا کالم ۳ مین لکھا ہوا تھا کہ -
(علم فوٹو گرافی - مین ایک اور ایجاد یہ ہوئی ہے کہ سب جسم کے بیرونی حصہ کا نہین بلکہ اندرونی حصہ کا عکس لینا بھی آسان ہو گیا - اور زیادہ عرصہ نہین ہوگا کہ ہندوستان کے فوٹو گرافر بھی اس نو ایجاد آلے سے [illegible] ہون - دل - جگر معدہ وغیرہ تمام اندرونی اعضا کا عکس لے سکین گے ......
یہ ایک ایسی ہی طرز کی ایجاد ہے جسکا بیان بادی النظر [illegible] خیال کے مطابق شاید مسخر اور مبالغہ ہوگا جس شخص کو اپنا عکس اُتروانا مطلوب ہو وہ اس [illegible] جسمین ایک چھوٹا کیمرہ اور برقی لیمپ ہوتا ہے نگل لیتا ہے - پھر فوٹو گرافر اوسکے اندرونی اعضا کا عکس ایسی آسانی سے حاصل کر سکتا ہے جیسے بیرونی اعضا کا -)
[illegible] ہماری عقلمندی دیکھئے پڑھتے ہی خوش ہو گئے اور شوق چرایا کہ قبل اسکے کہ کوئی اور فوٹو گرافر منگائے ہم کیون نہ منگا لین؟ مگر پتہ نہ معلوم ہوا - سخت مایوسی ہوئی
نا اسپر بھی کم نہوا - اور دل نے کہا کہ ہو نہو یہ ایجاد کسی یورپ یا امریکہ والے کی ہے - مگر خرابی یہ تھی کہ خط کس پتہ پر لکھتا؟ بہت کچھ سوچکر آخر دلمین یہ بات قرار پائی کہ یورپ اور امریکہ کے بڑے بڑے تاجرون کے نام خط لکھا جائے بس صاحب - علی الحساب اردو مین ایک ایک آرڈر دونون جگہ کو دھر گھسیٹا تو فوراً سے پہلے وہ نیا ایجاد والا آلہ جسمین چھوٹا کیمرہ اور برقی لیمپ ہو جسکو اگر انسان نگل جائے تو پیٹ کے اتم غلیم کا بھی عکس اُتر سکتا ہے ہمارے نام بذریعہ ویلیو بھیجدو - پتہ پر لکھدیا کہ بخدمت جناب کسی بڑے تاجر سوداگر صاحب - یورپ و امریکہ کے پہنچے" اور اسطرح اس کارروائی کو ختم کر کے شب و روز پارسل یعنی (ویلیو) کا انتظار کرنے لگا دلمین خوش تھا کہ اب دق اور سل کے مریض اور اونکی اندرونی حالت ہو گی - اور ہمارا فوٹو گراف ہوگا - اگر صفائی کے ساتھ اندرونی معاملات کا نقشہ کھینچکر نہ رکھدیا ہو تو نام نہین -
اب لطف دیکھیے ہمارا خط لقول مولوی شرر سلمہ (یونہی کھایا گیا کیتنے دنون جگر کا غذ)
جگر کھاتا تھا تا شاید کسی سوداگر کے ہاتھ پڑ گیا ہوگا - آدمی تھا بھلا مانس ہمارے خط مین لکھا ہوا دیکھکر کہ "جواب طلب ضروری" اوسنے جواب بھیجدیا - اور کسی اردو جاننے والے کلرک سے اردو مین بھی جواب لکھوا دیا - جسکی نقل آپکو بھیجتا ہون - ملاحظہ ہو

چٹھی کی نقل

ڈیر سر -
جواب مین چٹھی مورخہ ۳۰ - مارچ کے جو ہمکو تین مہینہ کا بعد ملا - ہم بولتا ہو کہ آپ سمجھتا ہے ہم کوئی فوٹو گراف نگلنے والا نہین رکھتا - ہم کہنا سکتا ہے کہ پیٹ کا درمیان مین جانیوالا فوٹو گراف یہان نہین ملتا ہیگا - آپ پیٹ مین نیچے اُترنے والا فوٹو گراف مانگتا ہے؟
ہم پوچھتا ہے کیا ہندوستانی اتنا بڑا منہ رکھتا ہے کہ ایک کیمرہ چھوٹا سا اور برقی لیمپ بھی نگل جانا سکے؟ ہم افسوس کرتا ہے آپ ایسا بات کو سچ سمجھا! اگر آدمی اپنا (نفن) کا وقت معمولی سے زیادہ موٹا لکمہ (بڑا لقمہ) کھاتا ہیگا وہ حلک (حلق) مین پھنسا مانگتا ہے اور پانی کا بغیر اترنا نہین سکتا - پھر کسطرح ایک چھوٹا کیمرہ بھی لیمپ کے ساتھ منہ مین جانا سکیگا؟ ہم سمجھتا ہے اسکا پمپ (معدہ کا پمپ) پھٹ جائیگا - او - ول ہم پوچھتا ہے پیٹ کا اس مانک (◎) آنت مین کیمرہ کسطور تیر کا مانک سیدھا رہیگا؟ اور جب انسان کھانا کھا چکا ہے تب اوسکا معدہ اسکا واسطے جگہ کسطرح دینا سکیگا؟ اور اسکا کیا گارنٹی ہے کہ پیٹ کا اندر کا پانی اور روٹی چبایا ہوا اوسکے شیشون کو دھندلا کریگا نہین؟ ہم سمجھتا ہے ہندو مسلمان دونون کو برت - روزہ والا دن عکس دینا ہوگا - قہ قہ قہ! ہم نہین سمجھا کسطرح بلا تکلف وہ باہر آنا سکیگا؟ جبکہ بڑا نوالا (یعنی ڈراٹ) آسانی سے حلق مین جانا اور باہر آنا نہین سکتا؟ ہمارے پاس زیادہ وقت نہین ہم کہانتک آپکی عقل پر روئے - ہم سمجھتا ہے سب ہندوستانی کا منہ بہت زیادہ بڑا ہیگا جب ہی فلان صاحب وہان زیادہ نہین ٹھہر استعفا دیکر آتا ہیگا -

آپکا وفادار
اے جنرل مرچنٹ لندن

دیسی گبرون

[illegible] ۲۹-۹-۰۹

یعنے لودھیانہ کلاتھ - کوٹ - قمیص پاجامہ وغیرہ کیلئے نہایت عمدہ اور رنگ نئے نمونہ کے ہمارے ہان تیار ہوتے ہین - نمونہ درخواست آنے پر مفت ارسال ہوتے ہین -

المشتہر
شیخ الٰہی بخش سودیشی کلاتھ مرچنٹ لدھیانہ پنجاب

دمہ کا کامل علاج

[illegible] ۱۶-۵-۰۰

بابو جگجیت رائے محلہ درگاکنڈ شہر بنارس دمہ کے مریضون کو جو اتوار کے دن بارہ بجے سے دو بجے تک اونکے پاس جاتے ہین آٹھ آٹھ ہفتے کی ادویات کہ جنسے کامل صحت ہو جاتی ہے یعنے پھر دمہ زندگی بھر نہین ہوتا مفت دیتے ہین -

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز نگریزی و مڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ سیل۔ سرخی۔ پھولا۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے۔ خاص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہی

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم مین نے آپکا ممیرے کا سرمہ کو تقریباً تیس مریضون پر استعمال کیا۔ جو موتیا بند۔ دھند پھولا ناخونہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے ان مریضون پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور بے بہا پایا میری رائے مین آپکا سرمہ مثل ہیرے کے کونین بذریعہ ڈاکخانہ جات اور ہر گاؤن کے بنیے ذریعہ اسکی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ امیر و غریب آپکے سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو دعائے خیر سے یاد کرین براے مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلی قسم وی۔ پی پوسٹ بھیجدین۔ راقم ڈاکٹر چودھری امیر علی سینڈ کلاس [illegible]

(۲) مین نے ممیرے کا سرمہ جوکہ سردار میا سنگھ صاحب نے بنایا ہے خود اور بہتیرے بیمارون پر استعمال کرکے دیکھا ہے۔ اور مین بہت بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھون کی بیماریون کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ مین نے بہت تجربہ سے آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا مین انکو یقین دلاتا ہون کہ کسی قسم کی شکایت ہو سرمہ ضرور استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون [illegible]

مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے۔ دھند۔ خارش۔ سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ اور سچ سچ آپنے اسقدر سستے داموں مین یہ سرمہ ایجاد کر ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہی جسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہی۔ ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھاوین۔ اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین۔

راقم۔ پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور رئیس صاحب بہادر [illegible]

(۳) مینے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جوکہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھون کی بیماریون کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہی۔ آنکھون کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کیواسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہی۔ آجتک کبھی کوئی دوا ایسی سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی۔

راقم۔ صاحب محمد حیات خان صاحب بہادر [illegible] سابق [illegible] کمشنر [illegible]

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم۔ مین نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا ہے [illegible] کرتا ہون کہ بیشک یہ سرمہ [illegible] چشم کے لیے بہت مفید ہے [illegible]

نکا تار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا۔ اب میری یہ کیفیت ہی کہ صرف ۴ روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہون۔

راقم۔ میان خورشید محمد خان خلف نواب [illegible] صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال

(۵) مکرم بندہ تسلیم۔ مین آپکے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہون حقیقت مین جیسا آپنے اشتہار مین لکھا ہی اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے مین نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہون۔

راقم۔ راو [illegible] مقام [illegible]

دیکھا صاحب آپنے؟ یہ لغزش۔
تیت مجھے ملی۔ کیے نقصانات [illegible] و دیگر شماتت ہمسایہ۔
کس کی کمبخت نگاہ [illegible] سو توبہ ہے
"غائب الا جواب" [illegible]
[illegible] تیت کیا [illegible] تصور [illegible]
[illegible] دوست سے صلاح مشورہ کیے بغیر خط
کھولا۔

راقم
مین ہون آپکا حسرت زدہ فوٹوگرافر
بقلم
آغا منیر

آدمی غائب

(ماخوذ از امرت بازار پتر کا)

بنگال مین ہر ہفتہ ایک دو لڑکے لڑکیاں غائب ہوجاتے ہین بیان کیا جاتا ہو کہ شب کے وقت چند حضرات شکرم پر سوار پھرتے ہین اور بچون کو پکڑ لے جاتے ہین۔ نہ معلوم کہان لیجاتے ہین اور کیا کرتے ہین۔ اخبار "بنگالی" مین چند نام اُن آدمیون کے دیئے گئے ہین جو غائب ہوگئے اور آجتک واپس نہین ہوے۔ روزانہ "امرت بازار پتر کا" مین ایک تازہ واقعہ درج ہوا ہو جو ناظرین کے لیے خالی از دلچسپی نہوگا۔ پہلے یہ بتادینا بھی ضروری ہے کہ بیان کرنے والا کس حیثیت کا آدمی ہے تاکہ جھوٹ سچ پر اظہار رائے ہوسکے۔ مسٹر نیلکنٹھ۔ جنپر یہ واقعہ گزرا ہو ۳۲ برس کی عمر کے ایک مرہٹہ ہین اور بنگال مین آئے ہوے قریباً دو مہینے گذرے ہونگے۔ یہ دو طالبعلمون کو اپنی جیب سے اخراجات تعلیم و خوراک دیتے ہین۔ مشہور و معروف بزرگ مسٹر "چنتامنی" نے دوران ملاقات مین قابلیت کا سرٹیفکٹ انکو دیا۔ علاوہ بریں مسٹر نیلکنٹھ (انڈسٹریل اینڈ ایگریکلچرل کانفرنس) منعقدہ بنارس کے اسسٹنٹ سکرٹری تھے۔ جسدن واقعہ ہوا ہے مسٹر نیلکنٹھ نہایت ہی مغموم تھے کیونکہ اسی دن انکو گھر سے انکے جوان لڑکے کی موت کی خبر ملی تھی۔ اور یہ گھر جانے کے لئے تیار تھے۔ تفصیل یہ ہے کہ شام کے ساڑھے سات بجے مسٹر نیلکنٹھ ایک تنگ گلی مین پیشاب کر رہے تھے کہ گلی کے قریب ایک شکرم آکر ٹھہری دو آدمی گاڑی سے اترے اور انھون نے ایک کپڑا مسٹر مذکور کے منہ مین ٹھونس دیا پھر گود مین اوٹھا کر گاڑی مین چھوڑ دیا اور دروازہ بند ہونے کے بعد گاڑی نہایت تیزی سے ایک جانب کو چلدی۔ وہ کپڑا جو منہ مین ٹھونسا گیا تھا تر تھا اور ایک قسم کا میٹھا عرق اوس سے نکلتا تھا جسنے حلق مین جاکر اپنا اثر کیا اور یہ بیہوش ہوگئے۔ (نہ معلوم کب ہوش آیا) لیکن جب ہوش آیا انھون نے اپنے آپ کو ایک اندھیرے مکان مین پایا۔ چونکہ اب یہ ہوش مین آگئے تھے اپنی رہائی کی کوشش کرنے لگے۔ خوش قسمتی سے اسی مکان مین ایک کھڑکی تھی۔ دیکھنے سے انکو معلوم ہوا کہ مکان سہ منزلہ ہے۔ اور مین دوسری منزل مین ہون۔ کھڑکی کے نیچے ایک پُر فضا باغ ہے جسکے چارون طرف پختہ اونچی دیوار ہے۔ یہ سوچکر کہ سواے کھڑکی کے اور کوئی راستہ رہائی کا نہین ہے انھون نے اپنی دھوتی کو بیچ سے پھاڑا۔ اور اب گویا وہ طول مین دوگنی ہوگئی۔ اور رسی یا کپڑا تلاش کیا ایک چادر ملی جو وہان کھونٹی پر لٹک رہی تھی۔ اسکو بھی انھون نے طول مین دوگنا کردیا۔ اور سب کے درمیان مین مضبوط گرہ لگا کر ایک سرا اندر کسی چیز مین باندھ دیا اور دوسرا سرا کھڑکی سے باہر نکال کر اوسکے ذریعہ سے اترے اور باغ کی چاردیواری پر پہونچ گئے۔ اب انھون نے درخت کی شاخون کو جو دیوار کے دوسرے جانب [illegible] تھین پکڑ لیا اور [illegible] یہ [illegible] کی حالت مین یہ (علی الاکل) ایکطرف [illegible] تھوڑی دور پر انکو ایک بڑی سڑک ملگئی۔ اور یہ [illegible] سے اور رفوچکر ہوگئے (کیونکہ پولیس [illegible]) گھر سے ... ساڑھے بارہ بجے [illegible] پہونچے۔ والله اعلم بحقیقت الحال۔

یقین ہے جسقدر بیان کا شبہ بھی کم ہے۔ کیونکہ مسٹر نیلکنٹھ کی حیثیت کا آدمی اور پھر ایسے وقت جبکہ اوسکا دل بیٹے کی موت کی خبر سے پارہ پارہ ہورہا ہو یقین نہین آتا کہ ایسی گپ اڑا سکے۔

راقم
اے۔ یم۔ بریلوی

اشتہار ... ۲۰-۹-۰۶   ۱۹-۱۲-۰۶ ...

برہمی بوٹی

یہ ہندوستان کی ایک نہایت نایاب وقیمتی بوٹی ہے۔ اسکے استعمال سے برہما جیسی عقل ہوجاتی ہے۔ ویدک حکمت کے شسرت شاستر مین اسکے فوائد درج ہین۔ کند ذہنی کا علاج ہے۔ اکبر بادشاہ کے وزیر فیضی نے اسکا استعمال کرکے حافظہ کی طاقت پائی تھی۔ کتاب کو ایک بار پڑھکر دوبارہ اس کتاب کو زبانی سنا دیتا تھا۔ براے سوزش پیشاب جنبش فساد خون۔ سرعت۔ بخار۔ نامردی۔ سر دردی۔ خشکی۔ خارش۔ پھوڑا پھنسی۔ مرگی۔ لاغری۔ کم خوابی۔ بیچینی۔ مقوی معدہ۔ رطوبت دماغ۔ نسیان۔ سل۔ دق۔ کمزوری۔ حواس خمسہ ظاہر و باطنی۔ بواسیر خونی بادی و صفراوی۔ ان تمام امراض کو دور کرکے بدن کو کندن کیطرح کردیتی ہے عقل اور حافظہ ہزار گنا تیز ہوجاتا ہے زبان کا تتلانا لکنت پن اور بلغم بالکل دور کردیتی ہے جسم بد پرہیزی سے بھاری ہوگیا ہو۔ خون مین ٹھنڈک والنا اور اوسکو صاف کرکے بڑھانا اسکا ادنی کرشمہ ہے۔ آواز کوکل کے مانند کردیتی ہے۔ سوامی شنکر آچاریہ جی نے اسی سے طاقت پاکر ملک کو ہلایا۔ سوامی دیانند نے اسی سے درجہ عظمت پایا۔ تمام عمر اسکو استعمال کرتے رہے ہین۔ جو لوگ اولاد سے محروم ہین۔ وہ اسکی برکت اور عظمت دیکھین۔ ویدوان پروفیسر مکسمولر لندن بھی اسکی جستو مین خواہشمند ہے۔ دھول وغم کا شرطیہ علاج ہے۔ روزمرہ اسکے بیشمار پیکٹ باہر جاتے ہین۔ ۳۲۰۰۰ تھیلیان فروخت ہوچکی ہین۔ اسکے ہوتے کسی دوسری دوائی یا حکیم ڈاکٹر کی ضرورت نہین رہتی۔ طالبعلم وکلا و دیگر ارجنکا شب و روز حافظہ پر مدار ہے۔ انکے لیے اکسیر کا کام دیتی ہے۔ کوئی بیماری نزدیک نہین آتی۔

نوٹ۔ ہر قسم کی مجرب ادویات بھی یہان سے ملسکتی ہین۔

المشتہر
منیجر۔ جین ٹریڈنگ کمپنی شہر راولپنڈی بازار بھابڑیان

چلول

کرگا چھوڑ تماشے جا ئیے
ناحق چوٹ جولا ہا کھائے

ایک پنجابی ہیڈ ماسٹر تھا زدگان کی ، دکرنے اور انکے دکھ درد مین شریک ہونے کی غرض سے بنگال گئے تھے۔ بنگالیون نے یہ سمجھکر کہ یہ ہمارے بچون کو لے بھاگتا ہو اوسکی خوب آؤ بھگت کی۔ وہ درگت بنائی کہ مرحبا ایسی خیال کہ سبحان اللہ۔ اگر فوراً ہی پولس مدد پر نہ پہنچتی تو زندگی ہی دشوار تھی۔ بات یہ ہے کہ بنگالی کچھ آجکل مخبوط الحواس ہو رہے ہین اور ہونا بھی چاہیے تھا۔ روز روز نئی مصیبت۔ آئے دن تازہ صدمہ۔ جب انسان کو برداشت کرنا پڑے تو حواس باختہ ہو گئے ہی۔ خیال تو کیجیے بنگالی کب سے پریشان ہو رہے ہین اور کیا کیا غم برداشت کر رہے ہین تقسیم بنگال کی ناخوشی۔ قحط۔ سیلاب۔ مسٹر داس دیش بندھو کا اور امام بوس کی موت آجکل بنگال سے آدمیون کا گم ہو جانا یہ مصیبتین ہین جو پے درپے بنگالیون پر نازل ہوئی ہین اگر وہ دوست و دشمن مین آجکل تمیز نہین کر سکتے تو شکایت کیون ہے؟

بریلوی

شاہ سریندرناتھ

بابو سریندرناتھ اب بابو نہین ہین۔ بلکہ شاہ ہین۔ پچھلے ہفتے مین بنگالیون نے ایک جلسہ پر بابو سریندر ناتھ کے سر پر تاج رکھا ایک قیمتی بیچے کام کی کامدار چھتری اونکے سر پر لگائی گئی۔ بادشاہون کیطرح چنور اونکے سر پر ہلایا گیا۔ ایک عمدہ ہار گلے مین پہنایا گیا تاجپوشی کے وقت ویدمنتر کی رسم ادا کی گئی۔

اب شاہ سریندرناتھ کھڑے ہوئے اور سودیشی کے فوائد۔ بھارت کی خوفناک حالت۔ ولایتی کپڑون کا گائے اور سور کے خون سے رنگا جانا۔ (کہ ولایت مین کپڑون پر خوشنما رنگ دیا جاتا ہے) بیان کرکے حاضرین کو بیدار کیا۔ اسکے بعد معافی چاہی کہ "مین کافی الفاظ نہین رکھتا جو تمھاری اس مہربانی اور اس عزت کا جو مجھے ملی ہے شکریہ ادا کرون"

اسی واقعہ کا ذکر شاہ سریندرناتھ کے اخبار (بنگالی) مین بڑی خوشی سے بیان کیا گیا ہے۔ تعجب ہے بابو سریندرناتھ اس قسم کی باتون سے مخالفین کو ہنسی کا موقع دیتے ہین۔ بقول "امرت بازار پتریکا" اگر یہ حرکت ایک قابل تضحیک سوانگ اور تماشہ نہین تو کیا تھا؟۔

بریلوی

ڈائن عورت

ڈھاکا مین ایک عورت گرفتار ہوئی ہے۔ ظالمہ نے تقریباً اننو! معصوم بچے ہلاک کیے تھے۔ اب یہ عورت (پبلک پراسیکیوٹر س) کے ملاحظہ کی غرض سے بھیجی گئی ہے۔ کئی بچون کی نعشین ملی ہین۔

یہ آجکل بنگال مین جو آدمی غائب ہو جاتے ہین کہین ایسا تو نہو کہ اسکے یا کیسی اور اس جیسی بدبخت عورت کے ایجنٹ ہی ان بنگالیون کو پکڑ لے جاتے ہون؟ پھر غریب پنجابیون کی کیون مرمت کیجاتی ہی؟ یہ ہمت پنجابیون ہی مین ہے کہ بڑے وقت زلزلے۔ قحط وغیرہ مین کام آتے ہین۔ پھر یہ بھی نہو گا۔

راقم
اے - یم - بریلوی

کیا ابتک خبر نہین

کہ اخبار رفیق پنج مین مہذب اور پنچایانہ دونون رنگ کے مضامین۔ اسلامی۔ ملکی۔ فوجی۔ تعلیمی۔ اخلاقی اور دنیا بھر کے ہر مذاق کی تازہ تازہ خبرین شایع کیجاتی ہین عمدہ سفید کاغذ۔ نفیس لکھائی چھپائی ۲۶×۲۰ تقطیع کے بڑے سولہ صفحون پر ہفتہ وار چھپکر ملک کے ہر گوشہ مین بکثرت جاتا ہے۔ وجہ کثرت اشاعت کی یہ ہے کہ قیمت تمام اخبارات سے کم یعنی مبلغ دو روپیہ عہ سالانہ اور ہر خریدار کو عمدہ ایکروپیہ کا ناول انعام۔ درخواست کے ہمراہ قیمت بذریعہ منی آرڈر یا وی۔ پی کی اجازت آنی چاہیے۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار رفیق پنج۔ مراد آباد

[illegible]

ظاہر دیکھو تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایک چھوٹا سا لفظ ہی لیکن اسکی اندرونی وسعت کا کچھ ٹھکانا نہین ہے۔ اسکا دامن کوہ ہمالہ کے دامن سے کہین زیادہ وسیع ہے۔ بنی نوع انسان پر جو احسانات اسکے ہین۔ اونکا شمار نہین ہو سکتا۔ ہونیکا ثبوت اس سے زیادہ کیا کہ قریب قریب ہر زبان مین تھوڑے بہت تغیر کے ساتھ یہ جلوہ نظر آتا ہے۔ ہر ایک محکمہ۔ پیشہ۔ کام اسکی مدد کے محتاج ہین۔ یہ مشکل سے مشکل بات کو ایک آن مین واضح کر دیتا ہو۔ کوتاہ قلم ہرروز نکارقیق و عدم غرضکہ ہے تو بہت کچھ مگر مختصر طور پر اسکا کام سنکر بھی دیکھیے۔ حکیم صاحب مطب مین جلوہ افروز ہین۔ مریض آیا نبض دکھائی۔ روپیہ نذر کیا۔ حکیم صاحب ہاتھ بڑھاکر روپیہ لیتے ہین اپنی جانب کو کھینچے جاتے ہین روپیہ پر ہاتھ موجود ہے مگر انکار برابر جاری ہے۔ "نہین! نہین!! انھین خدا کی قسم اسکی کیا ضرورت ہی؟ یہ تو اپنے گھر کا معاملہ ہی"۔ (اسکے اگر روپیہ جیب مین رکھ لیا) اور جھٹ پٹ بلوامی کاغذ کے

[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] کر کے
حکیم جی [illegible] کس چیز کا ہوگا - حکیم صاحب جو سونچتے ہونا
ہان - تو اچھا [illegible] [illegible] تیل - گرم کھانسی
مغز وغیرہ - دیکھا آپ نے - ہمدرد تین چیزونکا نام بتایا
اور بہت سی چیزین جو اس مرض مین مفر ہین سب وغیرہ
کے دامن مین سما گئین - سبکے بیان کرنے سے
حکیم صاحب ایک گھنٹہ مین بھی فرصت نہ پاتے مگر "وغیرہ"
کہہ دیتے وہی کام ایک لمحہ مین ہوگیا -

اور ملاحظہ فرمایئے - تحصیل کا محرر سڑک کوٹنے والے
دس مزدورونکا روزانہ حساب لکھتا ہے - شام کو تقسیم اجرت
کے وقت کوتاہ قلمی سے کام لیتا ہے - لکھ دیتا ہے کہ چھبو -
عباری رحیرا تی - وغیرہ دس [illegible] [illegible] بس جیتی ہوئی
تین آدمیون کا نام لکھا اور ساب وغیرہ کے سپرد -
ایک شخص دعویٰ دائر کرتا ہے عرضی نویس سے
عرضی لکھا رہا ہے - ایک عورت اور اوسکے لڑکے مدعا علیہ
ہین - منشی جی ہر ایک کا نام لکھنے سے بچتے ہین - لکھدیتے
ہین کہ مسماۃ جمالو زوجہ رکّو و للّو وغیرہ پسران اکبر
میوالی - یہان بھی وہی بات دو لڑکون کا نام لکھکر
باقیون کو وغیرہ کے حوالے کیا -

مسجد کے نیم ملا نے ایک قصاب کو نماز پڑھتے
ہوئے دیکھا - اوسکے تہ بند پر کہین کہین خون کی چھینٹ
تھی - آپنے بانگ لگائی میان نیت توڑ دو - بی! او میان
نماز پڑھنے والے [illegible] سلام پھیر دو!!
قصاب پوچھتا ہے "مولوی صاحب کیا ہے گا؟" ہوتا کیا!
جاؤ پہلے تہ بند دھوکر آؤ پھر نماز پڑھنا بھائی یہ
شرع کی باتین ہین تم نہین جانتے - نماز نہین ہوتی
جبتک کپڑا اخون اور پیشاب اور پاخانہ اور —
(سمجھ مین پڑھا) اپنے دل مین - (یاد نہین اور
کیا کیا چیز نجس ہے - بڑے مولوی صاحب سے پوچھا
تھا مگر پھر بھول گیا) قصاب سے مخاطب ہوکر ہان تو بھائی -
کیا نام ہے تمھارا؟ بات یہ ہے کہ بس یہی روزمرہ کی
چیزین (سر کھجاتے ہوئے) خون پیشاب پاخانہ
وغیرہ وغیرہ انسے کپڑا پاک ہونا چاہیئے نماز کے لیے
یہ بھی شرط ہے -

یہان اس نیم ملا [illegible] خطرہ ایمان کی شرم صرف وغیرہ ہی کی
بدولت رہی ورنہ تین نجاستون کے پھیر ملا کا ذہن
رسائی نہین کرتا تھا - یہ ادنیٰ کرشمے ہین اس چھوٹے
سے لفظ کے -

راقم —

ا - یم - بریلوی

چہ میگوئیان

آجکل کلکتہ مین اس بات پر بکواس ہو رہی ہے - کہ گو
نائب کہان ہو جاتے ہین - اجی ہم بتلائین مومیائی
نکالنے والے اوڑا کر لیجاتے ہین - بس ایک سہل سی
ترکیب ہے - ہمارے دوست مسٹر محمد علی انسپکٹر
خفیہ پولس کلکتہ کو ڈیپوٹ کر دیا جائے -

آئی ڈی پی لکھنؤ رقمطراز ہے کہ ۳۰ - اگست کو
مالی محل کانپور کے ایک [illegible] نے سپنے مین دیکھا کہ
تپیشری دیوی زبان مانگتی ہین بس ہینٹ مین گردم اٹھتے ہی
زبان کا زیادہ حصہ کاٹ ڈالا اور ٹیکا پور کے مندر پر
نذر گزرانی - افسوس ہے کہ اس زمانے مین بھی لوگون
کی یہ حالتین ہین - شاباش بیٹے جھکتے رہو -
اوڈیٹر - ناواقف متعجب ہون - مگر زبان انسان مین
پھر بڑھ آنے کی طاقت ہے جیسے دیگر زخم مین -

کلکتہ کے اخبارات لے رفتہ رفتہ ایک آنہ فی پرچہ کیا
اب حضرت انگلشمین نے دیکھا - کہ ہم ہی منتظرون ٹوٹن
اکیلے رہگئے - جو ۲ روپیہ دیتے ہین اور راسی لئے
دوستون کا حلقہ وسیع نہین ہوتا - لہذا آپ نے بھی اپنے
نرخ مین کمی کر دی - بجا ٹھہرو ذرا - اگر فی پرچہ رفتہ رفتہ
ایک پیسہ پر نہ بکنے لگے - تو کہنا - بنگالی ہی کر کے
رہین گے - اور آپ کو اُنکے نقش قدم پر چلنا
پڑے گا -

گزشتہ ہفتہ ایک شخص نے دریافت کیا - کہ اللہ میان
کے ہان پولیسمون کا کیا حال ہوگا - ایک حضرت
سب انسپکٹر پولیس نے جواب دیا - کہ یہ بڑا اچھا کام
کرینگے - دوزخی جب ادھر اودھر جانین سے -
بھٹکینگے - پولیس والے ہی ٹھیک جگہہ پر لائینگے -

ایک حضرت پیسہ اخبار مین دریافت کرتے ہین کہ موٹاپا
کیسے کم ہو ہم بتلائین - کوئی جھوٹ موٹ کا مقدمہ لڑ
بیٹھین یا پولیس سے ان بن کرلین سوکھ کر کانٹا
نہ ہوجائین تو ہمارا ذمہ -

اسی اخبار مین ایک صاحب پوچھتے ہین کہ میری
عورت پر بہوت سوار رہتا ہے کیا کرون - کہ ان بھوت
مشہور ہے - مار کے آگے بھوت بھاگتا ہے - خوب!
تو اور
تہذیب الی جان کو روئیے -

پیسہ اخبار مین اس ہفتہ سوالون کی بھرمار ہوگئی ہے
ایک بھلے مانس دریافت کرتے ہین - کہ لڑکے کی چوری
کی عادت کسطرح دور کرین - سہل سی ترکیب ہے -
۴ - ر کے ٹکٹ بھیجکر عجائبات مقناطیسی قوت منگالین
اور بذریعہ مسمریزم کے دور کردین - یا فلاڈلفیا
بھیجدین - اگر صاحب مقدرت ہون - کیونکہ بقول
لندن ٹرنینگ وہان ۲ - اگست کو ۹ ڈاکٹرون نے
ملکر لڑکون کے والدین کی رضامندی سے ۷ لڑکون
پر جراحی کا عمل کیا - ۲ کے دماغ پر - ۳ کی آنکھ پر اور ۲
کے زیر ناف پر - ہروقت برے ہی خیالات مین منہمک
رہتے تھے - ۳ بڑے چوٹٹے تھے -
۲ خرمست تھے - لیکن اب وہ سب سیدھے
سادے ہوگئے ہین -

اسی اخبار مین ایک صاحب پوچھتے ہین کہ ایسی کونسی

مطبع شام اودھ لکھنؤ نیا گاؤں مین محمد سجاد حسین نے چھپوا شایع کیا

روح حیات
میں جادوگر ہوں
روح حیات کے خواص
مردمی کا بکس
پتہ حکیم محمد شریف ڈاکٹر کیمیا گر ... شفاخانہ عام - لاہور

قیمتی نوٹ

لانے پھرتا ہی خلیفہ بھی کوٹ کی جھول
خط بنانے مین سمجھتا ہی ہتک نامعقول
ایسا فیشن مین ہوا مست کہ پیشہ چھوڑا
لگی گلشن کی ہوا دم کا ہلانا گیا بھول

قطعہ

وہ خواہ کیسا ہی جاہل ذلیل تر ہوگا
اثر ذرا بھی نئی روشنی کا گر ہوگا
پڑھی ہوئی عورت سے چاہیگا شادی
کہاں خیال سے غیر نکبجی مین گھر ہوگا
محلے والون کے لکھا کریگی بیٹھ کے خط

چاہ جام کا سہرا میان کے سر ہوگا

یا

ابو النعیم سہسوانی

تحقیقات جدیدہ کا باوا آدم

اور

انسانی کرموں کا کرم

نیا زمانہ۔ نئی دنیا اور نئی روشنی والونکی معراج ہے اسلیے معنک آنکھین نئی تحقیقات کے منتظر رہتے اور نت نئی چیزون پر اسطرح گرتے ہین جسطرح بازاری حسن فروشون پر رئیس۔ گندی دھون پر اخوان الشیاطین اور پھر اسکو اپنے نخیالوں مین اسقدر شایع کرتے شیطان سے زیادہ شہرت دیتے ہین جسطرح کرایہ کے بھارتے نئے پیشہ والون اور پیشہ کمانے والون کو۔ اور اسپر اسطرح جان نثاری کا دم بھرتے جسطرح لال پری پر بگڑے خاندان والے۔

حالانکہ انکے محققون کا عالم یہ کہ لا کنتم حکم اکثر انھین تقویم پارینہ کے بال کی کھینچکر تر بیونت کرتے ولایتی رنگ اور روغن چڑھا کر شایع کرتے اور اپنی نئی امتون سے ڈپلوما حاصل کرتے ہین۔ جیب تو تلون کا زور ہوتا۔ اور دماغ فلک چہارم پر خدا کے بیٹے سے بھی چلا جاتا ہی۔ تو سب بے تکی ہانک جاتے۔ اور بے آنکھ کی عینک والون مین سما جاتے ہین۔ چنانچہ اونکے سرمایہ ناز کے تحقیقات سے یہ امر بھی پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے۔ کہ سل۔ دق۔ آتشک۔ سوزاک جذام۔ طاعون ناعون وغیرہ وغیرہ کے باوا آدم بھی حضرت کرم ہین۔ آپ ہی کے تسلط سے حضرت انسان ضعیف البنیان ان مرضون سے بار آور ہوتے۔ آپ ہی کے دم خم سے صورت ابتدائیہ وصورت انتہائیہ پیدا ہوتی۔ آپ ہی سے تفرق اتصال تورم وتہیج۔ ترقی وتزید کی شکل رعنائی ظاہر ہوتی ہے حتی کہ حیوانات دُم دار وغیر دم دار کے مادر مشفقہ کی کوٹھری کے اندر کے بچون بیچ کا قیام بھی جناب کرم کے خاص ہاتھون سے حاصل ہوتا ہے۔ یہی خرق والتیام کے باعث اور یہی عالم وجود کے سیر کرانے کے موجب ہین۔

درین چہ شک۔ من شک (نعوذ باللہ) فقد کفر۔ اینجانب مدظلہ کا بھی اسپر ڈبل صاد ضاد طاؤ ظاء وغیرہ بلکہ اگر ہم۔ سے ایمان دھرم سے پوچھو۔ تو انسانی ذات شریف کی حرکات داخلیہ وخارجیہ وافعال میونہ کا صدور بھی اسی سے ہوتا۔ اسی سے اوٹھنے بیٹھنے اور پھاندنے کودنے کی قلابازیان سرزد ہوتی ہین۔ انھین کے دم سے شرارت وحماقت شرافت ورذالت سخاوت ودنایت انانیت وفرعونیت کی بو اسپر پیدا ہوتی ہے۔ تفصیل کے لیے تو شیطان علیہ اللعنہ کی آنت چاہیئے۔ بناءً علیہ ہرچہ گیرید مختصر گیرید حاضر ہے۔ دیکھو اور قدرت کے کھیل تماشے پر نظر غائر ڈالو۔

(کرم المخبوطی ۔) یہ سارے جسمون مین سارے بلا کل کلون وپرزون پھاڑی ہے۔ اور جب اسکا پورا مادہ پھوٹ پڑتا ہے۔ تو عقل سے ایسی عداوت ہوتی ہی جیسے نئے چال والون کو اسلام سے۔ اوٹ پٹانگ بکتا آسمان وزمین کی خبر لیتا۔ اصلاح قوم کا دم بھرتا۔ گدھون کیطرح ریاستون مین منڈلاتا پھرتا اور جہان مردار نظر آتا ہے اوسپر اسطرح جھپٹتا ہی۔ جسطرح موقع شکار پر پولس۔ ع

سن تو سہی جہان مین ہی تیرا افسانہ کیا
کہتی ہے تجکو خلق خدا غائبانہ کیا

(کرم الملعون ۔) فیشن زنی کا باوا آدم۔ عدم آزاری کا قبلۂ عالم۔ اور پھر سبکا یہی خواہ وہمدم نوش ونیش کا مذعم کیا معنی اسکو دیکھا ہم۔ نہ اسکے نیش کا منتر۔

پیدا ہوتی ہیں عورات کا مذاق شائستہ اور اوسکے مطابق بیشتر ہوتا ہے وہ عموماً پرتکلف پوشاک پہنتی ہے اور عام عورات جنکی صورتین بھی سیرت کے مطابق ہوتی ہین اونکی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ چہرہ تو کسیطرح کا اور نقاب اور ہی رنگ کا ۔ قامت ایک انداز کی پوشاک دوسری قطع کی جیسی درزی بنا دے ہوتی ہے ۔

خارجی تاثیرات عادات

عادات عورات کی خارجی تاثیرات بے انتہا اور دلچسپ ہوا کرتی ہین ۔ زیادہ بچے ہونے کی شناخت ہو کہ سینہ چپٹا ہوجاتا ہو اور پشت اوس سے زیادہ چوڑی اور کولے کی ہڈیان موٹی ہوجاتی ہین تاکہ وہ اور بھی چوڑا ہو ۔ اور یہی بات گدی کے بڑی ہونے سے بھی ثابت ہوتی ہو اور گردن آگے کیطرف جھک جاتی ہو اور گردن شانون کے درمیان ایک بلندی ہوجاتی ہو یہ تمام باتین اس وجہ سے پیدا ہوتی ہین کہ چونکہ چند روز سے وہ حصہ چوڑا ہوجاتا ہے جنکی رطوبات غریزی کثرت سے ہوا کرتی ہین وہ ایام حمل مین چلتے وقت شانون کو پیچھے اور سر کو آگے کر دیتی ہین تاکہ حمل کی مساوات رہے اور اس سے ایک خاص نوع کی وضعیت ہر ہوتی ہے ۔

اور اسیطرح بروقت رفتار دہنی بائین کاندہون کے جنبش ہوا کرتی ہے جسکا مفصل بیان خواہش عورات کے بیان مین آچکا ہے یہ بات سوجہ سے پیدا ہوتی ہو کہ ورک چونکہ چند روز کمر سے جوڑا ہوجاتا

کرتا ہے دھڑ کے داہنے بائین جنبش کرنے اور ایام حمل مین جسم بھاری ہونے سے پاؤن کی اونگلیان کسیقدر اندرونی جانب جھک جاتی ہین ۔

بچون کو دودھ پلانے کی شناخت یہ ہو کہ ماں ہو یا دایہ دودھ پلانے والیکا داہنا بازو بہ نسبت بائین کے کسیقدر بڑا اور اونچا ہوا کرتا ہو ۔

اور جو عورتین سلائی کا پیشہ کرتی ہین اونکی گردنین آگے کو جھکی ہوتی ہین اور بازو بار فتار مین پیچھے آگے جھکے ہوئے یا کہنیون سے اور کیطرف کم و بیش خمیدہ اور جھکے بھی ہوا کرتے ہین ۔

اور شانون کے نیچے گدازگی ہونے سے محنت اور مشقت کے نشانات پائے جاتے ہین اور بغل کے اندرونی حصہ مین جہان ایک زاویہ بنتا ہو وہان گوشت بہت بھرا ہوتا ہے ۔ اور جب قلیل مشقت کیجاتی ہو تو کہنیان باہر کو نکلی اور ہتھیلیان اونٹی سی ہوتی ہین ۔

اور بھی ادنی درجہ کے عورات کے پیشون کی شناخت ہے اور بیان کے لائق ہین لیکن اس کتاب سے کچھ علاقہ نہین ہے ۔

نشانات خارجی عمر

جبکہ عورت منہ پر نقاب ڈالے ہوتی ہو اوسوقت خاصکر خارجی نشانات دریافت کرنا ضرور ہوتے ہین یا جب کبھی کوئی عورت سامنے سے ہو کر نکلجائے اور دیکھنے والے کی توجہ اوس جانب رجوع ہو ۔

دونوں صورتوں میں اگر پاؤں اور ٹخنہ میں ایک قسم کی اعتدال گدازگی
باقی نہ رہے اور ایک قسم کا روڑاپن اور سختی پیدا ہو اور ہڈیاں
دکھائی دیتی ہوں تو سمجھنا چاہیے کہ جوانی کی دوپہر ڈھل چکی ہے۔
اگر بوقت رفتار تلوا یا بیرونی کنارہ پاؤں کا زمین پر نہ پڑے
بلکہ ایڑی گرے تو سمجھنا چاہیے کہ عورت ادھیڑ ہے ٹخنہ اور پاؤں
پوشاک ڈھیلی ہونے کی وجہ سے نہ دکھائی دیں مگر تلوے یا
ایڑی کا زمین پر پڑنا بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے
کہ وہ قوت اعصاب جو ٹخنہ کے پھیلنے کے وقت جسم کا بوجھ اٹھانے کو
لیے درکار ہوتی ہے اس عمر میں کم ہو جایا کرتی ہے۔
لیکن بعض اوقات اسکے مستثنیات بھی دیکھنے میں آئے ہیں۔
خصوصاً اون عورات میں جنکا دھڑ بہ نسبت دیگر اعضا کے کسی
عارضی یا مستقل سبب سے بڑا ہو جاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے
ٹخنہ کا جوڑ پھیلنے کے وقت اعصاب میں بوجھ اوٹھانے کی قوت
نہیں رہتی۔ فقط

تمام شد

یہ تمام امور باہمدگر تاثیرات اعضا۔ کو تم بالنفس ذہن کا خلاصہ ثابت
کرتے ہیں۔ اور چہرے کے خط وخال سے یہ بھی ظاہر
ہوتے ہیں۔
ان کلیات کے تصدیق کیواسطے یہاں پر ہم چند نظائر درج
کرتے ہیں۔
اگر کسی میں خوبی شمائل کے ساتھ قامت مستقیم اور سیدھی چال
شامل ہو تو اوسکی صورت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص بدون
منافرت کے سرد مزاج ہے اور پھیکا ہے اور اگر نرم اندام ہو
اور رفتار میں دونوں شانے جنبش کرتے ہوں تو اوسکے چال
چلن اور بشرے سے یہ پیدا ہوتا ہے کہ شہوت پرست ہے۔
اور اگر ہاتھ پاؤں نازک اور سر اوپر کو جانب اٹھا ہو تو [illegible]
بلکہ ایک طرح کا تبختر پیدا ہوتا ہے۔ لیکن ان اصول میں تھوڑا
تھوڑا تبدل اور تغیر پیدا ہو کر بیشمار اقسام بنجاتے ہیں۔ اور
انھیں سے عزم و قصد مصمم اور ضد، ہٹ وغیرہ سب پائے
جاتے ہیں۔
لیکن رفتار اکثر اعضا اور دیگر اسباب سے متغیر ہو سکتی ہے
اور ناظرین باریک بین کو چاہیے کہ اونکا بھی لحاظ مد نظر رکھیں۔
پوشاک کی نسبت یہ ہے کہ اگرچہ امور متذکرہ بالا کی نسبت
کم مرتبہ پر ہے لیکن تب بھی یہ ممکن ہے کہ اوس سے کچھ تاثیر

واہمہ خلاق ہے

مجھ مین کیا باقی ہے جو دیکھے ہی تو آن کے پاس

بدگمان وہم کی دارو نہین لقمان کے پاس

ایجانب - آپ [illegible] ہے آپ کا پاس ہوا ہے

وہی صاحب - ناصاحب - بندہ پر رنگ نہیں چڑھتا اخبارات سے فائدہ کیا مجھو تو بجز اس ہوتی ہو یہی خبرین وہی خبرین شاید سچ ہوتی ہونگی اور پھر ہر روز ہی خبرین ہیضہ ہوا - طاعون ہوا - قحط ہوا - اور ہمارے صاحب وہ دیکھئے کیا کہتے ہین اوسکو بھلا سا نام ہے - یاد آگیا ! زلزلہ ہوا - یہ سب آدمیون سے کے آنے جانے اور خط وکتابت سے معلوم ہوجاتی ہین -

ایجانب - ولیکن (سوال کا جواب کتنا مختصر ؟) پھر کیا شغل رہتا ہے -

وہی صاحب - مجھے فرصت ہی نہین ہوتی دن بھر پولیس مین رہتا ہون -

ایجانب - آپ کس عہدہ پر یا بور ملین ؟ -

وہی صاحب - مین سرکاری گواہ ہون -

ایجانب - سرکاری گواہ ؟ یہ بھی کوئی عہدہ ہے ذرا تشریح کر دیجئے -

وہی صاحب - (حقہ کا کش لیکر) سرکاری گواہ کے معنے یہ کہ سرکار کا گواہ اور کیا ؟ -

ایجانب - یعنی آپ کیا خدمت انجام دیتے ہین ؟

وہی صاحب - آپ سمجھے ہی نہین ؟ مطلب اسکا یہ ہے میرا نام پولیس مین بطور سرکاری گواہ کے لکھا ہے - کام یہ ہے کہ جسوقت داروغہ جی کسی بدمعاش کو گرفتار کرین تو ہمارا فرض ہے کہ ہم (خواہ اوسکو جانتے ہون یا نہ جانتے ہون) گواہی دین کہ واقعی یہ بدمعاش ہے - چور ہے - اول درجہ کا پاجی بلکہ ہیچ ہے اور پھر جھوٹ یا سچ جہانتک ہوسکے ثبوت دین اور کہین کہ -

(۱) داروغہ جی تھوڑے دنون کا واقعہ ہے کہ بیرجی کا بچھڑا کھو گیا تھا جو تیسرے روز اسی کے پروس مین چرتا ہوا ملا -

(۲) مداری کا سوسی کا تھان جاتا رہا مین نے کل اوسکو وہین دیکھا تھا -

(۳) ملا فہیم کل گالیان دے رہے تھے کہ اصیل مرغی کے انڈے کوئی ڈربے سے نکال لے گیا اور اسکا مکان وہین ہے - وغیرہ وغیرہ -

ایجانب - اسمین آپکو فائدہ کیا ہے - ؟ -

وہی صاحب - فائدہ کیون نہین ؟ اول تو آجکل نوکری ملتی ہی نہین اور پھر ہم اس قابل بھی نہین کہ پندرہ بیس کی کہین ملجائے - مگر اس حساب سے پندرہ سولہ اور کبھی بیس بھی ہر مہینہ مین پیٹ لیتا ہون کیونکہ داروغہ جی دو دو ٹکے کر جس گاؤن مین جاتے ہین بندہ ہمراہ رکاب ہوتا ہے ممکن ہی نہین کہ وہان سے خالی ہاتھ پھرین (ذرا صبر ہو   ہے کمانے -) اب دیکھئے ترکاری ایک ڈبل کی مول نہین لیتا وجہ کیا کہ دو چار مرا(؟) مجھکو جانتے اور وہ ڈرتے ہین کہ کہین یہ بگڑ نہ بیٹھے - بس جب ضرورت ہوتی ہے گردن جا دباتا ہون سلی ہزاز قصاب سے دو ڈبل مین ایک آنہ کا مال لیتا ہون گو وہ بدبخت زیادہ تر چھیچھڑے سے بھر دیتا ہے لیکن وہ ایسے نہین ہوتے اگر آدمی کوشش کرے تو کھا نہ سکتا ہو -

ایجانب - پولیس والے بھی آپکی خاطر کرتے ہونگے - ؟

وہی صاحب - اجی ایک خاطر ؟ حقہ - پان - تمباکو - سب طرح موجود - ہم بھی تو اپنے ایمان تک کا خیال نہین کرتے - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ داروغہ جی محض نذرانہ لینے کی غرض سے کسی موٹے ساہوکار کو جا دباتے ہین وہ بدمعاش نہین ہوتا مگر ہم سے جب پوچھا جاتا ہے تو کہدیتے ہین کہ انکے ہان جوا ہوتا ہے - مجمع ناجائز جمع رہتا ہے (بڑا اچھا) آپ سمجھ گئے ؟ -

ایجانب - ولیکن (لاحول پڑھی) جی ہان سمجھا -

وہی صاحب - سرکار کیطرف دیکھکر اوہو ۹ بجگئے -

اچھا صاحب پھر ملونگا تھانہ کی حاضری ضروری ہے - سلام علیکم -

راوی

روٹی تو کما کھائے کسی طور مچھندر

ب

اے - یم - بریلوی

خوب سمجھے

ان قصابون کو دیکھئے زمین پر قدم ہی نہین رکھتے - کوئی پوچھے تمہین سر فلرسے اور پولیٹکل جھگڑون سے کیا مطلب ؟ تم جاکر آنے دال کی فکر کرو - مگر نہین کوئی جلسہ ہو یہ ضرور شریک ہونگے - مزدوری نہ کرینگے فاقہ قبول ہے - سمجھ مین خواہ ایک حرف نہ آئے مگر محلہ کا چودھری گیا ہے لہذا یہ بھی تیار ہین -

اخبار بنگالی لکھتا ہو کہ ڈھاکے میں ابھی ایک میٹنگ کیگئی ہے جو تقسیم بنگال کی موئد تھی۔ زیادہ تر تعداد گاڑی بانون۔ مزدوردن اور قصابون کی تھی۔ دوران تقریر مین جب نواب صاحب نے جوش بھرے الفاظ سے ان لوگون کو یہ کہکر ابھارنا چاہا کہ کیا تم اپنے آپکو ایسا ہی ذلیل مزدور اور حقیر قصائی سمجھتے ہو جیسا کہ ہندو تمکو کہتے ہین ؟

ان لوگون کی عقلمندی اور سمجھ دیکھئے۔ بجای اسکے کہ انکار کرتے فرمایا۔ "ہان ہم ہین۔ اسمین کیا شک" سبحان اللہ خوب سمجھے۔ بھلا اس شرکت سے کیا فائدہ ؟ جبھی تو کہا ہے کہ

(وہ ہت تمہارے بوچڑ ون کی دُم مین نمبدا)

راقم

اے - یم - بریلوی

ڈاکخانہ کا نیا قاعدہ

ڈیر پنچ -

یونتو ہر محکمہ کے قواعد مین رد و بدل ہوتا ہی رہتا ہے پرائیوٹ کارڈون کے متعلق ڈاکخانہ کا نیا قاعدہ آپ سن ہی چکے۔ مگر ایک تازہ بتازہ (التعجب خیز) قاعدہ ہوا اور جاری ہوا ہو سگن لیجئے معلوم نہین اور ڈاکخانون نے اسپر عمل درآمد شرع کیا یا نہین مگر سہسوان کے ڈاک بابو صاحب اس قاعدہ کو عملی جامہ پہنانے مین کامیاب ہوگئے۔ وہ قاعدہ یہ ہے کہ خط پر اردو مین پتہ کہین کا ہو لیکن ڈاکخانہ کو اختیار ہے کہ وہ انگریزی مین کسی اور مقام کا نام لکھدے۔ چنانچہ سہسوان کے ڈاک بابو صاحب نے اسکا عملی ثبوت یون دیا ہو کہ آپ "سیالو" کی ڈاک پر انگریزی مین (سیالکوٹ) لکھدیتے ہین۔ قاعدہ کی پابندی اور وضعداری کے خیال مین ذرا پروا نہین کرتے کہ خط کہان جائیگا۔

کیوں ہے نیا قاعدہ یا نہین ؟

راقم

اے - یم - بریلوی

اعلان عام

۲۴ - اگست کو ایک یوروپین جو اپنا نام مسٹر [illegible] کہتا تھا۔ بھگوانداس کیبنیدیر دودون کے مہا[illegible] کی کوٹھی مین آیا اور ماصہ نقد اور الائنس بنک شاخ آگرہ کے نام کا ماصہ کا چیک جمع کرکے اپنا حساب کھولا۔ چیک کا روپیہ آگرہ مین وصول ہوگیا پھر چار دن کے وقفہ کے بعد بنک مین آیا اور بیان کیا کہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ محکمہ زراعت ہوں اور چونکہ ہردوار کے کام کیواسطے روپیہ کی ضرورت شدید عائد ہے اور ابتک سرکار سے روپیہ نہین آیا۔ اوسنے ایک چیک الحاصہ کا بنام الائنس بنک شملہ دیا اور الصلہ نقد اور بقیہ صاہ اپنے حساب مین جمع کرائے۔ مگر چیک دس آنہ ہوا ہینے جعلی اوسکی بابتہ نالسکی اور مسٹر جونس بھی گدھے کے سینگ کیطرح غائب غلہ ہین

بنک نے سو روپیہ کے حسب ذیل نوٹ کلکتہ سرکل کو دیئے۔

تی اے ۰۰۹ ۹۰ ۴۸ تی اے ۹۱۰ ۹۰ ۴۸ تی اے ۱۵۰۰۰

ہی اے ۹۱۹۸۰۰

جو قیس کے پاس مسمی بھگوانداس کمپنی کی چیک بک چیک نمبری ۴۲۹۰۶ لغایتہ ۴۲۷۰۰ ہین -

صورتاً عمر بیتالیس سال معلوم ہوتی ہے میانہ قد ہے ہاتھ پاؤن مضبوط ہین۔ بدن دُہرا۔ اور بال اور مونچھین بھوری ہین۔ جب اخیر دفعہ دیکھا ہے تو ایک نیلگون چیک کاٹن یا ٹوئیڈ کا سوٹ پہنے تھا۔ پولس دیرہ دون کو اوسکی تلاش ہے۔

رہا ٹیڑھا مثال نیش گزدم
کبھی کج فہم تو سیدھا نپایا

احول کو سب چیزین ٹیڑھی نظر آتی ہین رسیدھی سی شئے بھی سیدھی نہین نظر آتی۔ اور بعض دفعہ ایک نہین بلکہ دودو۔ علی ہذا بچھو کا ڈنک بھی عمر بھر ٹیڑھا رہا کرتا ہے۔ کتے کی دم بھی ٹیڑھی ہی رہتی ہے پھر اگر اودھ و روہیلکھنڈ ریلوے کے اسٹیشنون پر حلوائیون اور دیگر سودا بیچنے والون کے ٹھیکے مین جو

[illegible] کیس [illegible] زبان [illegible] مین ہیر تو انسانی انتظام ہے۔ تاشکر [illegible] [illegible] مین جاہل۔ انسان تو بعض دفعہ [illegible] کارخانون پر انسانی تو کیا انتظام مین بھی عیب لگا[illegible] [illegible] نہین آتے۔ آج کیا صاحب یانی نہ برسنے سے کال پڑنے کا رونا ہے۔ پھر کل اوسی پانی کی طغیانی۔ بارش۔ سیلاب کی شکایت کا [illegible] برساتے ہین۔

اسیطرح اس ریلوے کے انسانی فروعی انتظام پر شکایت ہے جسکا بھلا یہ ہے کہ اکثر ریلون کے بہت سے انتظامات سے اودھ و روہیلکھنڈ کی ریلوے کمپنیون کے انتظام سے بدرجہا آرام وہ اور آسایش رسان ہے۔ مگر یہ کچھان بین دیدہ ریزی وسعت نظر کے ساتھ کرے کون ؟

جسکو محض اعتراض جڑنے عیب نکالنے اور بقول شخصے چلتی گاڑی مین روڑا اٹکانے ہی کا سلیقہ ہو وہ خلاف عادت وطبیعت انصاف ایمان خدا لگتی کیون کہنے لگا۔ ؎

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد

عیب نماید ہنرش در نظر ؎

تہذیب النسوان

ملک کی تمام روشن خیال اہل الرائے اس بات کو تسلیم کرچکے ہین کہ عورتون کو تعلیم دینا ضروری ہے بشرطیکہ طرز تعلیم [illegible] شریفانہ اصول پر ہو۔ چنانچہ اسی خیال کو مدنظر رکھکر شنہ ۱۸۹۸ء سے اخبار تہذیب نسوان اہلیہ سید ممتاز علی صاحب مالک مطبع رفاہ عام کی ایڈیٹری مین لاہور سے جاری کیا گیا۔ جو بفضلہ تعالیٰ اسوقت تک کامیابی کے ساتھ جاری ہو۔ یہ اخبار کیسا ہو اور اسکے مطالعہ سے شریف مستورات پر کیا اثر پڑتا ہو ؟ اسکا اندازہ پرچہ دیکھنے سے بخوبی ہوسکتا ہے عام رائے اس اخبار کی نسبت یہ ہو کہ مرد اسکو بلا تامل زنانخانے مین بھیج سکتے ہین۔ اور ہندوستان مین شریف مستورات کے لیے اس سے بہتر کوئی پرچہ نہین۔ ہر مضمون نہایت احتیاط اور غور و تامل کے بعد درج کیا جاتا ہو۔ اسکی نامہ نگار عموماً معزز گھرونکی تعلیم یافتہ ہوشیار بیبیان ہین جو موجودہ تعلیم نسوان کی حامی نہین ہین ہر بیبی سے ضرور کام لینا چاہئے۔ زبان نہایت سلیس لکھائی چھپائی بغایت نفیس تقطیع ۲۰×۲۶/۸ حجم ۱۶ صفحے ہفتہ وار قیمت (عہ) سالانہ۔ نمونہ کا پرچہ مفت ملسکتا ہو

المشتہر

منیجر رفاہ عام سٹیم پریس لاہور

عرق ماء اللحم
پتہ حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکماء لاہور
میں محمد سجاد حسین نے چھپوا کر شائع کیا

بلکہ مدام ہے جہان اسکا

راقم

س۔م۔ا

از بمبئی

جانورون کی کانفرنسین

او بڑھو دو مرغ ۔
تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو مگر ہم تو تم جانتے ہو کسی بات کو بھولتے ہی نہین ۔ آجتک سطح ہستی پر دو کانفرنسین ہوئی تھین ۔ جنمین جانورون نے اپنی شکایتین اشرف المخلوقات کے علاوہ دوسرے مخلوقات کے پاس پیش کی تھین ۔
پہلی کانفرنس وہ ہوئی تھی جب اخوان الصفا والے نے کمیٹی انسداد ظلم حیوانات کے ممبرون سے سازش کرکے نہایت لیاقت کے ساتھ بیچارے بے زبانون کو شکایت کرنے کی تحریک کی تھی ۔ یہ کمیٹی بہ صدارت شاہ جنات ہوئی تھی اور متخاصمین کے وکلا نے دلائل عقلی اور نقلی سے اپنے اپنے مرکوز خاطر کو صاحب پریسیڈنٹ

جلسہ [illegible]
خلائق کی حضرت [illegible]
مکمل [illegible] تیار کرکے [illegible]
تو آپ جانتے [illegible]
اور حضرت مرغ بیدی [illegible] بیان موجود ہے [illegible]
مین رکھی جاتی ہوئی جو اس قسم کے طوفان بے تمیزی
کیلیے لازمۂ شان ہے ۔

دوسری کانفرنس ایک بیچارے
کایستھ کی تحریک سے ہوئی تھی ۔ اور اسکا قصہ موسیو نے پورے طور پر فاش کیا ہے ۔ پہلی مفصل تو یاد نہین مختصر شکل نوعیت مقدمہ بیان کر دینے سے تم سمجھدار ہو خود ہی مطلب نکال لوگے ۔ آنکھون کی دیکھی کہتے نہین کانون کی سُنی کہتے ہین ۔ ایک تھین بی بلّی اونھون نے اپنے مالک کا کچھ نقصان کیا تو اوسنے انکو کچھ صلواتین سنائین ۔ بی بلّی تھین سیانی نقصان کرنا تو اپنا مقتضاے طبیعت سمجھین اور مالک کے صلواتون پر غور کرنے لگین آخر جسقدر اونھون نے غور کیا اپنے نفس کو بے خطا پایا جب اپنی خطا نہ ثابت ہوئی تو برا بھلا کہنا اور بھی ناگوار ہوا اور ایک استغاثہ جناب گنگا مائی صاحبہ کے عدالت مین دائر کر دیا جسکا خلاصہ مضمون یہ ہے ۔

[illegible]
بخدمت [illegible]
جناب عالی
اشرف المخلوقات مدعا علیہ

جناب عالی
فدویہ حسب ذیل عرض پرداز ہے

دفعہ ۱ ۔ یہ کہ مدعیہ بخلقتہ ایک وحشی جانور ہے اور جب ازقیاس ہے کہ [illegible] عقل کا کوئی حصہ [illegible] لیکن ظاہر ہے کہ جبتک عقل کا کوئی حصہ نہ ملے اسوقت تک کوئی فعل قابل گرفت عقلا کے نزدیک نہونا چاہیے ۔

دفعہ ۲ ۔ اشرف المخلوقات کا قاعدہ ہے کہ ہم وحشی جانورون کو باوجود دعواے عقل اپنے سے ممتاز کرتے ہین اور جب ہم اپنی خوراک کسی طرح اونسے حاصل کرتے ہین تو مستحق صدہا مظالم کے ٹھیرتے ہین ۔

دفعہ ۳ ۔ مدعا علیہ کو کیسے ایک ظلم و نکال اور یعنی زبان سے بھی ایذا پہونچاتے ہین جسکی باز پرس اونسے ہونا چاہیے ۔

دفعہ ۴ ۔ حسب ذیل توہین آمیز بے بنیاد فقرات ہمارے لیے بطور ضرب المثل بغیر جرم و خطا استعمال ہوتے ہین ۔

ا ۔ بلی کے بھاگون چھینکا ٹوٹا ۔
ب ۔ ستر چوہے کھا کے بلی حج کو چلی ۔ دبی بلی چوہون سے کان کٹاتی ہے ۔
ج ۔ بجاے اصلی نام کے نکٹی ۔ نام رکھا گیا ہے ۔
د ۔ مجھے سب خالہ بلی کہتے ہین حالانکہ مدعا علیہ کو بخوبی ظاہر ہے کہ [illegible] انکا کوئی رشتہ نہین ۔
غرض فارسی عربی اردو انگریزی مین صدہا باتین کہتے ۔ لہذا مستغیثہ اندر مدعا اختیار عدالت ہذا مستدعی ہے کہ اسکا انسداد فرمایا جاے ۔

غرض عرضی تیار ہوی اور بی بلی لیکے چلین ۔ اور راہ مین بڑبڑاتی چلین رہ تو جاؤ نگوڑو وہ تو بھی جو گنگا مائی سے کہکے تمکو ڈبوا نہ دیا ہو تو اپنا نام نہ رکھون ۔

لڑکی نے گنتے گنتے نازک ہاتھوں سے ویسے ہی نازک جنگلی پھول چنکر ایک ہار بنایا اور لڑکے کے گلے مین پہنا دیا - پھر اوسکے گلے سے نکالکر اپنے جوڑے مین باندھ لیا - پھر جوڑے سے کھولکر اوسکے گلے مین پہنا دیا - یہ طے نہ ہوا کہ کون اوس ہار کو پہنے - وہین پر ایک موٹی سی گائے چر رہی تھی شیولنی نے وہ جھگڑے کا ہار اوسکے سینگون مین پہنا دیا - اوس وقت جھگڑا مٹا - ان دونون مین اسی قسم کی باتین ہمیشہ ہوا کرتی تھین کبھی کبھی ہار کے عوض وہ لڑکا گھونسلون سے چھوٹے چھوٹے چڑیا کے بچے نکالکر دیتا اور آمون کی فصل مین پکے پکے آم توڑ دیتا -

شام کے سہانے وقت آسمان پر تارے نکلنے لگے - دونون نے تارے گننا شروع کیے - پہلے کسنے تارا دیکھا ؟ کونسا تارہ پہلے نکلا ؟ تمکو کتنے تارے نظر آتے ہین ؟ - مجھے پانچ نظر آتے ہین - ایک یہ - ایک یہ - ایک یہ - ایک یہ - ایک یہ -

جھوٹ - شیولنی کو صرف تین ہی تارے نظر آتے ہین -

اچھا ناؤ دیکھو - بتاؤ کتنی کشتیان جا رہی ہین ؟ - سولہ - سترہ - نہین - اٹھارہ ہین - شیولنی کو گنتی نہ معلوم تھی - ایک مرتبہ گنا تو نو ہوئین - دو بارہ گنا تو اکیس - آسکے چھوٹکر دونون ایک ناؤ کیطرف غور سے دیکھنے لگے - اس ناؤ مین ہے کون ؟ کہان ؟ - اور آیا کہان سے ؟ - ڈانڈون سے اوچھل اوچھلکر پانی مین سنا ہوتی ہے -

دوسرا باب

اسی طور پر محبت پیدا ہوگئی - اسکو محبت کہیئے یا نہ کہیئے - سولہ برس کا عاشق

آٹھ سال کی معشوقہ - بچون کیطرح محبت کرنا کسی کو نہین آتا -

ہو نہ ہو لڑکپن کی محبت عشق لیلی مجنون کیطرح کچھ منحوس تو ہے - جن لوگون سے لڑکپن مین محبت تھی اونمین کتنے آدمیون سے جوانی مین ملاقات ہوئی ؟ - زندہ کتنے ہین ؟ - محبت کے قابل کتنے رہگئے ؟ - بڑھاپے مین لڑکپن کی محبت کی صرف یاد باقی رہجاتی ہے اور کچھ نہین - مگر اوس یاد مین مزا کتنا ہے - !

لڑکپن مین کبھی نہ کبھی وقت یہ خیال دلمین گزرا ہے کہ اس لڑکی کا چہرہ کتنا پیارا ہے - اسکی آنکھون مین حیرت انگیز جادو بھرا ہے - کھیل کو چھوڑکر نہ معلوم کتنی مرتبہ اوسکے چہرے پر نگاہین ڈالی ہین - جدھر وہ آتی جاتی ہے اودھر آڑ مین کھڑے ہو ہو کر کتنی مرتبہ اوسکو دیکھا ہے - کبھی ادراک نہ ہوا مگر محبت نے دلمین جگہ کرلی - اوسکے بعد زمانے کے تھپیڑون نے اوس پیارے پیارے مکھڑے اور اون جادوگر انکھڑیون کو نہ معلوم کہان جا پھینکا - سارا جہان چھان مارا کہین پتہ نہ چلا - ہان یاد باقی ہے - لڑکپن کی محبت مین کچھ نحوست ضرور ہے -

شیولنی کا خیال تھا کہ اوسکی شادی پرتاپ کے ساتھ ہوگی - پرتاپ جانتا تھا کہ شادی نہ ہوگی - شیولنی اوسی کے خاندان کی لڑکی تھی - سلسلہ دور کا تھا مگر تھے دونون ہم خاندان - شیولنی کا حساب شروع ہی سے غلط نکلا - شیولنی غریب کی لڑکی تھی - کوئی نہ تھا - صرف ماں تھی - جائداد بھی کچھ نہ تھی - صرف رہنے کا چھوٹا سا مکان تھا - اور شیولنی کا خزانہ حسن - پرتاپ بھی غریب تھا -

شیولنی بڑھنے لگی - حسن نے سولھون کلا تک عروج اوسنے طے کرلیے مگر بنی بیاہی ہی - شادی مین خرچ ہوتا - خرچ کون کرے ؟ اوس جنگل مین تلاش کرکے اس

پرتاپ

دیباچہ

پہلا باب

بھاگیرتھی کے کنارے آموں کے باغ میں بیٹھا ہوا ایک لڑکا شام کے وقت دریا کی روانی کی آواز سن رہا تھا۔ اوسکے پاؤں کے پاس نرم نرم گھاس کے فرش پر بیٹھی ہوئی ایک چھوٹی لڑکی چپ چاپ اوسکے چہرے کیطرف دیکھ رہی تھی۔ کبھی کبھی آسمان یا ندی یا درختوں کیطرف دیکھ لیتی تھی مگر پھر پھر کر نگاہ اوسی لڑکے کے چہرے پر آکر رک جاتی تھی۔ لڑکے کا نام پرتاپ۔ لڑکی کا نام شیولنی۔ شیولنی کی عمر کوئی سات آٹھ برس کی اور پرتاپ پندرہ سولہ سال کا تھا۔

اوپر آکر پپیہے نے آواز نکالی۔ آواز کی لہریں ہوا میں پھیل گئیں شیولنی نے پپیہے کی نقل اوتاری۔ اوسکی آواز نے گنگا کے کنارے والے آموں کے باغ میں رعشہ سا پیدا کر دیا۔ دریا کے پانی کی آواز اوس نقلی گانے کیساتھ گھل مل گئی۔

بے بہا یہ حسن کو بے بہا سمجھکر کون نے جائیگا؟۔

رفتہ رفتہ شیولنی کو سمجھ آنے لگی۔ اس بات کا اندازہ ہوا کہ پرتاپ بغیر دنیا میں لطف نہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس دنیا میں پرتاپ کا ملنا ممکن نہیں۔

دونوں میں مشورے ہونے لگے۔ بہت دنوں مشورے ہوتے رہے۔ چپکے چپکے صلاحیں ہوا کرتی تھیں۔ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ جب رائے قائم ہوگئی تو دونوں گنگا میں نہانے گئے۔ دریا میں بہت لوگ تیر رہے تھے پرتاپ نے شیولنی سے کہا کہ آؤ ہم تم تیریں۔ دونوں تیرنے لگے۔ تیرنے میں دونوں اعلیٰ درجے کے مشاق۔ گاؤں کے اور نوجوانوں میں ایسا تیراک کوئی نہ تھا۔ برسات کا زمانہ۔ باڑھ پر دریا۔ پانی لہریں مارتا۔ ناچتا ہوا۔ زناٹے کے ساتھ بہ رہا ہے۔ یہ دونوں پانی کاٹتے۔ تھپ تھپ کرتے چھینٹیں اوڑاتے تیرنے لگے۔ جھاگ کے بھنور میں معلوم ہوتا تھا کہ چاندی کی انگوٹھی میں دو بیش بہا نگینہ بہا۔ دکھا رہے ہیں۔

تیرتے تیرتے جب دونوں دور نکل گئے تو گھاٹ کے لوگوں نے پکار کر کہا کہ پلٹ آئیں۔ اُنھوں نے کہنا نہ مانا۔ بڑھتے ہی چلے گئے۔ پھر سب لوگوں نے آوازیں دیں۔ ڈانٹ ڈپٹ کی۔ سخت سست کہا وہ دونوں خبر نہ ہوے۔ بڑھتے چلے ہی گئے۔ بہت دور پہونچکر پرتاپ نے کہا "شیولنی ہمارا تمہارا یہی بیاہ ہے"

شیولنی نے کہا "آگے کیوں۔ اسی جگہ"

پرتاپ۔ ڈوب گیا۔

شیولنی نہ ڈوبی۔ عین وقت پر شیولنی کو ڈر معلوم ہوا۔ وہ یہ سوچی "میں کیوں جان دوں۔ ؟۔ پرتاپ میرا ہے کون؟ مجھے تو ڈر معلوم ہوتا ہے۔

مکن مردم آزاری اے تندرائے
کہ ناگہ رسد بر تو قہر خدائے

کو وہ ابو قبیس ...
نہایت عظیم الشان کے ساتھ برپا ہوا ہیں ۔ اور یہ جتنے
ہیں سب اپنے اپنے وطن کی بادشاہی کی ہوس
رکھتے ہیں ۔ تم سمجھو کہ یہ نصف ملک ہندوستان
کے ایک صوبہ میں بصورت ایک مجلس کے جمع ہیں ۔
اور اپنے اپنے دعوے مدلل قاطعہ و قطعیہ و صحیح ساتھ
لیے ہوئے بھی خودستائی کے ساتھ پبلک میں پیش کرتے
اور ضرورت اسکی ثابت کرتے ہیں کہ ہم یعنی جو اس
بزم میں جمع ہیں لا غیر باوجود بے شمار محامد و فضائل
کے مقدوح و مطعون ہیں بہت زمانہ گزرا جبکہ ہم غیر
ذوی العقول میں داخل تھے لیکن بفضل کردگار تین
چار سو برس سے ہم میں اور صرف ہم ہی میں ۔ ایسے
شخص پیدا ہوئے جنہوں نے دوسرے غیر
ذوی العقول کو عقل و علم کے زیور سے آراستہ کیا
باہر والے جنکو ہم سمجھتا ۔ ہمارے علم کی شعاع
بھی نہیں پہونچی ۔ ہمکو مطعون کرنے والے کون ۔ جبتک
خدا پر حملے کرتے تھے ہم خاموش تھے اور رجوا لا
بحوالہ کر دیتے تھے جس وقت تک رسول اور اونکے
معجزات و کرامات و نبوت میں شک ڈالتے تھے ہماری
زبان بند تھی ۔ علوم باطلہ کی تحصیل سے اتنی جرأت
تو خیر ابھی قابل برداشت تھی مگر حاشا و کلا ہم اپنی
نسبت کسی کلمہ بیجا کا استعمال نہ سنیں گے پر نہ
سنیں گے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ دنیا اور مافیہا ہمارے لیے
خلق ہوئی ہے ہم ہی ابتک ارباب من دون اللہ
بنے ہوئے اپنی پرستش کراتے رہے یہ شیطانی
گروہ کہان سے پیدا ہو گیا جو لوگون کا منہ کہوکے اجرت
دینا سکہاتا ہے ہمارے باپ نے لون شیر نر کو پچھاڑا ۔
دادا کی کرامات دیکھیے ایکدن گاے کے تھن توڑ کر
کے پیٹ میں کاٹ کے لگا دیے جبتک زندہ رہا
ساتھ سیر دودھ دیا کیا ۔ پس جسکے آبا و اجداد ایسی
کار نمایان کر گئے ہون وہ کیون مستحق مرجعیت
نہیں ہے ۔ بمقابلہ ایسے شخص کے جو ذات کا کھوسی ہر
انگریزی پڑھ لکھ کے لگا ہمکو چھیڑنے ۔
صدا ہے ہر و والو اپنی عزت اگر بچانا چاہتے ہو اور اپنی
دولت اگر محفوظ رکھنا چاہتے ہو تو اوسی ڈھرے
پر چلو یعنے تمام دوست ہمارے الا ہمارے جاہل و
کندہ ناتراش اخلاف کے لیے ودیعت رکھو ۔ ہم کیفما
وضفا عالم ہیں ۔ نسبا حسبا فاضل ہیں ۔ قرآن
ہماری شان میں آیا حدیث ہماری فضیلت میں موجود
ازمنہ کبھی حدیث ظاہر کر نہیں ... کا بنیاد ...

اسرائیل" ۔ ہماری شان میں جو گستاخی کرے وہ کافر
اور یہی کفر تم ایمانداروں کی نفرت کے لیے
کافی ہے !!
یہ عظیم الشان جلسہ تمنے دیکھا اب اسکا نتیجہ بھی سنا ہو
گر ہے ۔

باہر والے کھا گئے اور پھر کے گائیں گیت

جس ترکیب سے اظہار مقصود کیا گیا تھا عقلا اسے
روزگار نے اوسکو خلاف عقل سمجھ کے صرف مروت قدیم
قائم رکھی اور ہان میں ہان ملا دی مگر کیا وہی جو ہونا
تھا ۔ فرض کرو ہماری قوم میں کوئی لائق طبیب نہیں ہے
تو کیا ایک جرمن کے ڈاکٹر کے طرف ہم رجوع نہ کرین
ضرورت ہمکو اوسی جانب کھینچ کے لے جائیگی ۔ اگرچہ
ہمارا دل نہ چاہے ۔
پس ضرورت حاکم ہے اور ہم محکوم جو ہماری ضرورت کو
پورا کرے وہ ہمارا حاکم ۔ جب تمہاری حکومت تھی
تمنے جو ضرورتیں سمجھائیں اونکو ہم ضروری سمجھے اور اوسی
پر کاربند رہے ۔ کیا زمانہ یکسان تھوڑی رہتا ہے ۔
لیکن حریف نے یہان بھی دھوکا نہ کھایا اور ان
شور مچانے والون کو بھی اخلاقاً مشورے میں
شریک کرنا چاہا ۔ مگر استغفر اللہ شاہ جنات نے ...
اپنے پاس فریاد لانے والون کی اپنی مروت ...
پوری سن لی انھون نے توجہ تے ہی گال کاٹا ۔ گویا
حریف نے انکی سلطنت تسلیم کر لی ہے ۔ اونا
مروت نہیں بلکہ وہ معذرت کر رہا ہے نادم ہے
پشیمان ہے ۔ پس کوئی ایک مسلم تجویز نہ
جنھیں تحریری اپنی بہ نسبت دوسرون کے ثابت
ہو گئی بیش ... اتنا نہ سمجھے کہ حریف بھی وہ حریف ہے
جسنے کبھی ادنی ترقیل جائز نہ رکھی تھی چہ جائیکہ
تضمین ۔
بھلا اسنے کوئی پوچھے کہ اچھا ہم تھوڑی دیر کے
لیے مانے لیتے ہیں کہ وہ اپنے اختیارات آپکے ہاتھ
دیدین مگر آپنے اپنی قابلیت و اہلیت اخفیہ اور
اولویت کا ثبوت کیا دیا ہے ۔
یہی نہ کہ اون اشخاص کے ہاتھ میں تمام انتظام
دلوانا چاہتے ہیں جو خود بھی تعلیم و تربیت طلب ہیں
اہا ہا ۔ گر ہمین تعصب ہست و امین ملا ۔ آسکے
آپ خود جانتے ہیں ۔
افسوس عقلون پر پتھر پڑ گئے ہیں ۔ یہ لوگ
منتخب ہوے ہیں ۔
(۱) قطب العلما مولوی ذو ذنب صاحب کعبہ
(۲) سارس العلما مولانا ذو النورین صاحب قبلہ ۔
(۳) ۔ لالحیۃ المتیس صاحب مولوی ... قبلہ
حلقہ بنبرلا ۔
(۴) بغبوبح العلما مولانا خوش الحان صاحب
(۵) حاتی جناب قدسی القاب مفتی متنحنح صاحب تشنیع
بہ تنحنح العلما ۔
(۶) شریعت پناہ عوک العلما قاری قرقرا صاحب شفیق
علامی جرکوۃ العلما بدی بالفضل ...
بسط اللہ ظلالہ ۔
(۷) ۔ مفسر القضا ازبدۃ الکیوین مولوی یلین صاحب
برادر حقیقی علامہ حیرون مدظلہ
(۸) ۔ فلاف الحکما کفش العلما حکیم آبریشم خان مقرمی
(۹) ۔ دمامتہ الحکما حکیم مرزا ماٹھو گلقند ۔
البتہ انہین سے بعض ممبر بگانا جانا جانتے ہیں
بعض مفسدہ پردازی میں یکتا بعض اپنے اسلاف
کے قصیدہ خوان بعض اپنی صورت پر نازان ۔ بعض
عالی ہمت حضرات چلے ہیں مصر میں تعلیم علوم جدید
لینے اور ربار کا پہاڑ ابھی یاد نہیں پہلے ۔ بعض
بزرگون نے خشکے کا کھیت بھی نہیں دیکھا ۔
اب رہے وہ لوگ جو کسیقدر باخبر ہیں ۔
(۱) مثلاً مسٹر گول گپے مسالے دار بارسٹر انیٹلا
(۲) عیسی جان جان صاحب کمبوہ وکیل نازکبدن
ضلع چوک ۔
(۳) ۔ مولوی منقار بت پندار لولوی گوشوارہ ازدا
مصنف ابجد نامہ جدید ۔ جسمیں نکتہ ہیا کھا یا چپی آئی ۔

میرے ... جاغر

مولوی دلدار صاحب قبلہ ... ناجب حید رجب دوگار
مولوی سید ن ساکھالی ہم ... علم دین کا وہ درخت بلکہ
مالیوں سے تھا میرا ہم جو گھر ... آئے تھے پڑھنے کو طلبا بیشتر
رفتہ رفتہ چل بسی رونق بڑی ... مجمع یاران میں قلت پڑ گئی
گردش دوران کی بڑھی نظر ... دم لیا میرا چمن تھا دکر
رہ گئے تھے باقیات وصالحات ... خوش تھا میں تھا انہی ہاتھوں میں ہاتھ
آہ یہ جھگڑا بڑا تھا آخری ... اب سموم دہر وہ بھی لے اڑی
چند دن کا مہمان ہو لکھنؤ ... پھر کہاں ہے وہ پورا لکھنؤ
فخر تھا جس پر وہ نازش پھر کہاں ... علم و دین کو پھر بھلا چھیڑے یہاں
رونق اسلام اب جن میں کہاں ... ہاں اگر ہو تو وہی تین [illegible]
آخری سے لو ہمارا یہ سلام ... اور سنو گوش جان سے یہ پیام
جب کہ ہو پہنچو دلدار میں ... پیر وہ در کے قریں دربار میں
یاد رکھنا لکھنؤ بھی وہاں ... عرض کر دینا مری بربادیاں

اور کہدینا جو ہے مرضی یہی
ہم بھی راضی ہیں جو ہو تیری خوشی

راقم

لکھنؤ ۔ بقلم حامد منگلوری

چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی
بیاد آر حریفان بادہ پیما را

لوکل گپ شپ

اڈیٹر دیلی ٹیلیگراف میں تھوڑا عرصہ ہوا ۔ امین آباد پارک سے متعلق کچھ چھپا تھا ۔ یا نہ کے نامہ نگار سوتے سوتے چونکے اور سے کرنے لگے کہ پارک کے بننے سے ... وہاں مکانات منہدم کرنے پڑینگے ۔ دوکانات تباہ ہو جائینگی ہزاروں آدمی گھر سے بے گھر ہو جائینگے ۔ ادھر ادھر مکانات کی تلاش میں مارے مارے پھرینگے ۔ نامہ نگار کی خبر پر حضرت ایڈیٹر صاحب نے بھی حاشیہ چڑھایا ۔ اور رنگ آمیزی کی ۔ لیکن وائس چیرمین صاحب بھی ہاتھ میں قلم لیے تلے بیٹھے تھے جھٹ پٹ ایک چٹھی شایع کرا دی ۔ اور تمام الزامات کا صفایا کر ڈالا ۔

ریلوے کراسنگ سٹیشن چار باغ اور ہند بنانے کی تاکی درمیانی سڑک لوگ سمجھے کہ بخوبی روڈ اور گوالوں کی ملکیت ہو ۔ سنتے ہیں دو سال سے کئی وارداتیں متواتر ہو چکی ہیں پچھلے ہفتہ ایک ہی رات میں دو وارداتیں ہوئیں ساڑھے آٹھ بجے چند سواریاں اکے میں سٹیشن سے آرہی تھیں ۔ سکلو کے سامنے لٹیروں سے

... تھیر ہو لی ۔ سب لے لوا کے نواور دو گیارہ ہو گئے ۔ نو بجے بابو پرمیشری دیال صاحب کے بھائی بریلی کو تشریف لیے جا رہے تھے ۔ کہ وہیں ڈاکوؤں سے نمشکار ہو گئے ۔ انھوں نے آپکی ۔ نوکری اور لڑکے والے کی مرمت بھی کی اور ایک ٹرنک اور ایک گٹھری لے کے نفرو ۔ وہ تو کہو خیر ہو گئی ۔ زیادہ نہ ٹٹولا ۔ ورنہ بارہ سو کے نوٹ اور اشرفیاں جاتی رہتیں ۔ اگلے دن اسباب تو ملگیا لیکن ملزمو نکا پتہ ندارد ۔

بشیرت گنج میں ایک برخوردار جورو میں ایسی کھٹ پٹ ہوئی کہ ناک والے شوہر نے اپنی دلہن کی ناک غضبناک ہو کے کاٹ ڈالی یعنی نکی بیٹھے کا اوڑا اوڑا دیا ۔ اوسکی سسرال والوں نے اوسن سے دعوی دائر کر دیا ۔ ۲۱ ۔ ماہ حال کو آرڈر سنایا گیا کہ تین ماہ کی قید تنہائی اور ڈیڑھ سال کی قید بامشقت سر منڈی ہی جائے ۔ ناک اسقدر کٹتی ہے کہ عورت مینما کر لیتی ہی خیر شد ۔ یہ ناک کاٹنے کا نیا مذہب پیدا ہوا ہے ۔ ایجا نبنے جو پیشینگوئی کی تھی وہ پوری ہو رہی ہے کیا معنی ادھر رامپور میں ہیڈ کلرک کی بیوی کی ناک اونکے اردلی نے کاٹ ڈالی اور کلکتہ میں دو کیس ہو چکے ہیں اب مناسب ہو یا لتا ہے کیطرح ناکتابی عورتیں رائج کرو میں اور ناک پر چڑھا لیا کون ۔

سودیشی پر لکھنؤ کے لوگ کلبلائے تو سہی ۔ ہمارے مہربان مسٹر گنگا پرشاد ورما نے بسم اللہ کر کے انڈین گڈس سپلائی کمپنی کھول ہی دی ۔ چلوائی بھی جائے ۔ انھوں نے بھی کمیٹی کر کے ولائتی شکر پر تین حرف بھیجے ۔

مسٹر مصر اور وصلی فیم یہاں تشریف شریف لائے تھے گنیش گنج میں سودیشی پر دو دھواں دھار لیکچر دیے ۔ پہلے دن مجمع خاصہ رہا ۔ لیکن دوسرے دن پھیکا ۔ بے مزہ ۔ البتہ ناچ یا کوئی تماشہ ہوتا تو تل بھر جگہ نہ ملتی

چھاؤنی کے بنگلوں پر آفت آئی ہوئی کیا ۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ۔ کہ ایک بنگلہ آتش خانم کے نذر ہو چکا تھا ۔ ... ایک اور جلا سا ورکھان اوسی پر بھس شدہ کے قریب اسمیں چار یوریین رہتے تھے ۔ صبح کے پانچ بجے آگ لگی ۔ وجہ نامعلوم ۔ سب جاگ اوٹھے اور اسباب وغیرہ نکال لیا گیا ۔

شہر بھر میں ایک کھتری کا ذکر ہو رہا ہے ۔ دونوں صاحبزادے بی اے پاس ہوئے ۔ پاس ہونے کے علاوہ دونوں وظیفہ بھی پائینگے ۔ انھوں نے اپنے والد صاحب سے کہا کہ ہم اپنے وظیفے گرلس اسکول لکھنؤ کو دینا چاہتے ہیں ۔ آپنے اکیسو اسی روپیہ اپنی جیب خاص سے دیا ۔ اور فرمایا کہ تم مختار ہو جو چاہو سو کرو ۔ کیا کہنا ہے کھتری صاحب ۔ جیتے رہو ۔ کنجوس مکھی چوس اس خبر کو پڑھکر شرمندہ ہوں ۔

دی اورینجنل تھیٹریکل کمپنی اوف بمبئی کو مسٹر ٹبار نے چند دنوں اور تماشے کرنے کی اجازت دیدی تھی ۔ تماشے وہی پرانے دھرانے مٹیا پھوس تھے ۔ کچھ جدت وندرت نہ تھی ۔ اب می شنوند کہ نیو الفریڈ کمپنی کا وعدہ لا ہی دیدہ خواہد شد ۔

مقبول گنج میں ایک اکاؤنٹینٹ کے لڑکے نے بڑی دلیری کی ۔ چور کو پکڑ لیا لیکن جونہی اسنے چاقو کا چرکہ لگایا ۔ اوسنے گھبرا کر چھوڑ دیا ۔ ایک دوسرا آدمی پکڑنا چاہتا تھا کہ وہ کنی کاٹ کر نکل گیا ۔ ان دونوں نے پیچھا نہ چھوڑا ۔ اور اس گھر کو نوٹ کر لیا جسمیں وہ

تہذیب النسوان

ملک کے تمام روشن خیال اہل الرائے اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں کہ عورتوں کو تعلیم دینا ضروری ہو بشرطیکہ طرز تعلیم حتی الوسع شریفانہ اصول پر ہو چنانچہ اسی خیال کو مد نظر رکھکر سنہ ۱۸۹۸ع سے اخبار تہذیب النسوان الیہ سید ممتاز علی صاحب مالک مطبع رفاہ عام کی اڈیٹری میں لاہور سے جاری کیا گیا ۔ جو بفضلہ تعالی اسوقت تک کامیابی کے ساتھ جاری ہے یہ اخبار کیسا ہو اور اسکے مطالعہ سے شریف مستورات پر کیا اثر پڑتا ہو ؟ اسکا اندازہ پرچہ دیکھنے سے بخوبی ہو سکتا ہو عام رائے اس اخبار کے کی نسبت یہ ہو کہ مرد اسکو بلا تامل اپنے زنان خانہ میں بھیج سکتے ہیں ۔ اور ہندوستان میں شریف مستورات کے لیے اس سے بہتر کوئی پرچہ نہیں ۔ ہر مضمون نہایت احتیاط اور غور و تامل کے بعد درج کیا جاتا ہو ۔ اسکی نامہ نگار عموماً معزز گھروں کی تعلیم یافتہ بہو بیٹیاں ہیں جو لوگ تعلیم نسوان کے حامی ہیں انھیں اس پرچے سے ضرور کام لینا چاہیے زبان نہایت سلیس ۔ لکھائی چھپائی نہایت نفیس تقطیع ۲۰×۲۶ حجم ۸ صفحہ ہفتہ وار قیمت سالانہ ۳ روپیہ نمونہ کا پرچہ مفت ملسکتا ہے ۔

المشتہر

منیجر رفاہ عام سٹیم پریس لاہور

باسی مضمون

مین نے کل عین قدح نوشی مین ساقی سے کہا
کیون ہوا جاتا ہے افسردہ تو باغ خوبی
کیا شگفتہ نہین ہو سکتا تجھے صحن چمن
کیا شب مہ مین نہین کھلتی ترے دل کی کلی
دلکشا دیکھ تو منظر ہے یہ کیسا لب جو
جانفزا دیکھ تو ہے چاندنی یہ کیسی کھلی
مہوشونکا یہ ذرا دیکھ تو ناز و انداز
مہ جبینونکی ذرا دیکھ تو یہ عشوہ گری
اونکی یہ نیچی نگاہین یہ تبسم یہ حیا
انکا یہ بنکے بگڑنا یہ لگاوٹ شوخی

غرض انکا ہر اک بات یہ یون ہنس پڑنا
جانستان انکی یہ آغوش مین سیماب وشی
فتنۂ حشر لگا ہے اسی رفتار کے ساتھ
ایک بھونچال بپا ہو گیا جو چال چلی
گر نہ اسیر بھی تو ہو شاد تو ہے کیا غضب
گر نہ ہوا سیہ شگفتہ تو ہے حیرت کیسی
دل پُر درد سے اک آہ کی اور کہنے لگا
کیا کہون ... دلکی
دل ... کون
... چین ...
... غافل
پھر کہین ... بڑی

مین —
مین نے مانا ہی حکومت ترے گھر کی لونڈی
مۓ عشرت ہی ترے جام مین مانا مین نے
مین نے مانا کہ میسر ہے تجھے عیش و خوشی
روبرو تیرے حسینون کا ہی جھرمٹ مانا
ترے پہلو مین ہے مانا کہ ہر اک حور و پری
یہ تو سب کچھ سہی لیکن تجھے معلوم بھی ہے
مۓ عشرت کا یہ ساغر ہے چھلکنے کو ابھی
صورت سایہ حکومت ہی یہ ڈھل جائیگی
موت نے گھات لگائے وہ الگ سر پہ کھڑی
نقش بر آب ہے سب اسپہ تو مغرور نہو
دیکھ لو کیا ہے حباب لب جو کی ہستی
کچھ رہیگا نہ یہان موج فنا سے باقی
کام آئے گی مگر ایک عمل کی کشتی
از تو خیز دہمہ شر وز تو بر آید ہمہ خیر
بد و نیک است مکافات زنیکی و بدی

راقم
مس جشتیہ گورگانیہ

لیلا

مہاتما جی ۔ نمسکار ۔ ڈنڈوت ۔ پالاگن ۔ آپکی کرپا اور اُپکار سے سب کشل منگل اور آنند ہی آنند لکھتا ہی یہ رام کی اچھیا تھی کہ آپکا پوربی نامہ نگار سماچار لکھنے کو آجتک استھان کیسے رہا ۔ آپ سنتو

...سامان اپنے ہاتھ سے کرنا پڑتا ہے۔ اونہین وقت ضائع ہوتا ہے تب بھی ٹھیک نہین ...نگر کے ہونے مین بدنظمی ہے۔ بعض مرتبہ سارا دن گزر جاتا ہے کھانا نصیب نہوتا۔ ...ی کتاب کھو جاتی ہے تو ڈھونڈھے نہین ملتی۔ آمدنی کا روپیہ کہان رکھا ہے کسکو دیا ہے یاد نہین آتا۔ خرچ کچھ ایسا نہین ہے مگر روپیہ پورا نہین پڑتا۔ چندر شیکھر نے سوچا کہ شادی کرنے سے بعض بعض کامون مین آسانی ہو سکتی ہے۔

مگر چندر شیکھر نے دل ہی دلمین یہ بات ٹھان رکھی تھی کہ اگر شادی کرین تو حسین و...ین۔ حسین عورت سے شادی کرنے مین اندیشہ تھا کہ دل اودھر محو نہو جائے۔ دنیوی موہ مین پھنسنا مناسب نہین۔

جس زمانہ مین دل کی یہ کیفیت تھی اوسی زمانہ مین چندر شیکھر نے شیولنی کو دیکھا۔ شیولنی کا جمال دیکھکر و منو ٹوٹ گیا۔ سوچا۔ غور کیا۔ کچھ پس و پیش ہوا۔ بالآخر خود شادی کا پیغام دیکر شیولنی سے بیاہ کر لیا۔ ایسی صورت پر کون فریفتہ نہین ہو جاتا؟

اس شادی کے آٹھ برس بعد یہ قصہ شروع ہوتا ہے۔

پہلا حصّہ

پہلا باب

صوبہجات بنگالہ و بہار و اڑیسہ کے مالک۔ نواب عالیجاہ میر قاسم خان کی بود و باش مونگیر کے قلعہ مین تھی۔ قلعہ کے زنانے مین ایک مکان نہایت آراستہ و پیراستہ۔ رات کا پہلا پہر ابھی ختم نہین ہوا۔ ایک کمرے مین نرم نرم قالین کا فرش بچھا ہوا۔ طلائی چراغون مین عطر کی روشنی۔ پھولون کی خوشبو سے سارا کمرہ بسا ہوا۔ کمخواب کے تکیئے پر سر رکھے ایک دُبلی پتلی نو عمر نازنین گلستان پڑھنے کی فکر مین ہے۔ سترہ برس کی عمر۔ مگر سارا جسم بچون کیطرح دھان پان گلستان پڑھتی جاتی ہے اور اکثر اوٹھ اوٹھ کے دروازے کے باہر دیکھ لیتی ہے۔ آپ ہی آپ کچھ باتین کرتی جاتی ہے۔ کبھی کہتی ہے "ابھی تک نہ آئے"۔ پھر کہتی ہے "مین کے کیون"؟ جہان ہزارون لونڈیان باندیان ہین وہان مین بھی ایک خادمہ کیطرح ہون۔ میری خاطر سے اتنی دور کیون آنے لگے"

اوس نازنین نے پھر گلستان کا پڑھنا شروع کیا۔ تھوڑا سا پڑھکر کہنے لگی۔ "جی نہین لگتا۔ نہ آتے نہ سہی۔ مجھی کو یاد کر لیتے۔ مگر مجھے یاد کیون کرتے؟ ہزارون خادماؤن مین ایک خادمہ ہی تو ہون" پھر پڑھنا شروع کیا۔ پھر

کتاب رکھدی۔ کہنے لگی "خدا ایسا کیون کرتا ہے؟ - ایک شخص دوسرے ہی کے بھروسے پڑا رہتا ہے؟ اگر یہی خدا کی مرضی ہے تو جسکو پاجاتا ہے اوسی کو کیون نہین چاہتا؟ جسکو نہین پاتا اوسکی تمنا کیون ہوتی ہے؟" یہ کہہ کے اوٹھ بیٹھی۔ چھوٹی سی صاف شفاف پیشانی پر لمبے لمبے گھونگھر والے سیاہ بال بہت سے کالے سانپون کیطرح لہرانے لگے۔ سنہری کام کے زرق برق معطر دوپٹے کا آنچل لٹکنے لگا۔ جسم کی جنبش سے سارے کمرے مین حسن کی لہرین سی پھیل گئین جسطرح گھرے پانی مین ذرا سی حرکت ہوتی اور لہرین پیدا ہوجاتین۔ بس اسیطرح لہرین پیدا ہوئین۔

اوسوقت اوس حسینہ نے ایک چھوٹی سی بین لیکر تارون کو چھیڑا اور نہایت شیرین آواز سے گانا شروع کیا۔ ڈرتا کوئی سن نہ لے۔ اتنے مین قریب کے پہرے والے کے سلام اور کہارون کے پاؤن کی آہٹ کانون مین پڑی۔ دفعتاً اوٹھ کھڑی ہوئی۔ بے چین ہوکے دروازے کے پاس جاکے کھڑی ہوگئی۔ دیکھا تو نواب صاحب کا ہوادار ہے! - نواب میر قاسم علیخان ہوادار سے اوترکے اوس کمرے مین داخل ہوے۔

بیٹھتے ہی نواب نے کہا "دلتی بی بی کونسی چیز گارہی تھین؟" اس نازنین کا نام غالباً دولت النسا تھا۔ مگر نواب اختصار کرکے اوسکو "دلتی" کہا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے اور سب لوگ بھی اوسکو "دلتی بیگم" یا "دلتی بی بی" کہتے تھے۔

دلتی۔ نے شرما کے گردن جھکالی۔ نواب نے فرمایش کی۔ "تم جو چیز گا رہی تھین سنین گے۔"

بیچاری دلتی مشکل مین پڑگئی۔ بین کے تار قابو مین نہین آتے۔ کسی طرح سُر ٹھیک نہین ہوتا۔ بین الگ رکھدی۔ بیلا اوٹھا لیا۔ وہ بھی بے سُرا۔

مجھے جان تو نہ دیجائے گی شیولنی نہ ڈوبی۔ پلٹ پڑی۔ تیرتی ہوئی کنارے پر پھر آئی۔

تیسرا باب

جہان پرتاپ ڈوبا تھا وہان سے کچھ فاصلے پر ایک چھوٹی ناؤ جارہی تھی۔ ناؤ پر ایک شخص نے دیکھا پرتاپ ڈوب گیا۔ دیکھتے ہی وہ پانی مین کود پڑا۔ اوسکا نام تھا چندر شیکھر شرما۔

چندر شیکھر پیرتا ہوا پہونچا اور پرتاپ کو پکڑ کے اپنی ناؤ پر لایا۔ ناؤ کنارے لگائی اور پرتاپ کے گھر تک ساتھ ساتھ ہو بچانے چلا گیا۔

پرتاپ کی مان نے نہ مانا۔ چندر شیکھر کے قدمون پر گرکر اوس روز اوسکو اپنا مہمان بنایا۔

چندر شیکھر کو اس ڈوبنے کا بھید کچھ نہ معلوم ہوا۔

شیولنی نے پھر پرتاپ کو صورت نہ دکھائی۔ مگر چندر شیکھر نے اوسکو دیکھ لیا۔ دیکھتے ہی محو ہوگیا۔

اوس زمانہ مین چندر شیکھر خود ایک مصیبت مین تھا۔ بتیس ۳۲ برس کی عمر تھا تو گرہست مگر دنیا سے تعلق کم۔ ابھی تک شادی نہین کی۔ اس خیال سے کہ ایشر کے گیان دھیان مین کھنڈت پڑیگی۔ شادی کو ہمیشہ ناپسند کیا۔ اوب ایک سال کا زمانہ گزرا کہ اوسکی مان مرگئی۔ اوسوقت دل مین یہ خیال کہ شادی نہ کرنے سے گیان دھیان مین خلل پڑیگا۔ اپنے ہاتھ سے کھانا پکانا پڑتا ہے جس سے تضیع اوقات کے علاوہ پڑھنے پڑھانے مین ہرج ہو جاتا ہے دلیتا تو ان کی [illegible] ہے گھر مین سالگرام کی مورت بھی۔ پوجا پاٹ کا سامان

دنیا کے تمام اشتہاری دوائی فروشوں میں سو سنیاسی صاحب کی اول درجہ کی نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانے والی اکسیر اعظم گولیاں
المشتہر حکیم ڈاکٹر شرما ایس ڈبلیو

شاہنشاہ روس کا بستر خار

خواب نوشین کا مزا کیا تاجداری کے لیے

[illegible] ثابت کرتی ہین - کہ ہماری حالت سدھرنے والی
نہین [illegible] ہم منزل مراد تک پہونچکر کامیابیون
[illegible] ہون ؎
[illegible] کسی طرح سے : تا منزل مراد
[illegible] پانہ مین پرنگا کے ہم اکثر اور [illegible]
[illegible] اسلیے کہ ہماری امیدون پر ناکامی کی اوس
[illegible] ہماری [illegible] موم کی ناک ہماری اولوالعزمیان
[illegible] ہوا ہو براند - ہماری بلند پروازیان [illegible]
[illegible] ہماری اخلاقی کامیابیان دنیا سے ناپید
[illegible] ظاہری اعضا و جوارح ہاتھی کے دانت
[illegible] دکھلانے کے لیے باقی رہگئے - اور [illegible]
[illegible] کے کانٹون مین اولجھ گئے ہم سے بہبود کی امید
[illegible] ہے جیسے عقرب سے ڈنک نہ چلنے کی یا مسلمانون سے
[illegible] پوسٹ آفس سے انتظام ڈاک کی ہم سے
[illegible] کی توقع ویسی - جیسے ہمارے حقیقی [illegible] کی -
[illegible] فرعون نے حمیت کی - نالایقون سے غیرت کی ؎

رات بھر آنکھون کو اس امید پر رکھتا ہون بند
خواب مین شاید کہ دیکھون طالع بیدار کو

ہماری ذات بابرکات "العلم حجاب الاکبر" کے قفس مین
مقید ہے - کبر وخودی کا بھوت سرون پر مسلط ہے -
[illegible] و باشی کی برقی قوت ہمارے سارے جسمون
مین سماری ہے - ہماری زبان ہمارے دل کی مخالف ہر
[illegible] ظاہر ہمارے باطن سے ناموافق ہے - نہ نیک و
بد کی معیار رہ نہ برے بھلے کی تمیز باقی ہے ہمارے
گلشن عقل پر خزان ہوئے نازل اور فہم و فراست پر
عذاب کے کوڑون کی بارش اور ہر طرف سے قہر خداوندی
محیط ہے - کیا کہین اور کیونکر کہین -
دیکھو ان ننھی جانون کا وجود ہمارے قبضۂ اقتدار مین
جنکی ہستی ہمارے اختیار مین تھی - جنکی زندگی ہمارے
عیش و عشرت کے لیے وقف - جنکی باتین ہمارے
اشارون پر نثار ہوتی تھین - خدا کی شان ہے آج
وہی ہمارے ہستی کا دعوی کرتی - کھلم کھلا منہ زوریان [illegible]
ہماری قومون پر پھبتیان کہتی ہین اور انکے بودے
کے ساتھ ہمارا نام دھرتی ہین - رات کو جب ہم تخلیہ
پاکر اوڑنے کے لیے پر تولتے - یا حقوق و ہمدردی
و ہمسایگی ادا کرنے کے لیے ادھر اودھر پرواز کرتے
ہین - تو وہ کوتاہ عقل والیان ہم پر تالیان بجاتی
اور ہمارے سایے کے خوف سے اپنے بچون کو
گودون مین چھپالیتی ہین - اور نیز وہم و بلا وقت
ضرورت و حاجت ہمکو اپنے بچون کے ڈرانے کے لیے
ہوا بناتی - ہماری مجلس [illegible] حالات کی کہانیان تصنیف

اور ہماری حرص وطمع کی داستانین
بیان ہوتی ہین ؎

ربط آپس مین [illegible] نے آبرو ہوسے
[illegible] آپ آپسے تم تم سے تو ہوتے

[illegible] بھی نہین - پھر تمھین خدا لگتی کہو - انصاف سے
بولو - کہ جس کے سرون پر اتنا پانی گزر چکا - اولٰئک
کالانعام بل ھم اضل سے بھی بدتر ہے ؎

بوالہوس کا مطلب بندۂ نفس اہل ہوا
ایک عالم ہے اسی رنگ مین دو چار نہین

ایسی ذات سے کیا امید ہو سکتی ہے - سوا
اسکے کہ یکبارگی خرمن ہستی پر برق خداوندی کوندے
اور اوسکے نام و نشان کو دنیا کے صفحۂ ہستی سے
نسیاً منسیا کردے ؎

بلبل ہے غم سے نالان گل چاک چاک ہان
اوٹھ چلیے اس چمن سے یان کی ہوا بری ہے

ہان اگر لطف خداوندی شامل حال ہو - تو [illegible] کی صورت
[illegible] یہی ہے کہ لباس زنانہ [illegible] پتلون
[illegible] ہو کر چار دیوارون کے اندر سے [illegible]
سون - [illegible] فرایض منصبی کو کما حقہ انجام دین - اور
[illegible] گرانکے خاکی وغیر خاکی انڈون کو سینے
[illegible] مستورات [illegible] کرکے اپنی آزادی
کے قوم مین ترقی کا سامان [illegible] بلند پروازی اور ہم لوگ
دنیا قائم مقام بنانا چاہتی ہین - اور اسی لیے آپ
لوگون کو یہ تکلیف مالایطاق دی ہے کہ ہماری جرات
ہمت کو خود غرضی کی دیمک چاٹ گئی - اور ہماری غیرت
وحمیت کو سیاہ ناگن سونگھ گئی ہے - اب جو کچھ ہوس
آپ لوگون کا دلا دیتی ہو - اور کانٹون کیطرح کھٹکتی ہو
اوسکو بلا خوف وخطر یارون کے سامنے پیش کرین -
مگر جب آپ حضرات اپنے پتلون مین منہ ڈالکر غور فرماینگے
گے - اپنی کمزوریون وابدی ناتوانیون پر توجہ کرینگے
تو گمان غالب ہے کہ ضرور ہمارے خیال کا ساتھ دینگے -
اور اس زبردست تحریک کی پرزور تائید کرینگے کیونکہ
ہم لوگ بابا آدم کے وقت سے ان بے زبان
طبقۂ اناث پر پوری حکمت ونشۂ مردانیت صرف کرچکے
اور مدتون اپنا بار انپر لادکر خون پانی بہا چکے ہین - پھر
کبتک ہر چیز کے لیے ایک حد ہوتی ہے ہمارے
ہمارے ظلم وستم کی بھی انتہا ہونی چاہیے - اب انصاف
فطرت اسکا مقتضی ہے - کہ تلک الایام نداولھا
کی شان کو موافق برضا و رغبت وبدرستی
ہوش وحواس بلا جبر و تحکم تکمیل طبقۂ اناث کو پکڑا دینا
- اور ہم لوگون کو چرکی بردارون کے اندر آجانا

چاہیے - اسکی اجابت مین [illegible]
کی کچھ ضرورت نہین ع

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

کیونکہ زمانے نے اچھی طرح ثابت کردیا - کہ ہم سے ترقی و
کامیابی کو ویسا ہی عناد ہے جیسے لومڑی کو سانپ سے
گورون کو کالے سے - اور ہم سے اعلیٰ درجے کے
تعلیم کی ہو [illegible] ویسی جیسے ہیجڑے سے بچے جننے کی
بہیر بطن سے [illegible] کی - بلکہ انصاف سے پوچھو تو
فطرت کے کارخانے سے انکو ہم سے زیادہ فہم وفراست
قوت وطاقت دل و دماغ ذہن ونزاکت شرافت ومتانت
کا حصہ ملا - وہی ترقی کے میدان مین قدم جما سکتی تعلیمی
گھوڑے پر شہسواری کرسکتی مردہ کامیابیون مین اپنی
جلوہ گری کی روح پھونک سکتی اور قوت فاعلہ وانفعالیہ
کے سینم سے بالا جیت سکتی ہین - پھر اس بے انصافی
کے کوئی معنی نہین ؎

وہ بھی منہ مین زبان رکھتے ہین
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

اور پھر اتحاد خصوصیت کے ساتھ وہ قابل اندکر ہین کہ ؎

شوخی چالاکی مقتضا ہے سن کا
تاک مین [illegible] کا فقط تن کا

اور [illegible] خدا ع

سن پندرہ یا کہ سولہ کا سن

اور نمو کے دن ہین - کیونکہ عالم ہیچ کارانین جو ترقی و
اعلیٰ درجے کی تعلیم کی نئی مشینین طیار ہوئی اور ہنوز فطرت
کے دست [illegible] سے محفوظ ہے - وہ زیادہ بکار آمد

اس نسخہ [illegible] وظائف [illegible]
واستعمال [illegible] ہون - [illegible] خوشنون [illegible]
سارا [illegible] پر دگیا ہو
ایسا مثل کمان تک سرکھپایا جائے - ان [illegible]
[illegible] کا سارا جنجال مع جالی [illegible]
[illegible] لوگ بنے ہین کر [illegible]
[illegible] سایے تلے آ گیا ہین [illegible]
[illegible] ہے دہ [illegible] کی [illegible]
ہے - [illegible] کے جوش مین خوب [illegible]
جواب [illegible] تاریخ ومقام معین ہو جاتا
[illegible] اگر [illegible] کی جائے اور یا تباہ
[illegible] تخت نشینی [illegible] کے الٹی گنگا بہائی جاتی - والسلام
خیر [illegible] والقوم

مسٹر لوم علیہ الشوم

نقلم

ابو المجدو - ذھبسوی بہاری

اڈیٹر "الہادی" کے نام

خدا کا پیغام

الہادی نمبرہ جلد اول کے شروع صفحہ مین ایک فارسی غزل حضرت غوث پاکؒ کے نام سے شایع ہوئی ہے اسکی بابت لکھا ہوا تھا کہ "ہرروز بجہت حصول دیدار حق تعالیٰ پانزدہ بار بخواند" - چونکہ آجکل اس زمانہ مین دہریت کا زور زیادہ ہوتا جاتا ہی - ضرورت تھی کہ کوئی بات ایسا ہو جو لوگون کو مشاہدہ سے خدا کے وجود کو ثابت کرے - حسن اتفاق سے یہ نسخہ ہاتھ لگ گیا - دیکھتے ہی دل پھڑک گیا کہ دنیا مین آجتک جو اختلافات پڑتے ہوئے ہین اور خدا کے وجود کے متعلق جو جو خیالات تھے اور ہین - اب ان سبکا فیصلہ اس عینی شہادت سے ہو جائے گا اور اسلام کا بول بالا ہوگا - سارا یورپ اسکے ذریعہ سے خدائی کا اقرار کریگا - اور کل دنیا اسکی نعمت دیدار سے مشرف ہوگی - اسی خوشی اور شوق ذوق مین حضور قلب سے مین نے اسکا ورد شروع کر دیا - چار یا پانچ دن گذرے ہونگے کہ ایک رات کو جبکہ مین اسکے وظیفہ مین مشغول تھا اور بمشکل بارہ دفعہ تکرار کی نوبت آئی تھی کہ یکایک نیند کے جھونکے آنے لگے حتیٰ کہ بیٹھنا دشوار ہوگیا مصلے ہی پر دراز ہوگیا اور فوراً دنیا سے بیخبر -

یاد یکھتا ہون کہ ایک وسیع کشادہ میدان مثل سما کے پھیلا ہے - نہ کوئی آگے نہ پیچھے - صرف مین یکہ و تنہا کچھ ایسا سمان چھایا ہوا تھا کہ دل مرعوب ہوا جاتا تھا - بدن کے رونگٹے کھڑے ہوئے جاتے تھے - اس حالت مین کچھ ہی دیر گزری تھی کہ رعد کی سی کڑک اور گرج سنائی دی - دل دہلا جاتا تھا - روح قفس عنصری مین گھٹ رہی تھی کہ بجلی کی چمک نے اور رہے سہے ہوش وحواس منتشر کر دیئے - آنکھین خیرہ ہوئی جاتی تھین - پلک اوپر اٹھانے کی مجال نہ تھی - عین اسی حالت مین مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کوئی مجھے مخاطب کرتا ہے - دل کو ڈھارس ہوئی اور قدرے قابو کو سکون ہوا - ہرچند پکارنے والے کو دیکھنے کی کوشش کی مگر ناکامی ہوئی - کوئی آس نہ پاس - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پکارنے والا قریب ہی پکار رہا ہے - سناٹا سا ہو گیا تھا - منھ سے آواز نہ نکلتی تھی - ایک غشی کی سی کیفیت طاری تھی - کہ یکایک ایک ہولناک گرج ہوئی - جسکے ساتھ کی بجلی ایسی - سرعت سے چمکنے لگی کہ مین اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا - ہر بار یہی معلوم ہوتا تھا کہ اب کی خیریت نہین - بجلی کی تیزی اسرعت بڑھتی جاتی تھی - میری حالت انتہائی اضطراب واضطرار کی پہونچ چکی تھی کہ یکایک بجلی کی کڑک اور چمک ختم ہوگئی - میدان بالکل شعلہ جوالہ بن گیا - ہر چہار طرف جہان نظر جاتی تھی آگ سی لگی معلوم ہوتی تھی - آفتاب کی بھی روشنی اسکے آگے دھندلی تھی - رحمت کا نام نہ تھا - اسی کیفیت مین محو تھا کہ پھر ندا آئی اور ندا کرنے والے نے کہا کہ انا ربی الاعلیٰ بجالا - آواز مین کچھ ایسی [illegible] وجبروت تھی کہ بے اختیار مین سجدہ مین گر پڑا - اور میری زبان پر خود بخود حق سبحانہ تعالیٰ کی حمد جاری ہوگئی -

ندا آئی - اٹھ اور سن - مین کھڑا ہو گیا - کہنے والے نے کہا کہ کیا تو نے قرآن کو بھی پڑھا ہے مین نے کہا ہان - ندا آئی کہ کیا تو نے وہ جگہ نہین دیکھی جہان موسیٰ نے خدا کے دیکھنے کی خواہش کی تھی - اور آخر اسکے اصرار پر محض اسکی تجلی کی تاب نہ لا سکا - تیرا پیغمبر آخرالزمان بھی جو خدا کا مقرب ترین بندہ ہے سوا قدرت حق کے خود حق کو نہین دیکھ سکا آجتک جسقدر پیغمبر ونبی گزرے ہین کسی نے اسکے دیدار کو نہین دیکھا - تجھے خدا نے کچھ عقل بھی دی ہے اگر تو اس سے کام لیتا تو تو خود ہی سمجھ سکتا کہ غوث کسی پیغمبر یا اصحاب نبی آخرالزمان سے بڑھکر نہین ہے جو خدا کو خود مشاہدہ کرتا اور دوسرون کو دکھلانے کا دعوی کرتا -

یاد رکھ - اور اڈیٹر الہادی سے کہدے کہ اسلام ہوائی باتین لکھکر کافرون سے نہ ہنسوائے - ورنہ معتوب الہی ہوگا - غزل جو اسنے غوث کے نام منسوب کی ہے اتہام ہے غوث نے دنیا مین اپنا کوئی دیوان نہین چھوڑا چند خودغرض بندون نے اسکے نام سے البتہ دیوان مشہور کیے ہین اور عوام الناس کو دھوکہ دیا ہے - خدا نے اوسکو معرفت کا علم دیا تھا اور سکھلایا تھا اوسکو بہت کچھ وہ خدا کے بندون کو ایسی تلقین وتعلیم کا ہرگز مرتکب نہین ہو سکتا - خدا عالم الغیوب ہے - وہ سب جانتا ہے جو کچھ ہے ظاہر اور چھپا - نہ اس غزل یا کسی اور شے یا شخص مین طاقت ہے کہ خدا کے دیدار کو دیکھ سکے یا دکھا سکے - اگلے زمانہ مین جبکہ خدا نے مسلمانون کو عروج دے رکھا تھا اور رکھا انکو سربلند اسوقت تک کہ وہ خدا اور رسول کے احکامات سے غافل نہ ہوئے تھے - ایک فرقہ تھا جسنے ایک عظیم دلوارا اس مذہب مین داخل کر دی جو خدا نے اتاری تھی اپنے بندون پر اور جو بالکل کھلی کھلی تھی ہر شخص پڑھکے سمجھے عمل کرے اور راہ پائے - مگر انھون نے اسکے ایک دوسرے معنے پہنائے اور ہر ایک کو ظاہری باطنی معنون مین لینے لگے - حقیقت یہ فرقہ مسلمانون

[illegible]

[illegible] دریافت کرے کہ [illegible] سے مقصود ہی ہے کہ خدا کی
الوہیت اور [illegible] صفات کو مالک کی چند روزہ چیزون
سے تشبیہہ دیکر اپنے فہم میں ہموار کرے - وہ خود
کہہ چکا ہے کہ موجودات کا وجود حقیقی نہین ہے بلکہ
حقیقی کے ساتھ قائم ہے تو پھر آخر اسنے کس چیز
کو خدا سے مشابہت دینے کو منتخب کیا ہے - اگر یہہ
اسطرح [illegible] صحیح ہوجائے تو پھر وہ فرقہ جو خدا کے
ایک [illegible] (عیسیٰ ابن مریم) کو "ابن اللہ" کہتا ہے ہرگز
باطل کیون ہونے لگا - آخر اسکا بھی تو یہی قول
ہے کہ [illegible] فی الواقع خدا کا بیٹا نہین ہے بلکہ اسمین
اور خدا مین قرابت و محبوبیت کا ایسا رشتہ ہے
جو باپ اور بیٹے مین ہوتا ہو چنانچہ لاہور سے
رسالہ تجلی کے آخر مین پادری اکبر مسیح نے "ابن اللہ"
کے عنوان سے اس مضمون کو تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔
اس مضمون مین درحقیقت عجیب و غریب ابو بیت
کے نمونے نظر آتے ہین - [illegible] شخص خدا کو
[illegible] [illegible] اسکے [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible] اسکے [illegible]
[illegible]
[illegible]
اہل ذوق اس حیرت [illegible] مین دیکھین
کہ [illegible]

ایڈیٹر الہادی نے اپنے [illegible] پرچہ مین اس سرزمین
کی نسبت [illegible] آخر الزمان [illegible] نے دوسری
سرزمینون پر شرف دیا ہے - نہایت غلط بیانی سے
کام لیا ہے اور اس زمین کے مقدس شہرون کی
حالت لکھنے مین نہایت کذب کو مدنظر رکھا ہے -
جس سے احتمال ہے کہ سادہ لوح مسلمان اسکو صحیح
سمجھکر مغالطہ مین نہ پڑجائین -

متوجہ ہو اور مت بھلا!

وہ خدا کے کلام (قرآن) سے استدلال کرتا ہے کہ
"مکہ ناف زمین ہے اور [illegible] اسوجہ سے کہا گیا کہ تمام
براعظمون مین بطور مرکز کے واقع ہے"
خدا نے کہین اپنے کلام مین مکہ کو ناف زمین نہین قرار
دیا اور نہ کہین تشریح کی کہ مکہ براعظمون مین بطور
مرکز کے ہے - البتہ خدا نے اوسکو بوجہ اس بزرگی
اور شرافت کے جو دوسری زمینون پر خدا نے اسے
عطا کی ہے اسکو ام القریٰ کہا ہو - جو ہر جانتا ہے کہ
زمین گول ہے - کسی شہر یا جگہ کی تخصیص نہین کہ وہی
زمین کا مرکز ہو - جو جگہ بھی بطور مرکز قرار دیجائے ہوسکتی
ہے -

وہ لکھتا ہو کہ "تین سمت مکہ کے پہاڑ ہین - مدینہ منورہ
کی جانب راستہ ہے" جبکہ اسکے جہل کی یہ حالت ہے
کہ اسکو ٹھیک مقامی جغرافیہ کی حالت تک بھی علم
نہین - وہ کیون ایسی جرات کا مرتکب ہوتا ہے -
خدا کے بہت سے بندون نے صحیح صحیح حالات نہ صرف
ان مقامات کے بلکہ دیگر مقامون کے بھی لکھے ہین -
اسنے انھین کو دیکھ لیا ہوتا اور اپنے جہل کی اصلاح
کرلی ہوتی - مکہ ایک پتھریلی زمین پر واقع ہے اور
چارون طرف پہاڑیون سے محیط ہے - اس سے نہ صرف
مدینہ ہی کو راستہ گیا ہے بلکہ طائف اور جدہ کو بھی -
طایف مکہ کے جنوب و مشرق ہے - جدہ شمال و مغرب
مین اور مدینہ شمال و مشرق مین ہے - مکہ سے اسیطرح
اور بھی بہت سے راستے گئے ہین -

پھر وہ لکھتا ہو کہ "یہان کے باشندے خصوصاً اہل عرب
نہایت آزاد منش - صفائی پسند - نازک خیال اور مہذب
ہوتے ہین"
یہ کھلا کھلا جھوٹ ہے جسکی تصدیق ہر حاجی کردیگا -

اسی ذیل مین وہ لکھتا ہو کہ "مسجد نبوی شہر کے وسط
مین واقع ہے - اس سے کچھ فاصلہ پر روضہ مبارک ہے"
حالانکہ جسے ذرا بھی درک ہوگا وہ جانتا ہوگا کہ روضہ
خود مسجد نبوی سے متصل ہے - نہ کہ باہر - اسکے بعد وہ
لکھتا ہے کہ "مدینہ کی زمین نہایت زرخیز و شاداب ہے -
علاوہ خرما اور کھجور کے اور میوہ جات کے بھی باغات
ہین اسکے نواح مین گندم - باجرہ - جوار وغیرہ پیدا
ہوتا ہے - نہرین جا بجا جاری ہین - اور کنوین بھی
بکثرت ہین جسکا پانی نہایت شیرین ہوتا ہے - اگرچہ
مدینہ مین ہمیشہ گرانی رہتی ہے مگر کوئی گھبراتا نہین"
اسمین دو متضاد باتین ہین جو ایک ساتھ جمع نہین ہوسکتین
اول یہ کہ باوجود اسقدر زرخیزی کے گرانی کیسی جبکہ
مثل ہندوستان کے اس سے باہر کہین غلہ بھی نہین
بھیجا جاتا - دوم یہ کہ اس گرانی پر نہ گھبرانا اور اسکے
دور کرنے کی باوجود اسقدر آبپاشی کے وسائل فراہم
ہونے جو مبداء فیاض سے عطا ہوے ہین دنیا مین
حیرت انگیز امر ہے -

اسی سلسلہ مین پھر وہ لکھتا ہے کہ "صوبہ حجاز نجد کو
تہامہ سے جدا کرتا ہے اور یہی اسکی وجہ تسمیہ ہے -
اسکے جنوب مین یمن اور تہامہ ہین - - - مشرق مین
صوبہ نجد ہے" خود اسی کی تحریر سے وجہ تسمیہ حجاز
باطل ہوئی جاتی ہو - وہ کہتا ہو کہ حجاز سے جنوب مین
تہامہ اور مشرق مین نجد ہے اور [illegible]
تہامہ سے جدا کرتا ہے - اگر اسکی پہلی بات کا اعتبار
کیا جائے تو ظاہر ہوگا کہ نجد اور تہامہ حجاز کی سرحد سے
ملے ہوے واقع ہین - اور اگر دوسری بات
مانی جائے تو معلوم ہوگا کہ حجاز - نجد اور تہامہ کے
درمیان حائل ہے اور دونون کو جدا کرتا ہے - حالانکہ
اگر وہ کسی اسکول کے لڑکے سے اس امر کو دریافت
کرلیتا اور عرب کا نقشہ دیکھ لیتا تو کبھی اس غلطی کا مرتکب
نہ ہوتا - حجاز کے ٹھیک مشرق مین نجد ہے جو اسکی سرحد
سے ملحق ہے اور حجاز کے مغرب مین بحیرہ قلزم تھپیڑے
مارتا ہے - تہامہ نجد کا ایک بیابان ہے اسے اور
وجہ تسمیہ سے کوئی علاقہ نہین -

جا اور اوسکو خدا کیطرف سے کہدے کہ جب وہ اسقدر
علم اور عقل نہین رکھتا ہے کہ ایسے مضامین مین اپنی
ہدایت کرسکین اور جبکہ وہ خود اپنی مادری زبان اردو
صحیح نہین لکھ سکتا ہو اور نہ اسقدر لیاقت رکھتا ہے
کہ کوئی مضمون خود اپنی طبیعت سے لکھ سکے - وہ
کیون دنیا مین ایک ایسا پرچہ جاری کرکے کہ جسکی
غلط بیانی سے خدا کو اسے تنبیہ کرنی پڑی - علمی دنیا
مین اپنے تئین سربرآوردہ کرنے کی کوشش کرتا
ہے اور اسکی مخلوق کو ضلالت کا راستہ بتاتا ہو -
اگر اسکا مقصد تصوف ہے تو تو کہدے کہ جن لوگون
نے العرفان ایسا رسالہ جو تصوف مین سٹرر
کی اڈیٹری مین نکلتا تھا - دیکھا ہے اور اسکے
علمی اور انوکھے مضامین کو پڑھا ہے - وہ الہادی
کو دیکھکر کیا کہین گے - آخر اسکا اس پرچہ
نکالنے سے کیا مقصد ہے اور مسلمانون کو یا
اور مخلوق کو اسکی اشاعت سے کیا فائدہ پہونچ سکتا ہو
جبکہ اسمین علمی مضامین کا شائبہ تک نہین جب سے
نکلا ہے ایسے ہی خرافات و لغویات کا مجموعہ ہوتا ہو -
لیکن جب اسنے خدا اور اسکی پاک سرزمین کی نسبت
بھی اپنے حسب عادت غلط بیانی سے کام لیا اور
تو نے اوسکو سچا سمجھکر اسپر عمل کرنا شروع کیا
جسطرح اور بندون نے جسکا علم خدا ہی کو ہے -
خدا نے اس غلط فہمی کو جائز نہ رکھا اور تیرے
ذریعہ اسکی اصلاح کردی - خدا بیشک بہت بڑا
غفور الرحیم ہے - جا اور اس سے کہدے کہ وہ
ریاست کا روپیہ اس پرچہ مین جس سے خلق خدا کو
ذرا بھی فائدہ نہ پہونچے برباد نہ کرے اور اپنی شہرت
طلبی کے لیے ایسا کام نہ کرے جس سے دیانت داری
کو صدمہ پہونچنے کا اندیشہ ہو -

شب برات

زردوں کو حلوے کا مزہ ہے
گھر کے حلوے ہی سے افلاس زدہ صابر ہے
روٹیوں سے بزرگوں کی ہر نیچر کا یہ قول
کٹلٹ سے ہی گر شوق تو یہ حاضر ہے

نیچریوں کو فاتحہ سے کیا کام
مردے جا کر پھرے ہیں ناکام
تھے میز پہ توس اور مٹن چاپ
حلوے کا مگر نہ تھا کہیں نام

مہتابی - انار - پھلجھڑی ہے
ایک شور مچا ہے - گڑبڑی ہے
مُردوں کا ہے شب برات تیوہار
سب قبروں میں کھلبلی پڑی ہے

شب برات است - ادھر دیجیے ہمارا حلوہ
سال بھر بعد تو کھلوا دو خدارا حلوہ
منہ جو پھیلائے ہوئے بیٹھے ہیں سب کھانے کو
جان بچائے ہوئے پھرتا ہے بچارا حلوہ

راقم
ابو النعیم سہسوانی

قومی نصیحت

ارے قوم کیوں تیری حالت ہے ابتر
کہاں ہیں ترے سارے وہ ہم لشکر
الٰہی یہ کیا ہو گیا ایک دم میں
نظر آتے ہیں خار بجائے گل تر

گھٹا کیسی غفلت کی یہ چھا رہی ہے
کہ ہے سارا عالم پریشان و مضطر
ہر اک سمت چلتی ہے باد مخالف
پریشان ہیں عقل و ایمان کے دفتر

ذرا خواب غفلت سے چونکو تو بھائی
یہ دیکھو کہ ہے کیسی آفت یہ سر پر
خبر کچھ نہیں ہے کہاں جا رہے ہو
ذرا آنکھ کھولو تو برپا ہے محشر

شب تار ہے اور کشتی شکستہ
تلاطم ہے پانی کا اور گم ہے لنگر
پڑے خواب غفلت میں ہیں اہل کشتی
کوئی دم میں ڈوبے گی یہ ڈگمگا کر

ذرا دیر میں کام ہوتا ہے آخر
تو کیا ہوسکے دست افسوس ملکر
یہ ابر تباہی ہے جو آ رہا ہے
عوض میں یہ پانی کے برسیں نہ پتھر

یہ کیسے نشے میں ہو مخمور سارے
کرو بند للہ اب مے کے ساغر
یہ کیوں بھول بیٹھے ہو اپنی کہانی
ہوئی ایسی حالت تمہاری یہ کیونکر

نمازیں ہوئیں ترک حج ہے نہ روزہ
رسالے ہیں کیوں دین و ایمان کے ابتر
تمہارے ہی آگے تھے سب سرفگندہ
یہ کسطرح تم ہو گئے سب سے کمتر

تمہاری ہی کرتے تھے سب قدر دانی
تمہیں یاد تھے سب ترقی کے منتر
چمک تھی تمہاری ہی دنیا میں ہر سو
گنے جاتے تھے سب گروہوں میں افسر

تمہارے مقابل نہ ہوتا تھا کوئی
تمہیں نے کیا مفلسوں کو تونگر
ہوئی دور کیوں تم سے منزل تمہاری
گئے کسطرف تم یہ رستہ بھٹک کر

تمہیں کو زمانے میں تھا فخر حاصل
تمہارے سوا ... تھے کہیں جوہر

حضور کی لونڈی ہون - اس قابل نہین کہ ایسی باتین زبان پر لاؤن - مگر عرض
کرنے کی ایک وجہ ہے - یہ حضور کی عنایت ہے کہ میرے ساتھ محبت سے
پیش آتے ہین -
میر قاسم - دلنی تم سچ کہتی ہو - مجھے تم سے محبت ہے - اتنی محبت نہ مجھے
کسی عورت سے آجتک ہوئی نہ ہونے کی امید ہے -
دلنی کے بدن مین جھرجھری سی پیدا ہوگئی - دیر تک خاموش رہی - آنکھون
مین آنسو چھلک آئے - پوچھنے کہنے لگی -
"جب یہ معلوم ہے کہ انگریزون سے جیتنا مشکل ہے تو اونسے لڑنیکا ارادہ
بھی کیون فرمایا"
میر قاسم نے کسیقدر آہستگی سے جواب دیا -
"میرے لیے اور کوئی چارہ نہین - تم اپنی ہی ہو اسلیے تمھارے سامنے
کہتا ہون - مجھے خوب معلوم ہے کہ اس لڑائی مین میرا ملک ہاتھ سے
نکل جائیگا - ممکن ہے کہ جان بھی سلامت نہ رہے - تو پھر مین لڑنا کیون چاہتا
ہون؟ - انگریزون کے برتاؤ سے معلوم ہوتا ہے کہ مالک وہ ہین اور مین
کچھ بھی نہین جس ملک کا مین مالک نہ ہوا - اوس ملک سے مجھے واسطہ؟
فقط یہی نہین - وہ لوگ کہتے ہین کہ مالک ہم ہین مگر بار سیاست تمھارے سر
ہمارے تابع ہوکر رعایا پر سختی کرو - مین ایسا کیون کرنے لگا؟ - اگر رعایا کو
سکھ رکھنے کی قابلیت نہ ہوتی تو مین اپنا راج چھوڑ دونگا - بیکار عذاب مین
کیون پڑون اور کیون بدنامی اپنے سر لون؟ - مین سراج الدولہ نہین -
میر جعفر ہون
دلنی نے دل ہی دل مین کہا کہ نواب کو صد آفرین - جواب دیا -

"جو کچھ آپنے فرمایا مین اوس بارے مین کیا عرض کر سکتی ہون - ہان ایک
درخواست ہے - آپ خود جنگ مین شریک نہ ہون"
میر قاسم - کیا بنگالے کے نواب کے لیے مناسب ہوگا کہ اس معاملہ مین
عورتون کی بات سنے؟ - اور نہ تم ایسی کمسنون کو مناسب ہے کہ اس بارے
مین مشورہ دو -
دلنی - دل ہی دل مین کڑھنے لگی - سناٹے مین آگئی - کہنے لگی -
"معاف کیجئے - مین نا سمجھی سے ایسی بات زبان پر لائی - جب عورتونکا
دل نہین مانتا تو ایسی باتین کہہ گزرتی ہین - مگر ایک اور درخواست ہے"
میر قاسم - کیا؟
دلنی - لڑائی مین اپنے ساتھ مجھے بھی لیے چلیے -
میر قاسم - کیون؟ - کیا تم بھی لڑوگی؟ کہو تو گرگین خان کو برخاست
کرکے اوسکی جگہ تمھین مقرر کر دون -
دلنی - پھر جھیپ سی گئی - کچھ جواب نہ بن پڑا - اوسوقت نواب نے نہایت
محبت سے پوچھا -
"تم جانا کیون چاہتی ہو؟" دلنی نے کہا "آپکے ساتھ رہون"
میر قاسم نے اسکو نہ مانا کسی طرح راضی نہ ہوا -
اوسوقت دلنی نے کسیقدر ہنس کر کہا "جہان پناہ کو علم نجوم مین دخل
ہے - اچھا فرمائیے تو سہی کہ مین جنگ کے زمانے مین کہان ہونگی"
میر قاسم نے ہنس کر کہا "اچھا قلمدان منگواؤ"
دلنی کے حکم سے ایک خواص نے طلائی قلمدان لاکر پیش کیا - میر قاسم نے
ہندو نجومیون سے علم نجوم سیکھا تھا - حسب قاعدہ بچار کرنے لگا - تھوڑی دیر

نواب نے کہا "بس ٹھیک ہو۔ تم اسی کے ساتھ گاؤ" دلنی کو خیال گزرا کہ نواب نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اوسکو سُر کا انداز نہین۔ اس عجیب مین دلنی کے منھ سے آواز نہ نکلی۔ بہت کوشش کی کہ کچھ کہے۔ مگر منھ نے ایک مُنی کسیطرح راضی نہ ہوا۔ وہ ارادہ کرکے رہ رہ گئی۔ آواز نہ نکلی تھی۔ نہ نکلی۔ بدلی مین کنول کی کلی۔ کھلتے کھلتے رہجاتی ہے۔ کھلتی نہین۔ بزدل شاعر کا غنچہ سخن بھی کھلتے کھلتے رہجاتا ہے۔ کھلتا نہین۔ محبتی عورت چاہتی ہے کہ اظہار محبت کرے۔ مگر لکنت روکتی ہے۔ حلق تک بات آتی ہے مگر منھ کو نکلتی نہین۔

اوسوقت دلنی نے ستار رکھ دیا اور کہنے لگی۔ "مین نہ گاؤنگی"۔

نواب نے متحیر ہوکر پوچھا۔ "کیون۔ کیا کچھ خفا ہو؟"

دلنی۔ کلکتے مین جس باجے کے ساتھ انگریز لوگ گاتے ہین وہ باجا منگوا دیجئے۔ بغیر اوسکے اب آپ کے سامنے نہ گاؤنگی۔

میر قاسم۔ نے ہنس کر کہا "اگر اوسطرف کی راہ بند نہ ہوگئی تو ضرور منگوا دونگا"۔

دلنی۔ کیون۔ راہ کیون بند ہونے لگی۔

میر قاسم نے افسردگی کے ساتھ کہا۔ انگریزون سے جھگڑا ہونیوالا ہے تم نے نہین سُنا؟

"سُنا ہے" کہکر دلنی چُپ ہوگئی۔ نواب نے پوچھا۔ دلنی بی بی۔ افسردہ ہوکر کس سوچ مین پڑ گئین؟

دلنی۔ آپ ہی نے ایک روز فرمایا تھا کہ انگریزون سے جو لڑیگا وہ ہارے گا۔ تو پھر آپ اونسے جھگڑا ہی کیون کرین۔ مین نادان ہون۔

کاغذ کو دور پھینک دیا۔ اور اسی ہو کے بیٹھ رہا۔ دلنی نے پوچھا کہ کیا معلوم ہوا۔

میر قاسم۔ جو کچھ معلوم ہوا وہ بہت ہی عجیب وغریب ہو۔ تمھارے سننے کے قابل نہین۔

میر قاسم اوسی وقت وہان سے باہر چلا آیا۔ اور میر منشی کو حکم دیا۔ "مرشد آباد کے کسی ہندو افسر کے پاس حکم بھیجدو کہ وہان سے قریب ایک موضع بید گرام ہے۔ وہان ایک عالم پنڈت چندر شیکھر رہتا ہے۔ اوسی نے مجھے علم نجوم سکھایا تھا۔ اوس سے بلاکر یہ دریافت کیا جائے کہ اگر انگریزون سے جنگ ہوئی تو لڑائی کے زمانے مین یا لڑائی کے بعد دلنی بیگم کہان ہوگی"۔

میر منشی نے حکم کی تعمیل کی۔ اور ایک ملازم کو چندر شیکھر کے پاس روانہ کردیا کہ وہ اون کو مرشد آباد لے جائے۔

دوسرا باب

بھیما نامی ایک بڑا تالاب ہو۔ اوسکے چارون کنارون پر تاڑ کے درختون کی گھنی قطار۔ ڈوبتے ہوئے سورج کی ہلکی ہلکی کرنین۔ تالاب کے سیاہ سیاہ پانی پر پڑتی ہین۔ کرنون کے ساتھ تاڑون کا سایہ پانی پر نظر آرہا ہے۔ ایک گھاٹ کے پاس کئی ایک چھوٹے چھوٹے درختون پر اسقدر بیلین لدی ہوئی ہین کہ بوجھ سے درختون کی شاخین جھک جھک کے پانی سے ملگئین۔ پانی مین چُہلین کرنے والی گھرگرستنون کو وہ شاخین اپنے پردے مین چھپا لیتی ہین۔ اوسکا سایہ دار مقام پر سیتولنی اور شنبرہ کلسیان ہاتھون مین

دفعیہ نامردی و سستی
گولیاں مقوی جسم
سرمہ اکسیر
بال اڑانے کا عرق
المشتھر حکیم ڈاکٹر سرم سنگھ ایس ڈبلیو مقام
شہر سیالکوٹ

ایران کے دن پھرے

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست ادر علاوہ یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس امر کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - سبل - سرخی - پھولا - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جاتا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے - اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اُٹھاسکین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپے میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے - خاص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہی

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم - مین نے آپکا میرے کا سرمہ کو قریباً تیس مریضون پر استعمال کیا - جو موتیا بند - دھند - پھولا - ناخونہ - آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے ان مریضون پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور بیحد مفید پایا میری رائے مین آپکا سرمہ مثل پوڑیہ کوشش بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے منبر دار کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ امیر و غریب آپکے سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو دعائے خیر سے یاد کرین برائے مہربانی ایک تولہ میرے کا سرمہ سفید اعلی قسم وی - پی - پوسٹ بھیجدین -

راقم - ڈاکٹر چوہدری امیر علی میڈیکل انچارج شفاخانہ [illegible]

(۲) مین نے میرے کا سرمہ جوکہ سردار میا سنگھ صاحب نے تجویز کیا ہی بہت سی [illegible] بیمارون پر استعمال کرکے دیکھا ہو - اور مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ نادر میرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھون کی بیماریون کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہو - مین نے ہمیشہ تجربہ کیا ہے مین نے آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا ہی - آنکھون کی آنکھون مین ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو ہر روز اسکا استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون - [illegible]

مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا - پانی آنے - دھند - خارش - سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا - اور سچ سچ آپنے جسقدر سستے دامون مین یہ سرمہ ایجاد کر ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہی اسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہی - ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اوٹھاوین - اور ہر طرح کی آنکھون کی بیماریون سے نجات حاصل کرین -

راقم - پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر [illegible]

(۳) مجھے اور میرے بہت سے متعلقین نے میرے کا سرمہ جوکہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھون کی بیماریون کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہی - آنکھون کو تروتازہ رکھتا ہی اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے - درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کیواسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہی - آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی -

راقم - جناب محمد حیات خان صاحب بہادر [illegible] سب جوڈیشل کمشنر قسمت جالندھر - ممبر کونسل [illegible]

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم - مین نے آپکا میرے کا سرمہ استعمال کیا - مین تصدیق کرتا ہون کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لیے بہت مفید ہو میری آنکھ [illegible] لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا - اب میری یہ کیفیت ہی کہ صرف ۳ روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہون -

راقم - میان خورشید محمد خان خلف نواب نسیم محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال

(۵) مکرم بندہ تسلیم - مین آپکے قابل قدر میرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہون حقیقت مین جیسا آپنے اشتہار مین لکھا ہی اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے - مین نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا - اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہون -

راقم - راؤ ہاکشن گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی محلہ چوڑیگران

کہاں تک رنگین و رازگردن مختصر
میدان دعوت سے واپس ہوئے -
خالقسامان ہماری بوضعت کے لیے وقف کیے گئے -
آپ بھی بفضل خدا کسی بات مین کم نہ تھے اچھی خاصی
سنگ موسی کی صورت - دور سے دیکھیے تو گویا آبنوس کا
تختہ کھڑا ہے - چہرے پر تیج درم جگر کا عارضہ بیٹھ
شریف اوقات کا نشتہ سب پر مستزاد یہ کہ ناک ندارد -
نہ معلوم کسطرح مقدر پر تحلیل ہوکر رہگئی تھی - تھے بلے
پھر تیلے - ہروقت عرقی لگائے - زمین قند کی قطع کو درست
تھین - "کیون صاحب تھک گئے ہوگے؟" " پانی کی ضرورت
ہو تو کہدو؟" انکی وجہ سے ہنسی مذاق مین وقت
خوب کٹا - صبح ہوتے نکاح کی تیاری ہوئی سودھا
کی عمر قریب چالیس سال کے ہوگی مگر تہذیب کا یہ حال
تھا کہ باپ فرش پر بیٹھا ہوا تھا اور آپ اوسکے سر پر
کھڑے ہوئے عظیم اللہ خانی ہاتھ مین لیے دم لگا رہے
تھے - ایک صاحب نے پھبتی بھی کہی تھی -
کہ "میان حقہ ہاتھ مین لیے ہو تپائی پر رکھ لو نا"
قاضی صاحب کا اخلاق یہانتک بڑھا ہوا تھا کہ سبکو
ایک ہی آنکھ سے دیکھتے تھے - لیاقت بھی نکاح
پڑھانے کے لیے کافی تھی (گو عربی خطبہ کے معنے
خود بھی نہین سمجھتے تھے) بعد نکاح کے رسم و رواج
کے موافق لڑکے کی طلبی ہوئی ایک عورت نے آکر کہا
کہ "لڑکے کو اندر بلاتی ہین" جسپر ایک زندہ دل
نوعمر نے کہا کہ "نیکبخت! اگر اس عمر کے آدمی کو لڑکا
کہتے ہین تو اس حساب سے ہم تو ابھی پیدا بھی نہین ہوئے"
بعض نے اسپر زور سے قہقہہ لگایا - دولھا صاحب
اندر تشریف لے گئے اور بندہ مع یاران طریقت
جاے قیام یعنی بارہ دری نما کوٹھری مین آ ڈٹا -
صبح ہو چلی تھی - رخصت کے سامان ہونے لگے - اور
۹ بجے دن کے رخصتی ہوئی گو ناشتہ کرنے کے لیے باسی
پلاؤ ہمراہ کر دیا گیا تھا مگر یار لوگون نے تو ۳ بجے گھر پہونچکر
روزہ افطار کیا - شام سے سوگیا تھا اسوقت
خواب استراحت سے بیدار ہوا ہون - اگلے ہاتھون
سہرا اور مبارکباد بھی سن لیجیے -

سہرا

سر پہ نوشہ کے جو چمکا کہ گہر سہرا
کھیت مین کتنے بھی گاتے رہے شب بھر سہرا
کیا تلون ہے کہ رہتا نہین اک کینڈے پر
صاحب سہرا مین لنگور تو بندر سہرا
... تمنائی کی ... ہوئی ...
شوق یہ تھا کہ بندھے سر پہ مکرر سہرا
ورق پھر سفاہت ہے اگر دشمن عقل
تو بلا شبہ بلا ریب ہے لنگر سہرا
ہنہنانے لگا شبدیز یکس ران پہ مرا
بھیج اصطبل مین اے شوخ ستمگر سہرا
عقد طوطی کا ہوا زاغ کیا خوب نعیم
ہو نہ کیون بھوت چڑیلون کی زبان پر سہرا

مبارکباد

بے حیا لعنت و پھٹکار مبارک باشد
عمر بھر جوتہ و بیزار مبارک باشد
کالے بالو کا ... ہوتے ... سا
سر پہ قل لو ... مبارک ...
دیکھ کے دولھا کی صورت ... دولھن ...
پاس جانے مین ہے انکار مبارک باشد
دور دور سے خوب ... اور ...
شیر ہو ... کو تجھے یار مبارک باشد
تو اوسے گالیان دے کوسنے وہ تجھکو سنائے
تا ابد دونون مین تکرار مبارک باشد

راقم

آغا منیہ

انوکھی نمایش

نئی روشنی کا اثر ہندوستان مین بھی کم و بیش پھیلنا شروع
ہوگیا ہے ولایت والے تو اس رنگ مین شرابور ہی
ہین - انکا کیا کہنا مگر ہندیون کی یہ کورانہ تقلید بھی
ضرور لائق گریہ ہے - ہمین یقین ہے کہ اُردو زبان
کے مستند شاعر کی مندرجہ ذیل پیشین گوئی کسی نہ کسی
دن ضرور پوری ہوکر رہے گی - ؎
جو کی تقلید خسرو کی تو کار کوہکن بگڑا
چلا جب جانور انسان کی چال اُسکا چلن بگڑا
ولایت مین تو آئے دن یہ دلچسپ شغل ہوا کرتا ہے
کہ کبھی لیڈیون کی نازک کمر ہی کی نمائش ہے کبھی
دلکش فیشن اور تراش خراش کی -
گزشتہ سال اخبارات کے ذریعے سے دریافت ہوا
تھا کہ جنٹلمینون کی موچھون کی بھی نمائش ہوئی - اور سب سے
لمبی خوبصورت موچھ والے کو کئی سو پونڈ انعام ملا -
وہان کی بات ہی نرالی ہے - فراخیابی صبح جنتی دور
کی سوجھے کم ہے - ہمارے ہندی بھائی کیا سمجھ کر
انکی تقلید کرتے ہین قحط سالی نے حواس بگاڑ دیے -
پلیتھن نکلیا ... عدن بیارے
خبر ہے کہ سلطان پور کی نمایش مین کئی سو روپیہ آن
ارباب نشاط کی تواضع مین بھی صرف ہوا جو اپنے
ناز و غمزے سے حاضرین کے دلون کو تسخیر کرنے
آئی تھین - نمایش کیا تھی خاصا ہولی کا جلسہ تھا -
خوب خوب رنگ رلیان منائی گئین - یہ فراخ حوصلگی
اور فیاضی ضرور قابل توجہ ہے -

راقم

اداشناس

احسن کی فروگزاشت

سمجھ لیتا ہے ہر ایک اپنے اپنے طرز پر اوسکو
اثر رکھتا ہے آتش کا بیان مجذوب کی بڑ کا

اودھ پنچ مطبوعہ ۱۵ اپریل سنہ رواں مین جو اعتراض
زبان دان صاحب کا شایع ہوا ہے - کہ لتا لینا محاورہ
کے اعتبار سے بالکل غلط ہے - بجاے اسکے لتے
لینا استعمال ہونا چاہیے درحقیقت بالکل صحیح ہین -
فصحا کے کلام مین لتے لینا ہی مستعمل ہے - جیسے
کہ خواجہ آتش مرحوم لکھنوی فرما گئے ہین - ؎
آفرین کیجیے تجھے دست جنون
خوب ہی لتے لیے پوشاک کے
مگر ہماری راے ناقص مین جناب احسن کی باعی
اس اعتراض سے پاک ہے - اُنھون نے
لتا لینا کپڑا لینے یا خریدنے کے معنون مین استعمال
کیا ہے جیسا کہ فحواے کلام سے معلوم ہوتا ہے
محاورے سے ان الفاظ کو بظاہر کوئی تعلق نہین ہے
تو بھی یہ غلطی ضرور شرمناک ہے کہ بجاے کپڑے کے
لتا کہا گیا جو محض دیہاتی زبان ہے - اصلاح زبان
کے مدعیون اور فصاحت کے دعوے دارون
کو اس سے بچنا چاہیے -

راقم

نعیم الملک

مطبع اودھ اخبار لکھنؤ نیا گاؤں میں منشی محمد سجاد حسین نے چھپوا کر شائع کیا

THE
AVA H PUNCH
اودھ پنچ و آزاد

دلاور بن سکتا ہو؟ -

سورج کی سنہری کرنیں کچھ دیر تک تالاب کے سیاہ پانی سے ملتی جلتی رہیں پھر دیکھتے دیکھتے سارے تالاب میں سیاہی پھیل گئی - مگر تاڑ کی چوٹیں پر سنہری بھر برا سا چمکنے لگا -

سندری - شام ہو گئی - اب یہاں سے چلو - آؤ گھر چلیں -

شیولنی - یہاں تو کوئی ہے نہیں - چپکے چپکے کچھ گا نا سنا دو -

سندری - جاؤ بھی! - گھر چلو -

شیولنی - ~ ہم گھر کو کیسے جا ئیں سکھی
کہیں کرشنا ہمارے آئیں سکھی
ہم گھر کو کیسے جا ئیں سکھی

سندری - اور کیا! تیرا کرشنا تو گھر میں بیٹھا ہے - وہیں چل -

شیولنی - اونہے جا کے کہہ دے کہ بھیما کے پانی کو ٹھنڈا پا کے تمہاری رادھکا اوسی میں ڈوب مری -

سندری - اس وقت ہنسی دل لگی رہنے دو - رات ہو گئی اب ٹھہرنیں [illegible] کی ماں کہتی تھی کہ ادھر ایک گورا آیا ہوا ہے -

[illegible] اس میں ڈر کی کون بات ہے؟ -

[illegible] عجب! تو کہتی کیا ہے؟ - او بھولی - نہیں تو میں جاتی ہوں [illegible] تو نہ جاؤ نگی تو جا -

سندری [illegible] بولی - اپنی کلسی بھر لی اور جا کر تالاب کے کنارے کھڑی [illegible] شیولنی سے کہا -

[illegible] شام کے وقت اس گھاٹ پر اکیلی ٹھہری رہو گی "

شیولنی نے کچھ جواب نہ دیا - اونگلی سے ایک طرف اشارہ کیا - سندری نے اوس طرف نگاہ کی - دیکھا کہ تالاب کے دوسرے کنارے پر ایک تاڑ کے نیچے غضب کا سامنا ہے! -

سندری کے منہ سے ایک بات نہ نکلی کلسی کو اپنے کولے سے زمین پر دے ٹپکا اور وہاں سے بے تحاشہ بھاگ کھڑی ہوئی - وہ کلسی ٹھک ٹھک کرتی - پانی گراتی لنڈھکتی ہوئی پھر تالاب میں جا پہونچی -

سندری کو تاڑ کے نیچے ایک انگریز نظر پڑا تھا -

انگریز کو دیکھکر شیولنی نے اپنی جگہ سے جنبش نہ کی - پانی سے اٹھی بھی نہیں - اپنے جسم کو سینے تک چادر آب سے چھپایا - بھیگی ہوئی ساری سے سر کے بال اور آدھی پیشانی ڈھانک لی - اور شگفتہ کنول کی طرح پانی میں بیٹھی رہی - بادلوں میں بجلی ہنسی - بھیما کی سیاہ لہروں میں ایک سنہری کنول کا پھول کھلا -

سندری کے بھاگ جانے پر اوس انگریز نے دیکھا کہ وہاں کوئی نہیں ہے - وہ تاڑوں کے پیچھے پیچھے ہوتا ہوا آہستہ آہستہ گھاٹ کے قریب آیا -

وہ انگریز دیکھنے میں کم سن معلوم ہوتا تھا - داڑھی مونچھ ندارد - بال کسیقدر سیاہی مائل - آنکھیں بہ نسبت اور انگریزوں کے سیاہ - لباس میں صفائی اور ستھراپن - زنجیر اور انگوٹھی وغیرہ بھی رونق دکھا رہی تھیں -

وہ انگریز آہستہ آہستہ گھاٹ کے قریب آیا - پانی کے پاس پہونچکر کہنے لگا -

"I come again fair lady."

شیولنی نے کہا - "میں یہ خاک بلا کچھ نہیں سمجھتی"

انگریز۔ Oh - ah - what a cold ... I must speak it - I suppose

ہم snaga آیا ہے۔

شیولنی۔ کیون؟ ۔ کیا جم کے گھر کا یہی راستہ ہے۔

انگریز کی سمجھ مین نہ آیا ۔ کہنے لگا "کیا بولتا؟"

شیولنی۔ کہتی ہون کہ کیا جم تمھین بھول گیا۔

انگریز۔ جم! John you mean ہے ہم جان نہین۔ ہم لارنس ہے۔

شیولنی۔ بہتر۔ ایک انگریزی بات سیکھ لی۔ معلوم ہوا کہ بندر کو لارنس کہتے ہین۔

اوس شام کو لارنس فاسٹر۔ شیولنی کی بہت سی ویسی گالیان سنکے واپس گیا۔

تالاب کے ٹیلے سے اوترکر اوسنے اپنا گھوڑا کھولا جو ایک آم کی شاخ مین بندھا تھا۔ گھوڑے پر سوار ہوا اوس گیت کو یاد کرتا ہوا روانہ ہوا جو اوسنے دریاے ٹیوبیٹ کے کنارے پہاڑیون مین سُنا تھا۔ دل ہی دلمین سوچ رہا تھا۔ "لڑکپن مین اوس ٹھنڈے ملک کی برف کے ہم رنگ میری فاسٹر کے عشق مین چور تھا۔ اب وہ باتین خواب وخیال معلوم ہوتی ہین۔ کیا دوسرے ملک مین جانے سے خواہشین بھی بدل جاتی ہین؟ کیا برف سی میری کا مقابلہ اس گرم ملک کی شعلہ بھبوکا نازنین سے ہوسکتا ہے؟ کچھ کہہ نہین سکتا۔

فاسٹر کے چلے جانے کے بعد شیولنی نے آہستہ آہستہ کلسی مین پانی بھرا

لیے ہوے پانی سے کھیل رہی تھین۔

نوجوان عورت پانی کے ساتھ کیون کھیلتی ہے؟ یہ بات ہماری سمجھ مین نہین آتی۔ ہم پانی نہین۔ جو لوگ کسی کے حسن پر پگھلکر پانی ہوگئے ہون وہ اس بات کو سمجھ سکتے ہین۔ وہ بتلا سکتے ہین کہ جب کوئی حسین عورت پانی بھرنے کے لیے ہاتھ بڑھاکر کلسی کو بار بار پانی مین ڈبوتی ہے کہ کوڑا کرکٹ دور ہوجائے تو ہلکی ہلکی لہرین پیدا ہوجاتی ہین۔ اور وہ اوس کے زیور کی جھنکار کے ساتھ سر ملاکر پانی اوسی تال مین ناچتا ہے۔ کنول کے شگفتہ پھولون کو تالاب کی سطح پر ہلا ہلا کر پانی اوسی تال مین ناچتا ہے۔ تیرنے کی شایق چھوٹی چھوٹی دریائی چڑیون کو جنبش دیتے اور پانی اوسی تال مین ناچتا ہے۔ اوس حسین عورت کے چارون طرف گھوم گھوم کر اوسکے بازو۔ گلے۔ کاندھے اور سینے پر تاک جھانک کے بعد ہلکی ہلکی لہرین پیدا کرکے پانی اوسی تال مین ناچتا ہے۔ اوس حسینہ نے کلسی کو ہلکی ہوا کے سپرد کرکے تالاب مین بہادیا۔ تھوڑی تک پانی مین چلی گئی۔ اپنے نازک نازک ہونٹون سے دونون گالون مین پانی بھر لیا۔ اور منھ سے پانی کی پچکاری سورج کی طرف چھوڑی۔ اوس پچکاری کا پانی جب تالاب مین قطرے قطرے ہوکر بکھر گرا تو اون قطرون مین سیکڑون سورج نمایان ہوگئے۔ گویا سورج دیوتا نے سیکڑون آفتاب اوس حسین کے نذر کیے۔ جب اوس حسینہ نے ہاتھ پاؤن تھپ تھپاکے چھینٹے اوڑائین تو پانی ناچنے لگا۔ ساتھ ہی ساتھ اوس حسینہ کا دل بھی ناچ اوٹھا۔ دونون یکسان ہین۔ پانی چنچل۔ ساری دنیا کا دل ہلادینے والی حسینہ کا دل بھی چنچل۔ پانی پر نقش نہین بن سکتا۔ کیا کسی حسینہ کے

دفعیہ نامردی و سستی کیا ہے تیر بہدف گولیاں
اول درجہ کی نامرد کو مرد اور مرد کو جوان مرد بنانے والی اکسیر اعظم گولیاں
نوٹ
گولیاں مقوی جسم
سرمہ اکسیر
شہر سیالکوٹ

ہندوستانی مال کی تازہ مگر گران کھیپ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون ۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ۔ ضعف بصارت ۔ تاریکی چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ پڑوال ۔ غبار ۔ سبل ۔ سرخی ۔ پھولا ۔ ابتدائی موتیابند ۔ ناخنہ ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین ۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے ۔ اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی ۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے ۔ قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ ہر خاص وعام اس سرمہ سے فائدہ اُٹھا سکین ۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار ۔

المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہی

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم ۔ مین نے آپکے ممیرے کے سرمہ کو تقریباً تیس مریضون پر استعمال کیا ۔ جو موتیابند ۔ دھند ۔ پھولا ناخونہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے ان مریضون پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور بہتر پایا ۔ میری رائے مین آپکا سرمہ مثل لوٹریہ کو نین بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار اسکی فروخت ہونا چاہیے تاکہ امیر و غریب آپکے سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو دعائے خیر سے یاد کرین برائے مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلی قسم وی ۔ پی ۔ پوسٹ بھیجدین ۔
راقم ۔ ڈاکٹر چودھری امیر علی میڈیکل پنجابی مشفاخانہ ...

(۲) مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے تیار کیا ہے بہت سے بیمارون پر استعمال کرکے دیکھا ہے ۔ اور مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھون کی بیماریون کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ مین نے اپنے تجربہ مین آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا مین اسکو جنکی آنکھون مین ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو ہر گز بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون ۔ ہر طرح سے مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا ۔ پانی آنے ۔ دھند ۔ خارش ۔ سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا ۔ اور سچ سچ آپنے اسقدر سستے دامون مین یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہی اسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہی ۔ ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اوٹھاوین ۔ اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین ۔
راقم ۔ پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور مہاراجہ صاحب بہادر بھاولپور

(۳) مین نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھون کی بیماریون کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہی ۔ آنکھون کو ترو تازہ رکھتا ہی اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے ۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہی ۔ آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی ۔
آنریبل نواب محمد حیات خان بہادر سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ سی ۔ آئی ۔ ای سابق جوڈیشل اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جالندھر ۔ ممبر کونسل گورنر جنرل

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم ۔ مین نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا ۔ مین تصدیق کرتا ہون کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لیے بہت مفید ہی میری آنکھین عاجز ہو گئی تھین لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا ۔ اب میری یہ کیفیت ہی کہ صرف ۴ روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہون ۔
راقم ۔ میان خورشید محمد خان خلف نواب حسین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال

(۵) مکرم بندہ تسلیم ۔ مین آپکے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہون حقیقت مین جیسا آپنے اشتہار مین لکھا ہی اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے ۔ مین نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا ۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہون ۔
راقم ۔ راؤ ہاکشن گورنمنٹ پنشنر مقام دہلی محلہ چوڑیگران

پانچہزار روپیہ انعام
اگر کوئی شخص ...

... بہاسیطرح جسم کی کھال بنا اور تر رہا ہے تو دوام وابستہ
خوشبو کا یہ عالم ہے کہ تار کول بابت ... بہر وزردرد -
وانش لیوڈر ملا ہوا پانی سر پر ڈالا تو گویا تارین کے
چشمہ مین غوطہ کھا گئے - خوشنما تب اسقدر کہ گویا بالعینہ
بالکل ... ہوئی ہے - یہان وزن مین آئیں
... بیاض ... ریش بنانے سے
... لے ... ذرا ... ایک ...

بال ... اسکا نام ہے ...
سفید ... (کریمہ الشعر) ہوتا ہے جہان
ایک بال ہو ... ایک قطرہ ٹپکا دیجئے بالون کا
... آل ... ان بازاری سر مین لگائین
تو بالون کی ... سے دو ... ستارہ ہو جائے
... (طول شب ہجر عشاق)
کو ... ہو جائے - جرائم پیشہ یا برخوردار شوہران
کے مطلب کی چیز ہے - واردات کر آئے اور حلیہ
تبدیل کرنے کی غرض سے جسم پر ملکر بھالو بن بیٹھے -
... پاپ بھی دھوکا کھا جائے تو سہی - یا رات
کی ... اسکے لگانے سے ہنسیاں
... کیطرح غائب ... جیسے گدھے کے سر سے
سینگ - جب کبھی اصلی رنگ مین آنے کی ضرورت
... "کمال بسفا پوڈر" مل لیا اور
... تو ان ہو گئے - اگر کسی کنجے مدار المہام
... تو ڈبل ... یا دو پیسے کا
... پیسے والے ... ٹکٹ یا دو ڈبل والا
... تصویر بھیجئے -

نوٹ - دھوکے بازون اور دغا بازون سے بچو - جو تمہارا
مال لوٹنے کی فکر مین ہین تم انکی تسمیہ تحریرون اور حلفیہ
اشتہارونکا کبھی یقین نہ کرو - ورنہ اورون کیطرح تمکو بھی
پچھتانا پڑیگا - دوا خریدتے وقت "خدا گنج کمپنی" کی
مہر دیکھ لو -

المشتہر
ایجنٹ خدا گنج کمپنی - انڈیا -
بقلم - اے - یم - بریلوی

ریش باید کہ رو و موے زنخدان پو شے
نہ کہ ریشے کہ در دیچہ دہر خر گو شے

اک زمانہ تھا کہ زہد و اتقا کی جان تھین
عارض پر نور پر لوگون کے لمبی ڈاڑھیان
بھولی بھالی شکل وہ کرتی لمبی ڈاڑھی بڑی
شوکت اسلام کو لوگون پہ کرتی تھی عیان
ریش کہتی تھی ہون پابند شریعت بال بال
... عارض کا ہر اک بال ہے قران خوان
پاک بندے ہین یہ صورت سے ہوتا آشکار
ریش ظاہر مین تھی ... اک افعال حسنہ کا نشان
... مین ہر اک بال تھا ڈوبا ہوا
... مین نور حق کی تھین شادابیان
ریش تھی مسجد کی زینت ریش تھی منبر کی زیب
ریش تھی واعظ کا تقوی ریش تھی فقہا کی جان
ریش صوفی کا بھرم تھی اور زاہد کی بہار
ریش تھی عین قضاۃ اور حشم مفتیان
ریش تھی چہرے کی زینت ریش تھی خالق کا نور
ریش تھی مکھڑے کی رونق ریش تھی مردکی شان
ریش جسکے رخ پہ تھی ظاہر اسے کہتے تھی سب
عابد و زاہد جہان ہین اور ملاذ انس و جان
اسقدر ڈاڑھی کا کرتے سب زمانے مین ادب
رخ کو گر قرآن سے لکھتے ریش کو قرآن خوان
لات تھی ہر بال کی تھا ملک و ملت کا خیال
خلق کی ڈاڑھی کا وسمہ تھین جہان نیکیان
یا وہی ڈاڑھی ہے یہ جسکی ہوئی مٹی خراب
مکر کی ہے چاندنی جسمین کہ ہو ظلمت نہان
جسقدر نیچی ہو یہ اوتنی بلا سے جان ہو
جسقدر لمبی ہو اتنی ہون بھری مکاریان
جسقدر ہو یہ سفید اتنی ہی یہ ہو پر فریب
جسقدر ہو یہ گھنی ہو مکر اتنا ہی عیان
جسقدر ہو طول اتنی بات طولانی کرے
جسقدر ہو عرض شر پھیلا ئے آناً نے گمان
ریش زاہد کو کہا ہے ریش قاضی اسلیئے
لوچتی ہین بیٹھکر گھر پہ اسکو رنڈیان
ریش ہے دھوکے کی ٹٹی ریش پردہ مکر کا
ریش بد نفسی کی جبہ ہے کہ ریش ہے رشوت کی جان
ڈاڑھی منڈون سے ہین زائد ریش والی اندر و
جسقدر آئین ہین اونمین ہونگی کب سفاکیان

باپ مان بھائی بہن کا کاٹتے ہین یہ گلا
آریان باطن مین ہین ظاہر مین گو ہین ڈاڑھیان
ہم اسی کی آڑ مین لیتے ہین رشوت رات دن
لوٹتے ہین دادخواہون کو لڑا کر مینڈھے ملین
حق کو ناحق کرتے ہین ناحق کو کرتے ہین روا
پر اسی پردہ مین سب افعال ہوتے ہین نہان
ہم اسی صورت سے لوگون ... کے ...
ریش کیا ہے اک ... گمان
بھولی صورت دیکھکر کھا جاتی ہے خلقت فریب
لمبی ڈاڑھی پہ چھپا لیتی ہے سب مکاریان
رنڈی بازی مے پرستی جعلسازی اور جھوٹ
جسقدر افعال بد ہین ریش مین سب ہین نہان
کون ڈاڑھی دیکھکر مجھکو کہے گا شے پرست
ریش فسق پر رنڈی بازی کا کسے ہوگا گمان
دیکھکر ریش مقدس مثل سن میری سفید
کون سمجھے گا مجھے جھوٹا دغا باز زمان
لاکھ کوئی کچھ کہے ہوگا نہ ہرگز اعتبار
خلق مین ڈاڑھی کے باعث ہی ہماری عز و شان
سود کھاؤ رشوتین لو خوب غمازی کرو
پر رکھو اعجاز ڈاڑھی عیب تا ہون سب نہان

راقم
لاریٹ آف انڈیا

نگارستان پریس لکھنؤ گھسیاری منڈی

مین سامان ذیل متعلق چھاپہ خانہ فروخت ہوتا ہے
لہذا جن صاحب کو خریداری منظور ہو خواہ بطور خود
منیجر مطبع مذکور سے خواہ ہماری معرفت قیمت وغیرہ
طے کر لین

پریس ولایتی 26/34 آٹھ صفحہ یک	پریس آہنی 29/34 آٹھ صفحہ یک	پریس 18/22 آٹھ صفحہ یک
پتھر 20/26 و 18/22 کلان آٹھ صفحہ ۳۰ عدد	پتھر 22/29	20/29 و 18/... چو صفحہ ۲۰ عدد

بیلن - سل - برش - ٹب - تختہ - اور بہت سا سامان
متعلق چھاپہ خانہ جنکی فہرست اس مختصر مین نہین آسکتی

منیجر

[illegible] بھی بنا ہین
خریدلیں میرے پاس قسم [illegible]
ناظرین [illegible] خیال فرمائیں کہ جب مریض ایک مصنوعی
[illegible] دوا کو استعمال مین لاویگا ۔ تو اوس بیچارے
پر کیسی مصیبت ٹوٹیگی بلا شک اوسکی جان ہلاکت
مین پڑجائیگی ۔ مگر انکی بلا سے ۔ سچ ہے ۔ ان
بد اندیشون کی وہی مثل ہے ۔ مردہ خواہ بہشت مین
جائے خواہ دوزخ مین اونھین اپنے حلوے مانڈے
سے کام ہے ۔ آپ یقین فرمائیں کہ ان عطارون کی
بدولت ہزارون مریض ملک عدم کو پہنچ چکے ہین ۔ لہذا
لازم ہے کہ جس مریض کے نسخہ مین ایسی خطرناک دوا
لکھی ہین جسکے ملنے نہ ملنے یا مصنوعی ہونیکا احتمال ہو
ضرور اوس نسخہ کی ادویات کو مشتاق مرد بجھا کرین ۔ تاکہ
مریض جلد مرض سے نجات پا کر حیات پھیرے ۔ مزید
برآن ایک نسخہ بھی لکھتے ہین جو اپنا جیب خیر اندیش
نے بڑی تحقیق اور تفتیش سے حاصل کیا ہے ۔
ذرا آپ دل کی بینائی سے غور فرما کر ہمارے [illegible] نسخہ
کی داد فرمائیں ۔

ہیچ مدان نشانی

نسخہ معجون ایمان الغائب

تخم خود غرضی	خار حسد	مغز بغض	گل دغا بازی
۱۱ ۔ تولہ ۴ ماشہ	۸ تولہ ۲ ماشہ	۔ تولہ ۲ ماشہ	۴ تولہ ۴ ماشہ

تخم بدظنی	برگ [illegible]	پوست [illegible]	عرق [illegible]
۴ تولہ ۴ ماشہ	۴ تولہ ۴ ماشہ	۲ تولہ	۵ تولہ

عرق مردم آزاری	شربت بے اعتدالی	شربت خوشامد
۱۲ تولہ	۱۰ تولہ	۲۰ تولہ

شربت حق تلفی	شربت بے حمیتی
۴ تولہ	۳۰ تولہ

ان سب چیزون کو نخوت کی کھرل مین ڈالکر نیچرل سوٹے
سے [illegible] تعصب کی چھلنی مین چھان ناانصافی کے
ہانڈی مین رکھو ۔ حرص کے چولھے پر چڑھا بے اعتقادی
کی لکڑی کی آنچ لگاکے جب خوب پک جائے ۔ ناشکری
کی شکر ملاکے بیغیرتی کے چمچے سے ایمان کے حلق مین
ڈالدے بہت جلد ایمان دم دباکر فرار ہوگا اور
بے ایمانی کی علمداری ہوجائیگی خاص عطارون کے
حق مین نسخہ ہذا از حد مفید اور مجرب المجرب ہے ۔

الراقم

آزاد برقم وہی خیر اندیش حافظ دہلوی

صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کیلئے

آج ہم دنیاوی زمین کی رہنے والی حورین اپنے شمع رخسار
کی فدائی پروانون کو خوشخبری دیتے ہین کہ الحمد للہ ہماری
کوششین بار آور ہوئین ۔ ترقیون کی ہزارون شاخین
اور شاخون مین ان گنتی پھول پھل نکلے ۔

بدین مژدہ گر جان فشانی رواست

اب ہماری شان کے خلاف ہے کہ ان کامیابیون کو
چھپا کے حالق کا کفران نعمت کرین اور اپنی ہونہار
[illegible] قوم کو محروم رکھین ۔ پس آئیے باقاعدہ قدم
[illegible] ۔ اور [illegible] ۔ اپنے کو بعجلت و بعجلت
[illegible] طرح لیتوٹ و رغبت تمام فوراً کے پیشہ جگ
جائیے ۔ ایک وہ بھی زمانہ مین ساری مشکل منزلین
[illegible] ۔ اور [illegible] مین یہ مقامات ناسوت
[illegible] بھی ہوجاتے ۔ مشتاق نفس کشی کا بھی
[illegible] لگا ۔ جسمین گاہے ماہے پینگین پڑتی ہین
[illegible] و مراتب کی ضرور رعایت ہوتی ہے ۔ مگر [illegible]
[illegible] اخلاق و آداب نشست و برخاست
[illegible] کا ذکر بالکل بیکار ہے ۔ یہ سب آلات بلا شرکت
ہمارے [illegible] خانے مین ڈھلتے ہین اور چاہنے والون کی
خدمت مین گاڑی کے ساتھ [illegible] جالان ہوتے رہتے ہین
ہم بطور نمونہ مشتے از خروارے تھوڑی وضاحت کے ساتھ
تشریح کیے دیتے ہین ۔
سنیے ہمارے [illegible] سے ایا ہجون نکمون بیکارون کی
ایک شاخ کھلی ہے ۔ جسکی نعم [illegible] سے ممکن ہے
داخلہ کے لیے نیازی ہو ایک عریضہ سند بے نیازی
مشروط ہے ۔ ورنہ فاذا فات الشرط فات المشروط ۔
اور سنیے ہمارے ہان ۔ دولت و ثروت کی وقعت ذرہ برابر
نہین ۔ بلکہ ہمارے حلال خورون کے ہان بھی اسکی
کوئی منزلت نہین ۔ یون کہیے کہ استنجے کے ڈھیلے کے
برابر بھی وزن نہین ۔ مگر باوجود اس کس مپرسی کے
ہمارا پیچھا نہین چھوڑتی ۔ پھر ان دولتون کی ذریات منقولات
وغیر منقولات کا حساب ہے ۔ ایک بحر ناپیدا کنار سمجھو
جسکی تھاہ نہین ۔
اور سنیے انما اموالکم و اولادکم فتنہ کا پورا نصاب
طیار اور اسپر عمل درآمد ہے ۔ دنیا کے بڑے بڑے اوستاد
وقت اسکی تعلیم کے لیے مقرر ہین کیا معنی کہ ہے بانس
نہ بجے بانسلی ۔ کمال صفائی سے ان دونون غارت گرون
کو اسطرح نکال پھینکتے ہین جسطرح دودھ سے مکھی ۔
اور سنیے فٹبال ۔ کریکٹ بازی ۔ میچ بازی وغیرہ وغیرہ تجربے

[illegible] سلطان [illegible] ثابت ہوچکا ۔ [illegible]
[illegible] نہین ۔ [illegible] مقابلے [illegible]
کرتب جدت کے ساتھ سکھلائے جاتے ۔ [illegible]
ظلم و ستم کے قاعدے سے مرتبہ و غارت گری [illegible]
نہایت چابک دستی کے ساتھ مشق کرائے جاتے [illegible]
پھر اگر اس غرق ریزی اور جانفشانی کے دریا سے پار نکل آئے
تو ۔ سے

بدریا در منافع بے شمار است
اگر خواہی سلامت بر کنار است

پھر اسکے ساتھ ساتھ الفت چند جفت ناز و کرشمہ ایک
راس سلطنت تیمور لنگی نذر ہوتی ہے جسکی معمولی خاصیت
یہ کہ جبتک حوائج ضروریہ کیلیے بے جان کیطرح کوئی اوٹھاکر
نہ بٹھائے کھسکنا محال کیا اپنی جگہ سے جنبش کرنا بھی
وبال جان بن جاتا ہے ۔ ہر ضرورت پر آغوش مادری کھلی
رہتی ہے ۔ اور وہ اسمین اسطرح لیٹتے ہین جسطرح معصوم
بچے ماں کی گود مین ۔ اور یہی فقط اسی پر اکتفا نہین ۔ بلکہ ایک
کراماتی پوڈر بھی ملتا ہے ۔ جو بغیر جسم مین ملے ہندوستانی بدنما
سیاہی گدھے کا سینگ ہوجاتی اور چہرہ خاصہ سرسون کا
[illegible] اکشت زعفران بن جاتا ہے ۔ مزید برآن حکیمون
[illegible] کیطرح سے آشنہ عرق معصف ٹپکتا اور آہ و داد کا

شعرا کو مژدہ

رسالہ معیار ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء سے پھر جاری ہوگا ۔
جو صاحب اس رسالہ کو دیکھ چکے ہین وہ تو دیکھ ہی چکے
اور جنھون نے نہین دیکھا اونکی اطلاع کیواسطے عرض
ہے کہ ابکی مرتبہ نہایت انتظام سے یہ رسالہ بالکل
انوکھے ڈھنگ سے شاعری دنیا مین اصلاح کرنے
والا پرچہ ہوگا ۔
ایک حصہ مین غزلیات شعرا کے بتقابل قوافی منتخب اشعار
درج ہونگے اور دوسرے حصہ مین اساتذۂ سابق و حال کے
ہم قوافی اشعار پر بتقابل قوافی تنقید ہوگی اور نیز
مفید شاعری مضامین ہونگے ۔ چونکہ پرچہ ایک ہی
جز کا ہوگا لہذا قیمت بھی ایک ہی روپیہ ہے ۔ عہ/

درخواستین لکھنؤ نخاس کہنہ مکان مرزا محمد ہادی صاحب
کے پتے سے اڈیٹر معیار حکیم سید علی محسن خانصاحب
کے نام آنا چاہیے ۔

THE
کالم

روح حیات
میں جادوگر ہوں
روح حیات کے خواص
اب آپ اندازہ فرما سکتے ہیں
قیمت فی شیشی روح حیات
مردمی کا بکس
تریاق طاعون
بال اڑانے کا تیل
لاہور

میر مضحک کی رباعیاں

لندنوات ولائتی

میمون کو ولایت کی بناؤ ہے لباس
مشہور جہان مین جن کا سایہ ہے لباس
کل مسٹر رفار مرنے ہم سے یہ کہا
تعلیم کے پودھون کو یہ سایہ نہین راس

ترک مے و معشوق

تعلیم و ترقی کا نہ زینا چھوڑو
عاشق نہ بنو شراب پینا چھوڑو
جلدی کرو لب سے لب ساغر کو دور
ہاتھون سے اُدھر گردن مینا چھوڑو

تعلیم ولایت

آئے ہین ولایت آپ پڑھنے کیلئے
یا عشق بتان مین سب سے بڑھنے کیلئے
جلدی سے کرو پاس کا زینہ حاصل
گر بام ترقی پہ ہو چڑھنے کیلئے

ہائی کورٹ کی ججی

لندن بھی گیا ہون منکرج بھی ہون
رکھتا صاحب کی پوری سج دھج بھی ہون
ہو جائے جو پیار چیف جسٹس کی نظر
گھر بیٹھے مین ہائکورٹ کا جج بھی ہون

بابو لوگ اور صاحب لوگ

پاتا ہے ہمین پوری اور موہن بھوگ
اسپر بھی ستاتا ہے ہمین بابو لوگ
تھے گرچہ ہمارے کھیل اور کود کے دن
پر ہم نے لگا لیا جوانی مین روگ

بی گوہر گھر بیٹھ گئین

دل ایک نئے شخص کو جب دے بیٹھین
قصہ تو بہ کا اپنی پھر لے بیٹھین
آئے قاضی جی فا نکحوا کہتے ہوے
گوہر دہلی سے آکے پردے بیٹھین

دیگر

بی نا کمہ تھام کر کمر بیٹھ گئین
کیون بیٹھ گئین اور کدھر بیٹھ گئین
ہاتھ آیا سلیمان کو نگین خاتم
سنتا ہون کہ گوہر آج گھر بیٹھ گئین

ترویج بے پردگی کا سہل نسخہ

یون پہلے نہ احباب کے گھر پر بھیجو
باغون مین ہوا خوری کو اکثر بھیجو
اٹھتا پردہ ہے کیسی آسانی سے
تم بیویون کو روز تھیٹر بھیجو

کھڑی رہی جب وہ گور اپلا گیا تب مین اِدھر آئی۔
شیکھر کا دھیان کہین اور تھا۔ کہنے لگا "پھر نہ آنا" یہ کہہ کے پڑھنے مین مشغول ہوگیا۔

رات زیادہ آگئی مگر چندر شیکھر فلسفہ کے باریک مسئلون کے حل کرنے مین مشغول ہے۔ حسب معمول شیولنی نے اپنے شوہر کے لیے کھانا پانی اوسی کے پاس رکھ دیا تھا اور خود کھاپی کر قریب کے پلنگ پر سو رہی۔ چندر شیکھر نے اس بات کی اجازت دے رکھی تھی۔ چندر شیکھر کا یہ معمول نہ تھا کہ سویرے کھانا کھا کے آرام کرے بلکہ وہ رات کو بہت دیر تک پڑھا کرتا تھا۔ دفعتہً مکان کی چھت پر الو کی بھیانک آواز چندر شیکھر کے کان مین پڑی۔ اوس وقت اوسکو خیال آیا کہ رات زیادہ گزر گئی۔ کتاب باندھ کے رکھ دی۔ ہاتھ پاؤن سیدھے کرنے کے لیے کھڑا ہوگیا۔ کھلی ہوئی کھڑکی سے دیکھا کہ چاندنی نے کھیت کیا ہو۔ کھڑکی کے راستے چاند کی کرین سوتی ہوئی ماہ رو شیولنی کے چہرے پر پڑ رہی ہین۔ چندر شیکھر دل ہی دلمین باغ باغ ہوگیا۔ اوسکے عمر تالاب مین چاندنی کرنون نے کنول کھلا دیا ہے۔ وہ ٹکٹکی باندھے ہوے شیولنی کے بے عیب اور لاجواب چہرے کو بہت دیر تک دیکھتا رہا۔ دیکھا کہ قوس قزح سے مشابہ دونون کالی کالی بھوون کے نیچے کنول کی کلیون کیطرح دونون آنکھین بند ہین۔ آنکھون کے نیچے نازک پلکون کی متوازی صفین دکھین۔ دیکھا چنبیلی سا ملائم ہاتھ سوتے وقت ایک گال سے لگا ہوا ہے۔ گویا کسی نے پھولون کے ڈھیر پر پھولون کا دوسرا ڈھیر رکھ دیا۔ گال پر ہاتھ کا دباؤ جو پڑا تو جن نازک نازک رس بھرے ہونٹون پر پان کی سرخی رچی ہوئی تھی وہ کسیقدر ایک دوسرے سے

جدا ہوگئے۔ اور اون کے اندر دانتون کی موتیون کی سی لڑی کی جھلک کچھ کچھ نظر آنے لگی۔ ایک مرتبہ معلوم ہوا کہ کوئی اچھا سا خواب دیکھ کے مسکرائی۔ گویا چاندنی مین بجلی چمکی۔ پھر اوسکے چہرے پر مثل سابق خواب کا سکون طاری ہوگیا۔
اس بیست سالہ نازنین کے چہرے پر بشاشت کے آثار نہ پاکے چندر شیکھر کی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔
چندر شیکھر دل ہی دلمین سوچنے لگا۔ ہائے! مین نے اس سے شادی کیون کی؟ اس پھول سے کسی راجہ کے تاج کی رونق بڑھجاتی۔ جو برہمن وید شاستر مین مشغول رہتا ہے اوسکی جھونپڑی مین ایسے دُر نایاب کو مین کیون لایا؟ اسمین شک نہین کہ اسکو لاکر میرا دل خوش ہوا مگر اوس سے شیولنی کو کیا سکھ نصیب ہوا؟ میری اس عمر مین شیولنی کو مجھ سے محبت ہو نہین سکتی۔ اوسکی محبت کی اُمنگ میرے ساتھ پوری نہین ہو سکتی۔ مین تو رات دن کتابون مین مشغول رہتا ہون۔ شیولنی کو خوش رکھنے کا مجھے خیال ہی نہین ہوتا۔ میری کتابون کے دھرنے اوٹھانے مین اس نو عمر حسینہ کو کیا مزا آسکتا ہے؟ مین بہت ہی خود غرض آدمی ہون۔ تب ہی تو اوس سے شادی کرنے پر تیار ہوگیا۔ اب کرون تو کیا کرون؟ کیا ان سب کتابون کو پانی مین ڈبو کر رات دن حسینہ کا کلمہ پڑھا کرون؟ نا۔ نا۔ یہ نہین ہوسکتا تو پھر کیا میرے اعمال کی سزا اس معصوم شیولنی کو بھگتنی پڑے گی؟ کیا اس نازک پھول کو مین نے شاخ ہی سے اسی لیے توڑا تھا کہ اوسکو بھری جوانی مین اسطرح جلاؤن؟
ان خیالات مین غلطان و پیچان ہوکر چندر شیکھر کھانا بھول گیا۔ دوسرے روز صبح میر منشی کا پیام پہونچا کہ نواب کے کام کیلئے چندر شیکھر کی سنداتی طلبی ہے۔

اور اوسکو کولے پر رکھکر اس انداز سے گھر کو چلی کہ گویا بسنت رت کی ہلکی ہوا
پر بادل جا رہا ہے - گھر پہونچکر کلسی کو رکھدیا - اور اپنے کمرے
مین گئی -

وہان شیولنی کا شوہر چندر شیکھر کمل پر دوزانو بیٹھا ہوا ایک مٹی کے
چراغ کے سامنے ہاتھ کی لکھی ہوئی پوتھی پڑھنے مین مشغول تھا - ہم جسوقت
کا حال لکھ رہے ہین اوسکو ایکسو دس برس کا زمانہ ہوا -
چندر شیکھر کی عمر کوئی چونتیس سال کی تھی - چھریرا قد - اوسی کے مطابق
گٹھا ہوا بدن - سر بڑا - پیشانی چوڑی ماتھے پر صندل کی لکیرین -
شیولنی گھر پلٹتے وقت راستے مین سوچ رہی تھی کہ اگر وہ پوچھین گے
کہ اتنی دیر کہان لگائی تو کیا جواب دونگی جب گھر آئی تو چندر شیکھر نے
کچھ نہ پوچھا - وہ اوسوقت برہم سوتر کے معنی لگانے مین ہمہ تن مشغول تھا -
شیولنی کو ہنسی آگئی -

اوسوقت چندر شیکھر نے آنکھ اوٹھاکر اوسکی طرف دیکھا اور کہنے لگا "آج
یہ بے وقت کی بجلی کیسی"
شیولنی نے جواب دیا "مین ڈر رہی تھی کہ آج تم نہ معلوم کتنا برا بھلا
مجھے کہو گے"

چندر شیکھر - برا بھلا کیون کہتا ؟ -
شیولنی - تالاب سے پلٹنے مین دیر ہو گئی تھی -
چندر شیکھر - تو کیا تم ابھی آئین ؟ - دیر کیون ہوئی ؟
شیولنی - ایک گورا آگیا تھا - سیڑھی کنارے پر کھڑی تھی - مجھے
چھوڑ کر بھاگ کھڑی ہوئی - مین پانی مین تھی - ڈر کے مارے بھاگ سکی

تیسرا باب

موضع بیدگرام کے قریب ہی ایک موضع پرندر پور مین ایسٹ انڈیا
کمپنی کی ایک چھوٹی سی کوٹھی ریشم کے کارخانے کی تھی - اوس کوٹھی کا منتظم
لارنس فاسٹر تھا - نوعمری مین اوسکو میری فاسٹر کی محبت مین ناکامیابی ہوئی -
اوسنے ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت قبول کرلی اور صوبہ بنگالہ مین مقرر
ہوا - اس زمانے کے انگریز لوگ جب ہندوستان مین آتے تھے تو طرح
طرح کے جسمانی امراض پیدا ہو جاتے ہین - اوس زمانے مین بنگالے کی آب
ہوا کے اثر سے اونمین کسب زر کا مرض پیدا ہو جاتا تھا - فاسٹر پر اوس مرض کا
بہت جلد ظہور ہوا - اسی وجہ سے میری کی صورت اوسکے دل سے دور ہو گئی -
ایک مرتبہ کسی ضرورت سے وہ بیدگرام گیا - وہان بھیما تالاب مین شیولنی کے
شگفتہ کنول سے چہرے پر نظر پڑ گئی - شیولنی تو انگریز کو دیکھکر چلی گئی مگر فاسٹر
اوسی کے خیال مین خود اپنی کوٹھی کو واپس آیا - اسی ذہن مین فاسٹر کے ذہن
[illegible] آنکھون سے سیاہ آنکھین اچھی اور بھورے بالون سے سیاہ بال
خوشنما ہین - یہ بھی خیال گزرا کہ اس دنیا کے سمندر مین عورتین کشتی کی طرح ہین
ہر شخص کو انکا سہارا لینا چاہیے - اس ملک مین آکر اگر انگریز لوگ
پردیسیون کے بلا واسطہ دنیوی کامون مین مدد لینے کے لیے بنگالی عورتون کو گھر مین
ڈال لیتے ہین تو برا نہین کرتے - بہت سی بنگالنون نے روپیہ کی طمع مین آکے
انگریزون سے تعلق پیدا کر لیا - کیا شیولنی ایسا نہ کریگی اوس کوٹھی کے کارکن

سودیشی مال کا شوق

سند جناب ... صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز نگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون ـ نامور ڈاکٹرون ـ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ اطبا ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ـ ضعف بصارت ـ تاریکی چشم ـ دھند ـ پڑوال ـ غبار ـ سبل ـ سرخی ـ پھولا ـ ابتدائی موتیا بند ـ ناخنہ ـ پانی جاتا ـ خارش وغیرہ ـ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین ـ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے ـ اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی ـ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے ـ قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین ـ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہو مبلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے ـ خاص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ ـ معمولی سرمہ فی تولہ ۱ محصول ڈاک بذمہ خریدار ـ

پروپرائیٹر ـ میا سنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہو

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم ـ مین نے آپکا ممیرے کا سرمہ کو تقریبا بیس مریضون پر استعمال کیا ـ جو موتیا بند ـ دھند ـ پھولا ـ ناخونہ ـ آنکھون مین زخم اور رخسار کے عارضہ مین مبتلا تھے ان مریضون پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا ـ میری رائے مین آپکا سرمہ مثل پوڈر کے ... بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار اسکی معرفت فروخت ہونا چاہیئے تاکہ امیر و غریب آپکے سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو دعائے خیر سے یاد کرین برائے مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلی قسم وی ـ پی ـ بوسٹ بھیجدین ـ
راقم ـ سعادت ... امیر ... سب اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ ...

(۲) مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے تیار کیا ہے بہت سے بیمارون پر استعمال کرکے دیکھا ہو ـ اور مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھون کی بیماریون کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے ـ

مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا ـ پانی آنے ـ دھند ـ خارش ـ سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی اور دیسی دواؤن سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا ـ اور سچ سچ آپنے اسقدر سستے دامون مین یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہو اسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہو ـ ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھاوین ـ اور ہر طرح کی آنکھون کی بیماریون سے نجات حاصل کرین ـ
راقم ـ پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور

(۳) مین اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہو استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھون کی بیماریون کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہو ـ آنکھون کو تر و تازہ رکھتا ہو اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے ـ در حقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہو ـ آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی ـ
... محمد حیات خان ... بہادر ... سابق ... کمشنر قسمت جالندھر ممبر کونسل ...

لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا ـ اب میری یہ کیفیت ہو کہ صرف ۴ روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہون ـ
راقم ـ میان خورشید محمد خان خلف نواب نسیم محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال

(۵) مکرم بندہ تسلیم ـ مین آپکے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہون حقیقت مین جیسا آپکے اشتہار مین لکھا ہو اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے ـ مین نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا ـ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہون ـ
راقم ـ راؤ ... گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی ...

ایک مردہ بیل

اک بیل سامنے مین بیجان پڑا ہوا تھا
حسرت کا وہ سراسر نقشا سا ہو رہا تھا
کتون نے کھا لیا تھا سب گوشت پوست اسکا
جز گیدڑان وحشی تھا کون دوست اوسکا
کتون نے کر دیا تھا ریزہ پاش پاش بالکل
ثابت نہین رہی تھی افسوس لاش بالکل
ظاہر تھی ہڈیون سے تصویر بیکسی کی
ڈھانچا تو رہ گیا تھا ہیئت نہین رہی تھی
نام ونشان کو باقی یہہ ڈھانچا رہ گیا تھا
ظاہر تھا صاف جس سے یہ بیل کا ہے ڈھانچا
نے بوجھ بار دانہ لے کر گون آ رہی تھی
ہل جوتنے کی محنت بھی تو نہین رہی تھی
طاقت نہین تھی اوسمین گاڑی کے کھینچنے کی
کچھ فکر بھی نہین ہے کھیتون کے سینچنے کی
کھونٹے مین باندھنے کی حاجت نہین رہی تھی
جنگل مین گھومنے کی طاقت نہین رہی تھی
دیتا نہین تھا کوئی اب دانہ گھاس اسکو
باقی نہین رہی کچھ بھوک پیاس اسکو
اتری ہوئی تھین دل سے جنگل کی سب کلیلیں
گالون کے غول مین بھی کرتا نہین تھا چہلین
سینگون مین تھی نہ برش تن مین نہ تھی حرارت
پیرون مین دوڑنے کی باقی نہین تھی طاقت
لیتا نہین خبر بھی کچھ گلہ بان اوسکی
بیزار شکل سے تھا اب کسان اوسکی
دشت وجبل بھی چھوٹے اور کوہسار چھوٹا
دو بچے مکان چھوٹے اور سبزہ زار چھوٹا
طے ہو گئی تھی جب سے راہ حیات اوسکی
بھولون نہ پھر کسی نے پوچھی نہ بات اسکی
دنیا کے سب علایق ساتھی تھے دم قدم کو
اب ہیچ ہے زمانہ پروا نہین کسی کے

اس موت بیکسی کا اصغر ہے یہ نتیجا
بعد از فنا یہ سچ ہے مردہ بدست زندہ

راقم

اصغر شاہ پوری

بخار کی دھما چوکڑی

شدت تمام جھیلی ہے فصلی بخار کی
ہت تیری ایسی تیسی ہواء کنوار کی

اودھ پنچ - ہٹ - ہاے! ہاے!! ارے رے رے!!! دوڑیو - لائیو - انگرکھا پائجامہ - لاحول ولاقوۃ - توشک - لحاف - تکیہ - بخار چڑھا آتا - گڑگڑ گڑگڑا - ہو ہو ہو ہو - ذرا زور سے دبا لینا کہین چارپائی سمیت نہ اوڑ جاؤن - خدا کی پناہ! الرزہ ہے یا آسام کا زلزلہ یا سمندر کا مد وجزر - ہاتھ پاؤن ماش کے آٹے کیطرح اینٹھے جاتے ہین - جاڑے نے کرہ زمہریر کا نقشہ بنا دیا ہے یا لاپ لینڈ کا برفی تیلا - دنیا بھر کے لحاف - کمل - فرد - رزائی - شال دوشالے - دھسہ لوئی اوپر ڈالئے مگر جاڑے کا زور طاعون کیطرح کم ہی نہین ہونے آتا دو دو ہاتھ اوپر گیند کیطرح اوچھال دیتا ہے - طرفہ فرایہ کہ جسم تانبے کی کھولتی ہوئی زمین کی مثال ہے - تمام بدن آفتاب محشر کیطرح جلتا ہوا - جوالامکھی پہاڑ کی آتش افشانی گرد برد ملک دوزخ بھی پاؤن رکھ تو جھلسے کیا یعنی تمام جسم مرض سوداوی کیطرح جیتا ہے - جیتے جی اگر کوئی دوزخ کا کندہ کسے تو بجا ہے آتشکدہ نمرود کا گمان ہو تو کچھ دور نہین - جسم بھر بھونجے کا بھاڑ ہے - حیدر قلی کے شاگردون کے نو دیگ آتش ہون - انگارون پر لوٹنے والے فقیرون مین اچھا خاصا انگارا شاہ ہون عرضکہ اندر کی سردی اور بیرونی گرمی نے مل جل کے سینون کی سی ٹھنڈی گرمیان پیدا کر دی ہین -

اندرونی بخارات کی دھوان دھار ریل پیل نے ایسٹ انڈین ریلوے کا لوکو جیسی انجرات کیساتھ مسامات سے پسینہ کی بھرمار نے سمندر کا ہیڈ بنا دیا ہے -

دردسر کے ساتھ دوران سر گردش روزگار کی تصویر ہے گاہے چنین گاہے چنان - سہ

آنے لگے بیٹھے بیٹھے چکر
فانوس خیال بن گیا گھر

دماغ گردش کے گہوارے مین کبھی عرش معلی کے پینگ لیتا ہے - اور کبھی تحت الثری کی جس ...

مطبع شام اودھ لکھنؤ نیا گاؤں مین محمد سجاد حسین نے چھپوا کے شائع کیا

تو آپکے پرانے عقیدتمندون سے ہین - اور آپ سے ایک قسم کا قلبی میلان ہے جسکی روحانی کشش اور موج کا اثر آپکے دل پر ہوگا -

ہجی شفیق -

بنیجر گرد کی ہوا جو پہلی مرتبہ مجھکو لگی تھی اسکو آپکے خیالی مقیاس الہوا نے ضرور محسوس کیا ہوگا - اسکے بعد جو دوسری مرتبہ مجھے قومی لو لگی اسکا بھی اظہار کرتا ہون اور یقین ہے کہ آپکے خیالی میدان اور سطح پر پہلے ہی سے اسکا اثر لہرا رہا ہوگا - اور تھوڑی بہت حرارت یا حرکت ہوتی ہوگی - لیجئے اور بڑھاے دیتا ہون

ہندوستان مین آجکل ایسی دماغی - خیالی اور قلبی موجین اوٹھ رہی ہین کہ انکا احساس ظاہر مین محض سطحی - عارضی اور ایک حد تک مقامی سمجھا جا رہا ہے - حقیقت مین یہ حال کے بنگال کے واقعات حادثات اور باہمی جذبات دریردہ روس کے بمب کے گولون - ڈائنامیٹون کے بڑا توپ خرابیون سے کہین زیادہ قومی شیرازہ اور قومی سلطنت پر اثر پیدا کرنے والے ہین - یہ بہت ہی مشکل ہی اور جسطرح اکثر قوم کی ترقی اور پستی مین نتیجہ معلوم ہے اسباب وہی پیدا کرتے ہین اور اصول قائم کرتے ہین - مگر یہ نامعلوم ہی نامعلوم رہتا ہے کہ عروج کیسے ہوا - زوال کیسے ہوا اوسی طرح کوئی شخص قطعی راے نہین

اور ہرگز نہین قائم کرسکتا کہ بنگال کے ملکی [illegible] اور شیدائی کس حد تک صداقت کے رنگ [illegible] سرشار اور مست ہین - اور اس شور و غل کی کیسی ابتدا ہوگئی - آگے کیا ہوتی ہو اور عالم کے [illegible] مطلع سے ان حضرات کے سر مین کیا سمائی ہی کیا کرینگے اور کیا کر سکتے ہین -

مگر جو کچھ بھی ہو اسکا حال تو آیندہ ظاہر ہو رہے گا اتنا تو یقینی اور تجربہ کی رو سے ہر شخص کہیگا اور کہہ رہا ہو کہ ہمارے مسلمان بھائی جس بسم اللہ کے گنبد اور [illegible] انیت کی الگ مسجد مین اللہ اللہ کہہ رہے تھے اب وہان سے کچھ آنکھین کھولکر نیچے اور اوپر دیکھ رہے ہین کہ یا خدا یہ کیا ہو رہا ہے - کیا آسمان نے کروٹ لی ہے - یا زمین نے پلٹا کھایا ہی یا یہ سمندر دنیا والون کا ادب عش سے باتین کرنے جا رہا ہے جو ہمارے خیالی من مانے محلون اور برجون مین ایسا زلزلہ پڑا ہے کہ اس شور و شغب اور اس قومی و ملکی زلزلہ نے تہلکہ مچا دیا ہے - کتنی خیالی کھائیون مین پتھر اور چٹان کی جگہ پانی ہی پانی ہو رہا ہے کتنے بہتے دریا بند ہو کے اب ٹیلے اور پہاڑ ہو رہے ہین جسطرح تمام دنیا ایک بے چین اور ایک پر آشوب زندگی بسر رہی ہے اور جغرافی حدائی کا کوئی حصہ ایسا نہین جہان انقلابات چھوٹے یا بڑے پیمانہ پر

[illegible] ہین اور بہار [illegible] دلون مین [illegible] اور خط سے جسمانی اور مالی [illegible] نقصان کا خیال پیدا کر دیا ہے - [illegible] ہو گئی ہین کرورون گھر ویران ہو گئے ہین اسیطرح اب انکی خیالی معرکون نے لوگون کو جو سکھا دیا ہو حقوق اور آزادی کا خیال بڑھ رہا ہے - ترقی اور حقیقی ترقی مشرقیت نہین مغربیت کی ہوا سر ایستگی جانی ہو ایرنگی سے ادھر کے پانیر اور دیگر سرکاری اخبار کے روزانہ پرچے اوٹھا کے دیکھئے کہ وہ کس قسم کے مضامین سے پر ہین - جو ہندوستانی منھ لگانے کے قابل نہ تھے - جو ہندوستانی نیم وحشی اور غیر مہذب ٹھہرائے گئے تھے - جنکا حق صرف اتنا مانا جاتا تھا کہ وہ انسان کی صورت مین ہین انکو کھانے کے واسطے کچھ چاہئے - جنکی تلیان اتنی بڑی ہوئی تھین کہ انکی جان پر بن آتی تھی - وہ ہندوستانی جنکی قومیت اور وحدت کی طرف سے کمال درجہ کی مایوسی ہو گئی تھی مختصر یہ کہ وہی ہندوستانی جو ریل - سڑک اور دفترون مین ٹھوکرون کے شکار ہوتے تھے - اب آج اس قابل تو خیر سے ہوے کہ وزیر ہند انکے حقوق کو حقوق سمجھتے - انکو اور مدارج دینا چاہتے ہین - کانگرس جو باغیون کا مجمع خیال کی جاتی تھی اب اسکی طرف نگاہین اوٹھ رہی ہین - اسکے شیر دل کہین سلطنت کے جگر مین چیخ مچا رہے ہین وہ قوم جو قوم نہ تھی اب ہندوستانی قوم کے نام سے پکاری جا رہی ہے - وہ سرکاری اور انگریزی پرچے جو انگریزون کی شادیون اور معمولی شادیون تک کے حالات چھاپا کرتے تھے - ہندوستان یا ہندوستانیون کی مصیبت تک نہ دیکھتے تھے آج مشرق اور مغرب کا اثر - ہندوستانی قومیت اور اس قسم کے گرم گرم مضمون شایع کر رہے ہین - یہ کیا ہے یہ سب ایک جدید زندگی کا نشان ہے اور یہ آثار بالکل نئے ہین - یہ مغرب کی ہوا اور یہ تعلیم کا اثر ہے جو اتنی مدت سے دبی رہی ہے سب سے بڑھ کے یہ اس کشمکش کا نتیجہ ہو جو مشرق اور مغرب مین ہو رہی ہے - اس نے بڑھکے یون کہیے کہ ہندوستان کی جو گت ہو رہی ہے یہ سب اسکے طفیل اور اسکی بدولت ہو -

بیٹھے بیٹھے اُنھین ہم آپ بلا لیتے ہین
مرد آہ نہ احسان دعا لیتے ہین

...ہمیں کا ... نا اور کسی کام مین ہاری مانتا - وہ کبھی اس امر کا اقبال نہ کرتے سنے کہ فلان کام ہمسے نہ ہو سکا اب اوسکا خیال چھوڑ دین کسی معاملے مین یہ بھی زبان پر نہ لاتے تھے کہ فلان کام محرم ایمان کے خلاف ہے اوسکو نہ کرنا ہی مناسب ہے - جن لوگون نے شروع مین سلطنت برطانیہ کی حکومت اس ملک مین قائم کی اونمے بڑھکر دلیری اور مستقل خود رائی کسی خطہ جہان کے آدمیون مین نظر نہین آتی -

لارنس فاسٹر بھی اسی قماش کا آدمی تھا - وہ اپنی حرص کو روک نہ سکا - اوس زمانے مین بنگالے کے انگریزون مین وھرم کا لفظ ہی غائب ہو گیا تھا - فاسٹر نے اسکا خیال بھی نہ کیا کہ اوسکے امکان مین کچھ ہے یا نہین - دل ہی دلمین کہنے لگا - "Now or never"

جس روز کلکتے جانے کا ارادہ تھا اوسکے ایک روز قبل شام کیوقت پالکی - کہار - اور کچھ چند ساتھ لیکر فاسٹر مسلح ہوکر سید گرام کیطرف گیا -

اوس شب کو سید گرام کے باشندون نے نہایت خوف زدہ ہوکر سنا کہ چندر شیکھر کے گھر ڈاکہ پڑا ہے - چندر شیکھر اوس وقت مکان مین نہ تھا - مرشد آباد سے واپس نہ آیا تھا - شور و غل - ہنگامہ - بندوق کی فیر - اور رونے دھونے کی آواز سنکر گاؤن کے باشندے اپنا اپنا بستر چھوڑ کر باہر آئے دیکھا کہ چندر شیکھر کے گھر ڈاکہ پڑ رہا ہے - بہت سی مشعلین جل رہی ہین - کوئی ... تھا - دور کھڑے ہوکر دیکھا کہ مکان کو لوٹ کر ڈاکو لوگ باہر نکل رہے ہین متعجب ہوکر دیکھا کہ کئی کہار ایک پالکی کاندھون پر رکھے ہوئے ہین پالکی کے پٹ بند ہین اور پرتاپ پور کی کوٹھی کا انگریز اوسکے ساتھ ہے یہ دیکھکر گاؤن کے سب سناٹے مین آگئے اور کچھ دور ہٹکر کھڑے ہوے - جب ڈاکو

روانہ ہو گئے تو محلے کے لوگ چندر شیکھر کے مکان مین داخل ہوے - دیکھا مال و اسباب زیادہ نہین گیا - بہت کچھ موجود ہے - مگر شیولنی کا پتہ نہین - بعض لوگون نے کہا "نہین بھاگ کر چھپ رہی ہو گی ابھی آتی ہو گی" - بڑے بوڑھون نے کہا "اب نہ آے گی - اگر آئی بھی تو چندر شیکھر اوسکو گھر مین نہ گھسنے دیگا - وہ اوسی پالکی مین سوار ہو کر گئی ہے"

جو لوگ شیولنی کی واپسی کے منتظر تھے وہ کھڑے کھڑے تھک کے بیٹھ گئے - بیٹھے بیٹھے اونگھنے لگے - اونگھنے سے پریشان ہوکر اوٹھ کے چلے گئے - شیولنی نہ آئی -

سندری - نامی عورت کا ذکر ہم کر چکے ہین - وہ سب کے بعد اوٹھ کے گئی وہ چندر شیکھر کے پروسی کی لڑکی تھی - محلے کے رشتے سے اوسکی بہن ہوتی تھی - شیولنی کی ہمجولی تھی - سندری کا ذکر پھر آئیگا اسلیے یہان پر بیان کر دیا گیا -

سندری بیٹھے بیٹھے صبح کو اپنے گھر گئی اور وہان پہونچکر رونے لگی -

---

چوتھا باب

فاسٹر پالکی کے ساتھ ساتھ گنگا تک آیا - وہان بجرا تیار تھا اوسپر شیولنی کو سوار کرایا - اس بجرے پر بہت نوکر چاکر اور چوکیدار مقرر کیے - آخر اب بہت نوکرون کی کیا ضرورت تھی -؟

فاسٹر دوسرے راستے سے کلکتے کو روانہ ہوا - اوسکو جلد پہونچنا تھا - بڑی کشتی پر ہوا کے بھروسے ہفتون مین کلکتہ پہونچنا اوسکے لیے مناسب نہ تھا شیولنی کے لیے اوسنے اپنے بجرے کا انتظام کر دیا جو عورتون کے لیے موزون تھا اور خود دوسری راہ سے روانہ ہوا - اس بات کا اوسکو ذرا بھی اندیشہ نہ تھا کہ اوسکی عدم موجودگی مین کوئی شخص حملہ کرکے شیولنی کو چھوڑا لے جائیگا یہ کسکی مجال تھی کہ انگریز کی کشتی کے پاس پھٹک جائے فاسٹر نے حکم دیا کہ شیولنی کا بجرا مونگیر جائے -

صبح کی ہوا سے جو چھوٹی چھوٹی لہرین دریا مین اوٹھتی ہین اونپر سوار ہوکر شیولنی کا بڑا بجرا اوتر کے رخ [illegible] ہوا بجرے کے پیندے سے لہرونکی تھپیڑ کی تڑ تڑ صدا آنے لگی - تم اور کسی مکار یا فریبی یا ٹھگ کا کتنا ہی [illegible] نا مگر [illegible] اعتبار نہ کرنا - باد سحر بہت دلکش ہے - چور کیطرح چپکے پاؤن آکر پیاں کنول [illegible] جوہی اور مولسری کی شاخون سے مرے مرت کی [illegible] کسی کو خوشبوئین پہونچاتی ہو کسی کی رات بھر کی تھکن مٹاتی ہی - [illegible] گرائی ہوئی پیشانی وغیرہ [illegible] -

[illegible] کے گیسو [illegible] ہلکی سی جھٹک - مار کر بھاگ [illegible] ہوتی ہو - تم

کو ساتھ لے کے فاسٹر بیدگرام پہونچا - وہان جنگل [illegible] کا [illegible] شیولنی کو دیکھا - اور اوسکا گھر بھی پہچان لیا -

بنگالیون کے بچے جوجو کا نام سنکر ڈر جاتے ہین مگر بعض بچے ایسے شریر ہین کہ اونکو جوجو کے دیکھنے کی خواہش ہوتی ہی - یہی حال شیولنی کا ہوا پہلے تو اوسکا یہ حال تھا کہ اوس زمانے کے معمول کے موافق فاسٹر کو دیکھکر ڈر جاتی لیکن [illegible] گھڑی ہوتی پھر کسی نے اوس سے یہ کہہ دیا کہ انگریز لوگ آدمیون کو پکڑ کر اوسی وقت کھا نہین لیتے - انگریز دنیا کے عجائبات مین ہین اونکو دیکھنا چاہیے شیولنی نے انگریز کی صورت دیکھی - انگریز نے اوسکو اوسی وقت کھا نہین لیا - اسیوجہ سے فاسٹر کو دیکھکر شیولنی بھاگی نہین بلکہ اوس سے بات چیت کرنے کی بھی جرات ہوئی - ناظرین کو اسکا حال معلوم ہوچکا ہی -

شیولنی کی پیدائش کیسی منحوس گھڑی ہوئی تھی - اوسکی چندر شیکھر کے ساتھ شادی بھی بڑی ساعت سے ہوئی - شیولنی کیسی ہو اسکا حال دفعہ رفتہ بیان کرینگے - وہ کیسی ہی ہو مگر فاسٹر اپنے ارادے مین کامیاب نہ ہوا -

چند ہی دنون بعد فاسٹر کے پاس دفعۃً کلکتہ سے حکم پہونچا - پیر پور کی کوٹھی مین دوسرا شخص مقرر ہوا - تم جلد کلکتے واپس آؤ تمہارے سپرد کوئی اور خاص کام کیا جائیگا -

جو نیا شخص مقرر ہوا تھا وہ بھی اس حکم کے ساتھ ہی پہونچ گیا - فاسٹر کو اوسوقت کلکتہ جانے کی تیاری کرنی پڑتی -

فاسٹر کے دلمین شیولنی کی صورت نقش ہوگئی تھی اوسوقت یہ ہوا کہ ہاے شیولنی کے پانے کی امید بھی مٹی جاتی ہی - اوس عہد مین جو انگریز بنگالے مین رہتے تھے اونکے امکان سے [illegible]

دفعیہ نامردی و سستی کیلئے تیر بہدف گولیاں
دنیا کے تمام اشتہاری دوائی فروشوں میں سو سنیاسی صاحب کی اول درجہ کی نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانے والی اکسیر اعظم گولیاں
گولیاں مقوی جسم
شرمہ اکسیر

چین کی بیداری اور گھبراہٹ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ جس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند جالا پڑوال۔ غبار۔ سیل۔ سرخی۔ پھولا۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپکے ممیرے کے سرمہ کو تقریباً تیس مریضوں پر استعمال کیا۔ جو موتیا بند۔ دھند پھولا ناخونہ آنکھوں میں زخم اور غبار کے عارضہ میں مبتلا تھے ان مریضوں پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال میں مفید اور بہتر ہدف پایا میری رائے میں آپکا سرمہ مثل پوڈر کے نہیں بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤں کے نمبردار اسکی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ امیر و غریب آپکے سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو دعائے خیر سے یاد کریں برائے مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم وی پی۔ پوسٹ بھیجدیں۔

راقم۔ ڈاکٹر چودھری امیر خان ۔۔۔ انچارج شفاخانہ ... ضلع جہلم

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے تیار کیا ہے بہتوں اور بہت بیماروں پر استعمال کرکے دیکھا ہے۔ اور میں بہت بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ میں نے ہنوز یہ نہیں دیکھا جبتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا میں امید کرتا ہوں کہ آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو ... اس کے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔

مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے۔ دھند۔ خارش۔ سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ اور سچ سچ آپنے اسقدر سستے داموں میں یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے۔ ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اوٹھاویں۔ اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔

راقم۔ پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور

(۳) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے۔ آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔

راقم۔ نواب محمد حیات خان صاحب بہادر سی ایس آئی۔ ایس سابق جج ڈویژن کشمیر ... جالندھر۔ ممبر کونسل ...

(۴) جناب سنو ... صاحب تسلیم میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لیے بہت مفید ہے میری آنکھیں اعلیٰ ... ہیں

لگاتا۔ ایک پہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا۔ اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف ۴ روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہوں۔

راقم۔ میاں خورشید محمد خان خلف نواب نسیم محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال

(۵) مکرم بندہ تسلیم۔ میں آپکے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپکے اشتہار میں لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے۔ میں نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں۔

راقم۔ راو ... گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی محلہ چوڑیگران

بالشیوں کے [illegible]
بھی [illegible] عقلمند [illegible]
وہ [illegible] سکو نہین [illegible] بھی بدتر
ایسے رسالہ کا بھی حشر ہوگا [illegible] تو نیم سوسائٹی سے
کچھ انعام بھی ملتا ہو یہان صرف مذمت - جس زمانہ
مین یہ رسالہ جلوہ افروز ہوا انحابس احسن زمانہ کے
لیے [illegible] اب بعید ہے اسکو کوئی پوچھیگا بھی نہین
[illegible] سلطان کی خلافت کو کوئی تسلیم کرتے یا محض
[illegible] ہوا ہے اسکو خود غور کیجئے -

[illegible] خلیفہ تھا - کون نہین تھا - کس سے اس خاندان
خلافت [illegible] سلطان خلیفہ کسی صورت سے ہو سکتے مین
کم نہین اور [illegible] خلیفہ کے کیا معنی ہین - سلطان کو
خالی خلیفہ کہنا کس بلا اور کس قباحت مین ڈالیگا -
انکا [illegible] کیا گھٹ جائیگی یا ہماری بن آئے گی -
اور کیا انھون نے کوئی شاہی اعلان بھیجا ہی کہ
تمام مسلمان ہندوستان کے مجھکو خلیفہ مانین جسکی
تردید کے لیے اب قلم کا زور لگایا جا رہا ہی - یہی
علمی بحث اسکے لیے میدان کھلا ہے - اور یہ سب
مسئلے اور مشغلے ہین - کیا یہی ایک ہی - یہ ہین چند
صاف صاف اور کھری کھری چٹکیان بلکہ چٹکلے - اینر
غور کیجئے خود ہی معلوم ہو جائیگا کہ بالفرض سلطان خلیفہ
[illegible] بھی سہی ساتھ ہماری ہمدردی اس بنا پر ہونی چاہئیے
کہ وہ ایشیائی سلطنت کے سلطان کسی حد تک مین ہی نہین
ایک زبردست اور نہایت بہادر قوم کی گود اور گہوارہ رہی ہے
تاریخی عظمت کی حیثیت سے جسطرح روما اور یونان کے کارنامون پر
یورپ اپنی آنکھین تم کرتے ہین - کیا اس ترکی پر ایسی
ایک ہمدردانہ نگاہ بھی رکھنا گناہ ہے - ایسی حالت مین کہ
تمام مسلمانان عالم ایک شخص کو سردار بناکے اسکی طرف
اور اتفاق کیطرف لوگون کو بلا رہے ہین کیا ہمارا یہی
فرض ہی کہ اس کام مین خواہ مخواہ کو روڑا اٹکائین -
اسلام کی نشانی جو وجہ اسلامی ریاستین ہین اور
جو اسلامی سلطنت کے نام سے مشہور ہین انمین ایک قسم
کا اضطراب پیدا ہو رہا ہے - یورپ کی زبردستیان
اور آئے دن کے فسادون نے اسلامی سلطانون
کو ہوشیار کر دیا ہی اور اب ایک خاص ملکی سیاسی
تحریک مین اسلامک سوسائٹی [illegible]
[illegible] (تمام اسلامی ممالک کی مجموعی سوسائٹی)
زورون پر ہے - اسکی غرض یہ ہی کہ جتنی اسلامی
سلطنتین اور ریاستین ہین وہ اپنے آپ کو یورپ
اور امریکی غضبناک نگاہون سے محفوظ رکھین ایک
مسلمان سلطان کو اپنا سردار بنانے مین کوشش

رہی ہے اس سوسائٹی کے بہت سے رسالے شائع ہو چکے ہین
ایک رسالہ جسکا نام A Study in England [illegible]
Turcophobia
ہے یعنے ترکی کی مخالفانہ انگریزی رائے اور اسکا
مطالعہ اسکے صفحہ ۳ پر - بہت سے آدمیون کو شاید یہ نہین
معلوم کہ ترک لوگ غیر معمولی صبر اور استقلال رکھتے ہین -
بہت سی آزردہ کرنے والی باتون پر وہ دھیان تک
نہین دیتے . . . . . ادھر ۲۵ برس سے
انگلستان کے ایک اخباری گروہ نے ترکون کی برائی
برائی کی ہے - اپنی یہ زیادتیان ناقابل برداشت
ہین . . . . . صفحہ نمبر ۴ " یہ بات بیان کرنے کے
لائق ہی کہ جو لوگ ترکی اور اسلام کے برنام کرنے کا بیڑا
اٹھائے ہوئے ہین وہ بس فرقہ اور جماعتین ہین -
زیادہ تر یہ حضرات اخبار نویسی کو اختیار کیے ہوئے
حضرات - قرضی مذہب مسیحی مشن کے پادری لوگ اور
بعض وہ یہودی ہین جو انکے بزرگون کے مقلد ہین اور
چند عیسائی سیاح بھی جو اپنے نام کے ساتھ فرضی
طور سے "ڈاکٹر" اور "پروفیسر" لکھتے ہین - ہم ان
لوگون کے کرتوت کہانتک بیان کرین مختصر یہ کہ یہ
حضرات اپنے ہموطنون سے خوب روپیہ اینٹھتے ہین
انکو اس ہوا مین رکھتے ہین کہ ہم لوگ چین آزاد
کرائین گے اور انگلستان کو تمہارا حامی بنائین گے
یہ اجرتی انسان ہمدرد یورپ کے اخبارون مین طرح
طرح کے جھوٹے قصے بیان کرتے ہین - ترکون
کو ظالم اور پرلے درجے کا بدمعاش بناتے ہین -
بلغاریہ - رومانیا - سرویا مانٹینگرو وغیرہ جن مین جہان
عیسائی بہادر آباد ہین یہ باغیانہ وعظ کہتے اور
انکی مذہبی حرارت کو بھڑکاتے ہین - رسالہ مذکور صفحہ نمبر ۲۶
پر " بعض مسیحی مصنف یہ فرماتے ہین کہ اس بیسوین
صدی مین مسلمانون کو جسطرح ہو عیسائی بنا لینا
چاہیے - یہ اس صدی کی خصوصیت ہونی چاہیے
مگر نہین یاد رہے کوئی شریف مسلمان مالی فائدہ کیواسطے
عیسائیت قبول نہین کریگا . . . کیا یہ مذہبی اور
پادری حضرات خود بھی اپنی انجیل کو سچی انجیل اور
اسکے افسانون کو الہامی سمجھتے ہین . . . . . .
مسلمان اپنے مذہب کو کہین زیادہ سادہ اور قابل
عمل پاتا ہی . . . اسکا مذہب صرف افریقہ ہی مین
نہین گھر کرتا چلا جا رہا ہی - یورپ اور امریکہ مین بھی
بہت سے روشن خیال اور محقق اسکی صداقت اور
تاریخی عظمت پر جان دیتے ہین - ہمارے عیسائی
دوست خود اسکے اقراری ہین کہ ایشیا اور افریقہ مین

اسلام کی رفتار نہایت تیز ہے اور زمانہ حال کی تحقیقات
جسکے ساتھ فوجی لشکر اور باقاعدہ کوشش کرنے والی
سوسائٹیان ہین اسکے سامنے ناکام رہی ہے -
صفحہ نمبر ۳۰ . . . . . ہم اپنی خیالات ایسی مین دیکھتے
ہین کہ ہم ترکی حمیت اور شجاعت کے ساتھ اپنے ملک
کو بچائین - جو قوم یورپ کی مشترکہ قوتون سے صدیون سے
برابر لڑتی بھڑتی چلی آئی ہے وہ فراخی مین کم نہ ثابت
ہوگی - اگر مسیحی دنیا یہ چاہتی ہے کہ اس اسلامی
سلطنت کو نیست و نابود کر دے - تو اسکو یہ
دیکھنا پڑیگا کہ وہ "سک مین" مریض کی حیثیت سے
کبھی نہیں جان دیگی - بلکہ ایک مرد اور شیر دل
بہادر کیطرح جان دیگی جو اپنی قوم و ملت کی
خاطر [illegible] لڑیگی اور اسی سے مر مٹے گی "
دیکھا [illegible] اس رسالہ [illegible] اقتباسات - ایسے
[illegible] قلم [illegible] اور بالکل بزدلانہ حملے سلطان
کی [illegible] - ترکی کے معاملات اور اسلام پر برابر
[illegible] ہین - یہ گروہ کی سیریز (سلسلہ) جو
سلطان [illegible] والمکرم کے خلاف نکلی ہے تو کوئی تعجب
نہین جہان وہ رسالے عزت اور احترام سے رکھے

لوکل بائسکوپ

ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں
شہر میں سیر کرتے ہوئے ہوا خوری کرکے لوٹا تو
جھٹ پٹا ہوگیا تھا لال باغ کے میدان میں دیکھا کہ
گیس کی لالٹین جل رہی ہے اور خیمہ شامیانے تنے
ہوئے ہیں کچھ دوکانیں رتیولی وحلوائی بھی دوکانیں
لگائے ہیں انگریزی باجا بج رہا ہے۔ دریافت
معلوم ہوا کہ بائسکوپ کا تماشا ہے۔ چونکہ تھیٹر و سرکس
وغیرہ صدہا تماشے دیکھ چکا تھا یہ نیا نام سنکر شتیاق
پیدا ہوا۔ کرسی پر بیٹھا ... تماشا ... تماشاگاہ
کھلا۔ اور جلسوں میں روشنی کا انتظام زیادہ ہوا کرتا
ہے اسمیں تاریکی کا اہتمام تھا۔ خلاصہ یہ کہ
عجیب طرح کا تماشا نظر آیا۔ بیس پچیس تماشے
دکھائے گئے اور ایک سے ایک اعلیٰ۔ اصل
میں وہ سب تصویریں تھیں سب کام کرتی تھیں۔ ایک
مکان نہایت پرتکلف دکھایا اوسمیں ایک میم بیٹھی ہوئی
لکھ رہی ہے۔ ایک صاحب بہادر نے میم کے حکم سے
دوڑ دوڑ کر ... کے کام انجام کیے ایک مکان
دکھایا کہ جسمیں سے کچھ مرد و عورت نکل نکل کر ادھر
ادھر جانے آنے لگے۔ ایک صندوق بہت بڑا
زینہ پر سے ڈھلک کر ایک بڑھیا میم پر گرا کہ
وہ اوسکے صدمہ سے گر پڑی کچھ لوگ آئے اور
اوسے اوٹھا کر لے گئے۔ ایک ہرا بھرا پیڑ یا
پھلا پھولا باغ دکھایا۔ صاحب لوگ اور میم صاحب
ملاقات کرتے تھے۔ ایک کمرہ دکھایا جسمیں صاحب لوگوں
اور میموں اور بچوں کا ناچ دیر تک ہوا کیا۔ ایک مرتبہ
ایک میم سے ایک صاحب کی بوس وکنار ہونے لگا۔
گویا ادا ... کی ... ایک تیسرا شخص
(رقیب) ... لگا ... (... کی)
مرگیا ...
ڈاکٹر آیا علاج کیا۔ ایک پہلوان آیا بھاری بھاری
گولے اوٹھا کر کسرت کرنے لگا۔ ایک مرتبہ ناچ میں
کئی رنگ ہوگئے (اب ناچ رنگ کے معنے سمجھ میں آئے)
ہر مرتبہ مختلف رنگوں کے پوشاک بلکہ کبھی مرد عورت
کبھی عورت سے مرد دکھائی دیئے۔ ریلوے اسٹیشن
پلیٹ فارم پہاڑ دریا پر ریل چلتی گھوڑے دوڑتے
ہوئے سڑکوں پر گرد اوڑتی ہوئی۔ ایک صاحب
کبھی ہنستے کبھی روتے تھے۔ کسی قسم کے آئینہ سے
ایسا دیکھنا چنداں تعجب خیز نہیں لیکن حیرت ناک یہ ہے
اوسکا عمل درست پہونچا دوڑنا کچھ تماشا پر خانہ ...
کا بیٹھنا آگ کا لگ جانا اور یہ سب کچھ کی پوری پوری حالت
دیکھ پڑتی تھی۔ درحقیقت دانایان فرنگ کا کام
قابل داد ہے۔

راقم
کے ۔ پی

اڈیٹر۔ شاید معلومات دنیا کا بائسکوپ آنکھ کھول کے دیکھنے
کا اتفاق کم ہوتا ہے۔ ارے بھائی ؎

ان نینوں کا یہی بسیکھ
یہ بھی دیکھا وہ بھی دیکھ

زنانہ مردانہ گھاٹ

مسٹر پنچ ۔
آپکی تحریر کا اثر جو آپنے ایکمرتبہ لکھا تھا کہ زنانہ مردانہ
گھاٹ علیحدہ ہونا چاہیے اسقدر تو ہوا کہ چوک والے
گھاٹ پر سائن بورڈ لگا دیا گیا مگر ان گھاٹوں پر جو کچی
پل اور آہنی پل پر ہیں ہنوز توجہ نہیں ہوئی اگر مناسب
ہو تو بطور یاد دہانی کے یہ تحریر چھاپ دیجیے جس بات
میں پبلک کو نفع پہونچے تو ثواب ہے۔

راقم
کے ۔ پی ۔ ل

یہ مضمون اگرچہ "دو دھرا" گذشتہ "عید پیچھے ٹر" بالفعل
ہمارا ریجہ شکست ہے۔ مگر ایک پورلی محترم۔ لائق۔
نامہ نگار کی شلاق ہے۔ ہم مارے درج ہے۔

لکھنؤ کی دوالی

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دلکا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

گرو پنچ! ڈنڈوت ۔ بھئی لکھنؤ میں کچھ ایسی چپک ہے کہ
اب تک تمہارا نامہ نگار دھنی دیے یہاں پڑا ہے۔ محرم
دیکھا چہلم دیکھا۔ عیش باغ کے میلے ... کا میلہ۔
گڑیوں کا میلہ۔ ترنگوں کا میلہ۔ اور رام لیلا دیکھا۔ سب
ٹائیں ٹائیں فش۔ عیش باغ کے ہفتہ واری میلے کا کچھ
ایسا شہرہ تھا کہ مجبورا جائزہ لینا پڑا تھا۔ مگر لاحول میلا تھا
نہ میلے کی دم اس سے کہیں اچھا ہمارے عظیم آباد
(پٹنہ) کا سوموار کی میلا ہے جو ساون کے مہینہ میں ہر
پیر کو ہوتا ہے اور سب میلوں کا باوا آدم ہمارے یہاں کا
چھتر کا میلہ ہے جسکا جواب ہندوستان میں نہیں۔
جو اوس میلے کو دیکھ چکا ہے وہ لکھنؤ کے ٹٹ پونجیے
میلوں کو کب خاطر میں لائیگا۔ رہا ترنگوں کا میلہ اسمیں
البتہ جدت تھی۔
اب دوالی آئی تو جو مجھ سے ملنے آتا ہے یہی کہتا ہے
"لکھنؤ کی دوالی دیکھیے گا" ادھر وزیر مرزا آئے
کہنے لگے "یہاں کی چھوٹی اور بڑی دوالی ضرور دیکھیے"
یہاں بھی ضرور دیکھونگا۔ امیر مرزا آئے کہنے لگے
"بس یہاں کی دوالی دیکھنے ہی کے قابل ہے" نا جناب
ابو صاحب آئے فرمانے لگے "بشن مرزا! ذرا مولوی
صاحب کو یہاں کی دوالی دکھلانا" اور بشن مرزا
ہیں کہ تین دن پیشتر سے یاددہانی کر رہے ہیں کہ
"مولوی صاحب ضرور چلکر یہاں کی دوالی کا لطف اوٹھائیے"
اچھا بھئی ضرور چلونگا یاران طریقت کی اشتعالک اور سیر
اپنا منچلا دل۔ یا اللہ یہاں کی دوالی میں کیا ہے
جو تم آتا ہے اوسکے دیکھنے کے لیے پھڑکتا ہے۔
خیر صاحب چھوٹی دوالی آئی اور بندہ درگاہ اپنی
نامہ نگاری کی وردی سے لیس ہو چل کھڑے ہوئے سینہ ا
بشن پادی ور ہمراہ تھے کشمیری محلے سے غلام حسین کا
پل ناگھتے اکبری دروازے ہوتے۔ اور وہاں سے
سیدھے گول دروازے۔ پھر وہاں سے لوٹے تو
اکبری دروازے ہوتے ہوئے غلام حسین کے پل
سے کشمیری محلے یعنی اپنی مخبری منزل پر پہونچ گئے۔ یہ تو
چھوٹی دوالی کی حقیقت تھی بڑی دوالی کا مرقع آگے
چلکر کھینچونگا۔ پہلے یہ بتا دوں کہ اس چھوٹی دوالی میں
کیا کیا دیکھا کشمیری محلے سے غلام حسین کے پل تک
بالکل کشمیری ہی کشمیری بھرے ہوئے ہیں۔ مگر یہ
سب کچھ ایسے بے لوت بیٹھے ہیں کہ کہیں بھی شتابی
روشنی نظر نہ آئی۔ چوک پر صرف ایک دکھ ...
شاہدان بازاری کے کمرے پر تین چار۔ دیولیاں جلائی
تھیں سر پر اونکے شباب کے چراغ سحری ہونے کی خبر دے
رہی تھیں۔ اور سارا اندھیر الحمد تھا سمجھا کہ
چھوٹی دوالی ہے اسمیں شاید کچھ انتظام نہوتا ہو۔
بڑی دوالی کے دن کچھ لطف اوٹھے گا۔ بشن مرزا
سے پوچھا کیوں بھئی یہاں کی چھوٹی دوالی کا تو دوالہ
نکلا ہوا تھا"۔ ڈھول کے اندر پول فرمانے لگے "جی ہاں!
کل لطف دیکھیےگا"۔ "بہت بہتر"۔ اللہ اللہ کرکے بڑی
دوالی بھی آئی۔ اور بشن مرزا کے ساتھ چل کھڑا ہوا
میاں علی نواب بھی ساتھ ہوئے۔ پھر اوسی طرح
اپنے مکان جنت نشان سے غلام حسین کا پل ناگھتا
اکبری دروازے ہوکر۔ اور وہاں سے گول دروازے
طبیعت ایسی کڑھی کہ کچھ کہہ نہیں سکتا۔ تمہارے
شہر کے خلاف کچھ کہوں تو تم ضرور بگڑوگے۔ مگر حقیقت
میں تمہارے یہاں کی دوالی نہیں دوالہ ہے۔ خدا
جانے یہاں کے ہندو خصوصا کشمیری جو سب سے زیادہ
فارغ البال اور خوشحال نظر آتے ہیں۔ کیوں ایسے

؎ حقیقت حال کیا معلوم۔ اڈیٹر

مطبع شام اودھ لکھنؤ نیا گاؤں میں محمد سجاد حسین نے چھپوا کے شائع کیا

روح حیات
روح حیات کے خواص
روح حیات کے مفید ہونے کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے
قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنے
مردمی کا بکس
بال اڑانے کا تیل
تریاق طاعون
روغن

پنجرے پنجرے کے جھنجھوڑنے لگی اور کبھی کبھی اوسکا منہ پھیر دیا۔ تم نے جب یہ حالت
بھی تو ہوا کے دیوتا کو پرنام کرکے ناؤ کنارے باندھ دی۔
شیولنی کے پنجرے کا بھی ہو بہو یہی حال ہوا۔ تھوڑا سا دن چڑھا تھا
کہ ہوا نے ... باندھا۔ بڑا بجرا مخالف ہوا مین نہ جا سکا۔ ملاحون نے اسکو
... پاس کے گھاٹ پر باندھ دیا۔
تھوڑی دیر مین اوس پنجرے کے قریب ایک نائن پہونچی۔ بیاہی عورت۔
کنارہ دار ساری پہنے ہوے۔ ساری کا آنچل رنگا ہوا۔ ہاتھ مین مہاور
رکھنے کی ٹوکری۔ پنجرے پر بہت سے سیاہ داڑھی والون کو دیکھکر اوس نے
گھونگھٹ نکال لیا۔ وہ لوگ بھی نائن کو چپ چاپ گھور رہے تھے۔
ایک مقام پر خشک بالو مین شیولنی کے لیے کھانا پک رہا تھا۔ ابھی تک
ہندو پن باقی ہے۔ ایک برہمن کھانا پکا رہا تھا۔ ایک ہی دن مین معشوقان
بازاری کی کیفیت نہین پیدا ہو سکتی!۔
فاسٹر کا خیال تھا کہ اگر شیولنی بھاگ نہ گئی یا جان پر کھیل نہ گئی تو وہ کسی نہ کسی روز
ضرور میرے پاس بیٹھکر غیر قوم کے لوگون کے پکائے ہوے کھانے کو مزیدار
سمجھکر کھانے لگی۔ مگر ابھی جلدی کیا ہے؟ ممکن ہو کہ عجلت مین سارا کام بگڑ جائے
ان باتون کو سوچ سمجھکر اوس نے اپنے ملازمون کے مشورے سے ایک برہمن
شیولنی کے ہمراہ کر دیا۔ برہمن کھانا پکاتا تھا اور اوسی کے پاس کھڑی ہوئی
ایک خادمہ اوسکی مدد دے رہی تھی۔ نائن نے اوس خادمہ کے قریب
جاکر کہا۔
"تم لوگون کا کدھر سے آنا ہوا؟"
خادمہ کا دھن بگڑ گئی۔ اور نائن کیون نہ چھوتی۔ انگریز کی ملازم تھی یا نہین کہنے لگی

"تجھے ان باتون سے سروکار۔ ہم ہگلی کلکتے سے آتے ہین۔"
نائن نے متحیر ہو کر کہا۔ "میرا کچھ اور منشا نہ تھا۔ مین نائن ہون۔ یہ پوچھتی
تھی کہ تمھارے پنجرے مین کسی کو میری خدمت کی ضرورت تو نہین ہے؟"
خادمہ کسی قدر نرم پڑی۔ کہنے لگی۔ "اچھا۔ مین جاکر پوچھے آتی ہون۔" یہ کہکر
وہ شیولنی سے پوچھنے گئی کہ اوسکو مہاور کی ضرورت تو نہین ہے۔ وجہ جو کچھ ہو
مگر شیولنی اس فکر مین تھی کہ کسی طور پر اپنا جی بہلائے۔ کہنے لگی۔ "ہان۔
مہاور لگاؤنگی۔" پہرے والون سے اجازت لیکر اوس خادمہ نے نائن کو
پنجرے مین بھیج دیا۔ اور خود کھانا پکانے کے انتظام مین مشغول رہی۔
شیولنی کو دیکھکر نائن نے اپنا گھونگھٹ کسی قدر اور لمبا کر لیا۔ اور اوسکے
پاؤن کو اپنے ہاتھ مین لیکر مہاور لگانے لگی۔ شیولنی کچھ عرصے تک نائن کی طرف
بہ غور دیکھتی رہی۔ پھر کہنے لگی۔
"نائن تمھارا گھر کہان ہے؟"
نائن نے کچھ جواب نہ دیا۔ شیولنی نے پھر پوچھا۔
"نائن۔ تمھارا نام کیا ہے؟"
پھر بھی کچھ جواب نہ ملا۔
"نائن تم روتی ہو؟"
نائن نے دھیمی آواز سے کہا۔ "نہ"
"روتی تو ہو۔" کہکر شیولنی نے نائن کا گھونگھٹ کھول دیا۔ واقعی نائن
رو رہی تھی۔ گھونگھٹ کھل جانے سے نائن کے ہونٹون پر کچھ مسکراہٹ آگئی۔
شیولنی کہنے لگی۔ تمھارے آتے ہی مین نے پہچان لیا تھا۔ میرے سامنے
گھونگھٹ!۔ کیا خوب! تم یہان کہان سے آگئین؟"

ناؤ اور کوئی نہ تھی۔ وہی شیولنی کی نند سندری تھی۔ سندری نے
اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھ کر کہا۔ "جلدی جاؤ۔ میری ساری تم پہن لو۔
میں تمہارے دیتی ہوں۔ یہ مہاور کی ٹوکری ہاتھ میں لے لو۔ گھونگھٹ
لیے ہوئے حجرے سے باہر نکل جاؤ۔"
شیولنی نے ان باتوں کی طرف توجہ نہ کی۔ پوچھنے لگی "تم آئیں کیونکر؟"
سندری۔ "میں کہاں سے آئی۔ اور کیونکر آئی؟ اسکا حال پھر موقع پر
کہوں گی۔ تمہاری ہی تلاش میں یہاں آئی ہوں۔ لوگوں نے کہا گنگا کی طرف
پالکی گئی ہے۔ صبح اوٹھکر میں نے کسی سے کچھ بات نہ سنا۔ پا پیادہ گنگا کے
کنارے چلی آئی۔ وہاں لوگوں سے معلوم ہوا کہ تمہارا بجرا اوتر گیا ہے
میں ادھر چلی جب تھک گئی تو ناؤ کرایہ کرکے تمہارے پیچھے پیچھے چلی آئی۔
تمہارا بجرا تیز نہ جا سکا۔ میری چھوٹی ناؤ تھی۔ اسی سبب سے اسقدر جلد تم
مجھے ملگئیں۔

شیولنی۔ تم اکیلی کیونکر آئیں؟
شیولنی کے دلمیں آیا کہ "تو کلوٹی صاحب کی پالکی پر چڑھکر کیونکر چلی
آئی" کہہ دے۔ مگر موقع محل دیکھکر یہ جواب دیا۔
"میں اکیلی نہیں آئی۔ میرے شوامی میرے ساتھ ہیں۔ ہم لوگوں نے
اپنی ناؤ تھوڑا فاصلے پر روک لی اور میں وہاں سے نائن بنکر یہاں چلی آئی۔"
شیولنی۔ پھر اب؟
سندری۔ پھر اب تم میری ساری پہن لو۔ یہ مہاور کی ٹوکری ہاتھ میں
لے لو اور گھونگھٹ نکالے ہوئے بجرے سے اوترکے چلی جاؤ۔ کوئی
بھی تمھیں پہچان نہ سکے گا۔ کنارے کنارے چلی جانا۔ چھوٹی ناؤ پر

ناؤ پر سوار ہو تم دیکھتے ہو کہ یہ باندا‌ق اور خوش طبع باد سحر چھوٹی چھوٹی
لہروں سے دریا کو سجاتی ہے اور پھیلے ہوئے دو چار اودے اودے بادلوں کے
ٹکڑوں کو ہٹا کر آسمان کو خوشنما بناتی ہے۔ دریا کے کنارے والے
پودوں کو مزے مزے سے نچاتی ہے۔ جو عورتیں نہانے میں مشغول ہیں ان سے
چہلیں کرتی ہے۔ ناؤ کے نیچے پہونچکر تمکو میٹھا میٹھا گانا سناتی ہے۔ تم خیال
کرتے ہو کہ یہ ہوا بہت ہی سیدھی سادی ہے۔ اسمیں شوخی اور شرارت
نام کو نہیں۔ ہروقت بشاش رہتی ہو! دنیا میں اگر ہر شے ایسی ہی ہوتی
تو پھر کیا تھا! اچھا تو ناؤ کو کھلوادے! دھوپ نکل آئی۔ تم نے دیکھا
کہ لہروں پر سورج کی شعاعیں چمک رہی ہیں۔ لہریں بہ نسبت سابق
کچھ بڑی ہوگئیں۔ راج ہنس اون لہروں پر ناچتے ہوئے جارہے ہیں
جو نازنینیں نازک اندام اپنا بدن ملنے میں مشغول ہیں ان کا گھڑا اب پانی
پر نہیں ٹھہرتا بلکہ بہکتا جاتا ہے۔ لہریں اونچی ہو ہو کے ان کے شانوں تک
پہونچنے لگیں۔ جو عورتیں کنارے پر آگئیں ان کے قدموں پر جا کر لہریں
لوٹ جاتی ہیں اور اپنا ماتھا دے دے پٹکتی ہیں۔ شاید یہ کہتی ہیں کہ ان
قدموں پر ہمیں پڑا رہنے دو۔ اگر اور کچھ نہ ہو سکا تو پاؤں کی مہاور کا رنگ
چھوڑا چھڑا کے اپنے بدن میں لگا لیتی ہیں۔ تھوڑی دیر میں دیکھا کہ ہوا کی
آواز رفتہ رفتہ بھاری ہونے لگی۔ اب اسمیں جے دیو کے کلام کی سی شیرینی
نہیں۔ اب وہ کانوں کے پاس بھیروں کی دھن میں نہیں بجاتی
تھوڑے عرصے میں ہوا کا شور بڑھا۔ ہاہا ہا ہونے لگا۔ دفعتہ لہریں
پر آشوب ہوگئیں۔ ماتھا اوٹھا اوٹھا کر بہت زور زور سے پٹکنے لگیں۔ اندھیرا
سا چھا گیا۔ سامنے کی ہوا ناؤ کا راستہ روک کر کھڑی ہوگئی۔ ناؤ کو

اعظم گولیان
گولیاں مقوی جسم
سرمہ اکسیر
بال اڑانیکا عرق
مشتہر حکیم ڈاکٹر ... ایس - ڈبلیو - مقام
شہر سیالکوٹ

کن کٹّا چمگادڑ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ سبل۔ سرخی۔ پھولا۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جاتا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ کو تقریباً تیس مریضوں پر استعمال کیا۔ جو موتیا بند۔ دھند۔ پھولا۔ ناخونہ۔ آنکھوں میں زخم اور غبار کے عارضہ میں مبتلا تھے ان مریضوں پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال میں مفید اور بیحد پایا۔ میری رائے میں آپکا سرمہ مثل لوڑھہ کوڑیوں بذریعہ ڈاکخانجات ہر گاؤں کے نمبر دار کی معرفت فروخت ہو جانا چاہیے تاکہ امیر و غریب آپکے سرمہ سے مستفید ہو کر آپکو دعا دیں خیر سے یاد کریں بڑی مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم وی۔ پی۔ پوسٹ بھیجدیں۔

راقم۔ ڈاکٹر مہر و مری امیر علی سیڈیکل پنجاب شفاخانہ ....

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے تیار کیا ہے بہت سی بیماریوں پر استعمال کرکے دیکھا ہے۔ اور میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ میں نے ایسا بہتر سرمہ آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا میں آنکھوں کی بیماری میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو تو اس سرمہ کا استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔ ہر طرح کی مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے۔ دھند۔ خارش۔ سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ اور سچ سچ آپنے اسقدر سستے داموں میں یہ سرمہ ایجاد کر ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے۔ ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اوٹھاویں۔ اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔

راقم۔ پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور

(۳) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے۔ آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔

العبد۔ خان بہادر حیات خان خان بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سپرنٹنڈنٹ ڈویژنل کمشنر قسمت جالندھر۔ ممبر کونسل ....

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم۔ میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا جسے تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لیے بہت مفید ہے میری آنکھیں اعلیٰ کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا۔ اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف ۴ روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں۔

راقم۔ میاں خورشید محمد خان خلف نواب حسین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال

(۵) مکرم بندہ تسلیم۔ میں آپکے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپنے اشتہار میں لکھا ہوا اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے۔ میں نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں۔

راقم۔ رام کشن گورنمنٹ پنشنر مقام ہیلی مالہ ضلع گوجرانوالہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ہمارے اشتہار کی سند ... ثابت کرے ... [illegible]

اودھ روہیلکھنڈ ریلوے ٹھیکہ شیرینی و تنقلات

اڈیٹر صاحب - پہلے کے مضمون مین ہمنے ذکر کیا تھا کہ ریلوے مذکور الصدر نے اون اشیاء کی فروخت کا ٹھیکہ جن لوگون کو عرصہ دراز سے دیا تھا - اب اونکو نوٹس دیا گیا ہے کہ اس سال کے ختم پر اونکا ٹھیکہ منسوخ کیا جائیگا -

مگر یہ امر پبلک عوام الناس پر تحقیق طور ظاہر نہین ہوا کہ کس خلاف ورزی یا سرتابی یا کس منتج سبب یا مصلحت یا مجبوری سے ایسا تغیر آمیز انتظام تجویز کیا گیا ہے اور کس موہوم امید پر آسایش عامہ کے اس چلتے ہوئے انتظام کی چلتی ہوئی گاڑی مین روڑا اٹکایا جاتا ہے - تاکہ پبلک آگاہ ہو کہ اونکی آرام اور آسایش کا کسقدر لحاظ اور پاس ریلوے کو ہے - اور ٹھیکہ داروں کو بھی معلوم ہو جائے کہ کس منتج خطا پر انسے یہ خدمت واپس لیجاتی ہے اور کون موقع انتظام کی واجبیت اور صفائی کا اونکو دیا گیا تھا - تاکہ اگر ٹھیکہ دوسرے کو دیا جائے تو وہ ان باتون سے جو باعث تنسیخ اس ٹھیکہ موجودہ کے ہوئے پرہیز کرے اور آسایش عامہ کا لحاظ رکھے - اور اگر ٹھیکہ دینا حکام ریلوے کو منظور ہی نہین تو مثل سابق مسافرون کو بھی وہی دقت اور تکلیف پہونچے گی جسکے رفع ہونے کے لحاظ سے یہ انتظام ٹھیکہ ہوا تھا اور اچھی طرح سے ابتک چلا کیا -

اور اگر اپنا انتظام بطور خود منظور ہے تب بھی پبلک مین ظاہر ہونا چاہیے کہ کون انتظام زیر تجویز ہے - کیونکہ ہندو مسلمان وغیرہ مختلف دین و مذہب کے مسافر ہوتے ہین - پس اونکے خورد و نوش کی اشیا کے واسطے الگ الگ انتظام بجز بڑے بڑے اسٹیشنون کے ہر جگہ آسانی سے چل نہین سکتا اور تکالیف مایحتاج رفع نہین ہو سکتین اور آج بفرض محال ہم مان بھی لین کہ ایسا خاطر خواہ کوئی انتظام ریلوے سے ہو سکا اور تمام چھوٹی بڑی وقتین ریلوے کے حکام اور اوسکے ملازمین نے اپنے سر اوٹھالین تو بھی کیا اطمینان ہوگا کہ ایسا انتظام اس قابل ہو گا کہ پبلک کو ہر جگہ اور ہر اسٹیشن پر تسکین اور آرام [illegible]

دینے والا لائق شکریہ و امتنان ہو اور ریلوے کی بہ تکلیف فرائی مسافرت ہو -

جا مر کہ بعض خود غرض چالاکون نے چند اخبارات مین فرضی نام سے شکایات بے سر و پا مضامین چھپوائے ہین اوسکا یہ حال ہے کہ محض ذاتی مفاد اور اغراض سے اوسوقت ایسا ہوا ہے جب اونکو معلوم ہو چکا کہ ریلوے کا ایسا ارادہ ہے اور اس گروہ مین وہی لوگ اکثر ہین جو ریلوے دفترون مین کام کرتے ہین جسکا ہم انشاء اللہ ثبوت پیش کرینگے اور وہ جو ہونگے کہ نفع ذاتی ہی ترکیب سے حاصل کرین اور بجز نہین کچھ حکومت تو ریلوے نوکرون کو اس انتظام جدید سے حاصل ہو جاتی ہے -

بعض اخبارات بھی اسی دھوکے مین آکر یا کسی غرض سے اپنی ذاتی بات بنانے یا ناظرین مین سکہ جمانے کیواسطے ڈینگ مارتے ہین کہ ڈیلی ٹیلیگراف پیسہ اخبار یونین گزٹ - اودھ پنچ کو شکایات کو ہم آواز لکھتے ہین - چنانچہ نیر اعظم اپنے پرچہ ۹ - نومبر سنہ ۱۹۰۶ع مین ایسا ہی بتاتا ہے

ہم اوس سے پوچھتے ہین کہ اگر اسنے ان سب اخبارون کے مضامین متعلقہ مسئلہ مابہ النزاع کو بخوبی اور بالاستیعاب دیکھا ہے اور سمجھا ہے تو پھر یہ غلط بیانی کیون - خیر یہ غلطی دو باتون کا پتا دیتی ہے کہ یا تو وہ یہ سمجھتا ہے کہ جیسی احول نظر اوسکی ہے - ویسی ہی اوسکے ناظرین اور حکام ریلوے کی ہے یا دھوکا دینا ہے - کیا معنی کہ اودھ پنچ مین کبھی کسی ایسے متلون المزاج نامہ نگار نے تحریرین نہین شایع کرائین جو اون شکایات لایعنی پر مشتمل ہوتین - جنکا ذکر ہے - بلا تمیز اس بات کو زبان قسم پر لانا کہ یہی اخبارات اس ٹھیکے کی برائیان اور نقص دکھا رہے تھے - سراسر غلط اتہام اس غرض سے ہے کہ یہ بھی اوسکے کسی نفع کی طمع مین ساتھی سمجھے جائین اور وہی مثل ہو -

ع

مین تو ڈوبا ہون تجھے یار بھی لے ڈوبونگا

مختصر یہ ہے کہ ایسے غرضمند کج بیان ژولیدہ زبانون کی بات پر اعتبار کرنا ہی کیا جو دو مونہے سانپ بنے بیٹھے ہین -

باقی یہ دیکھنا ہے کہ موجود ٹھیکیدارون کے [illegible] اور نہ کوئی [illegible] ثبوت پہونچا کہ کوئی نقصان یا خرابی یا شکایت عام ہے جسکا رفع کرنا حکام ریلوے کا فرض ہونا چاہیے -

پس جدید بندوبست کرنا کس مقصد کا الزام ہو سکتا ہے -

اور اگر کوئی انتظام جدید ہوا تو پھر اسکے انواع انواع شکایات اور تکالیف کا دروازہ کھلجائیگا اور درد سر حکام ریلوے پریشان ہونگے اور نتیجہ نکلنا معلوم -

جسقدر لوگون نے اس فصل مین وہمی اور خیالی شکایتین پیش کی ہین کسی نے معلوم اور پہلے والا ایسا انتظام اور بندوبست نہین بتایا کہ نفع مسافران ریلوے اور رفع شکایات کا مسلم نسخہ ہو کوئی نکوئی خرابی اوسمین ضرور رہتی اور رہتی رہتی ہے - اور اندیشہ ہے کہ مسافر اور بھی تکلیف اوٹھائینگے - پس ہمارے نزدیک مناسب یہی ہے کہ اس

ہر کہ آمد عمارت نو ساخت

کی کارروائی سے پہلو تہی کیجائے اور جسطرح کام چل رہا ہے اوسیطرح ٹھیکہ بحال و برقرار رہے - زیادہ سے زیادہ اطمینان کیواسطے ٹھیکہ کے شرائط اور قیود مین ترمیم اور اضافہ کردیا جائے کہ پبلک کو بھی نفع و آسایش پہونچے اور منتظم حکام ریلوے کو بھی فضول دماغ سوزی سے مہلت ملے -

کیونکہ ہندوستان کے طبقہ متوسط کے مسافر مختلف مذاہب اور حیثیت اور اعزاز کے لوگ ہوتے ہین - کوئی ایسا انتظام جو سبکو راحت و آسایش دے بدون اسطرح کے ٹھیکے کے جیسا موجود ہے آرام آسانی کے ساتھ چل نہین سکتا - پھر اوسکو اور اوٹھانا چھیڑنا بنانا مفت خدا [illegible] دقتین غور کرنا اور سمجھانا نہین تو کیا ہے -

راقم

تلسی رام تکم

مطبع شام اودھ لکھنؤ نیا گاؤن مین محمد سجاد حسین نے چھپوا کر شائع کیا

THE AVADH PUNCH
اودھ پنچ

شیولنی - ہان کہونگی - تمہارے پوچھنے کی ضرورت نہین - مین خود کہے
دیتی ہون - مجھ سے صاحب نے اسوقت تک ملاقات بھی نہین ہوئی - اگر
میرے سوامی مجھے لین گے تو اونکا دھرم نہ جائیگا -
سندری - مجھے نہین ذرا بھی شک نہین کہ تمہارے سوامی تمکو لین گے
وہ بڑے دھرم کے آدمی ہین - بیدھرمی نہ کرین گے - تو اب بیکار باتون
مین وقت گزارنے کی ضرورت نہین -
شیولنی تھوڑی دیر تک خاموش رہی آنکھون مین آنسو بھر آئے - آنسو
پونچھکر کہنے لگی - "مانا کہ مین کبھی اونکے سوامی نے مجھے لے لیا - مگر یہ کلنک
کا ٹیکا کبھی مٹ سکتا ہے ؟"
سندری نے کچھ جواب نہ دیا شیولنی پھر کہنے لگی -
" اسکے بعد محلے کے لڑکے لڑکیان میری طرف اونگلی اوٹھا کر کہین گے
یہ وہی ہین جنکو انگریز لے گیا تھا - اگر کبھی میرے لڑکا ہوا تو اوسکی نک چیشی
مین کون میرے گھر کھانے آئیگا ؟ اگر کبھی لڑکی ہوئی تو لوگون اچھی ذات
کا برہمن اوسکے ساتھ اپنے لڑکے کا بیاہ کریگا ؟ میرے پلٹ جانے پر کون
ان باتون کو یقین کریگا کہ میرا دھرم قائم ہے ؟ مین گھر جا کر کسی کو کیا منہ دکھاؤنگی
سندری - جو قسمت مین بدا تھا آگے آیا - اب اوسکا کیا علاج - کچھ نہ کچھ
بہت تو ہمیشہ رہے گی - پھر بھی اپنے گھر تو رہوگی -
شیولنی - کیسی سکھ مین ؟ کس سکھ کی امید مین اتنی مصیبتین جھیلنے کے
لیے گھر پلٹ جاؤن ؟ - نہ باپ - نہ مان - نہ دوست - نہ ـــــ
سندری - سوامی تو ہے - یہ عورت کا جنم اور ہے کسکے لیے ؟
شیولنی - سب کچھ تو تمکو معلوم ہے -

سندری - ہان معلوم ہے کہ دُنیا کی پاپی عورتون مین تم سے بڑھکے
پاپی کوئی نہین - تمہارا سا شوہر اس دنیا مین ملنا مشکل ہے مگر تمہارا دل
اونکی طرف مائل نہین ہوتا - وجہ یہ ہے کہ وہ اوس طرح کی خاطر نہین کر سکتے جس طرح
بچے اپنے کھیل کی تصویرون کی خاطر کرتے ہین - ایشر نے اونکو کھلونے کی طرح رنگ کر
نہین بنایا - ہان آدمی بنایا ہے - وہ دھرماتما پنڈت - تم پاپی - تمکو وہ کیون
پسند ہونے لگے - تم اندھون سے بڑھکر اندھی ہو - اسی لیے یہ نہین
سوچتا وہ جتنی محبت تمہارے ساتھ کرتے ہین اوس سے بڑھکر کوئی کسی
عورت کو نہین چاہتا - نہ معلوم اون جنم مین تم نے کیا کیا تھا کہ اب کام کیے ہین
جو ایسا اچھا سوامی پایا ہے - خیر ان باتون کو جلنے دو اسوقت ایسی باتون
کی ضرورت نہین - اگر وہ تم سے محبت نہ بھی کرین تب بھی ایسے آدمی کی خدمت
کرنے سے زندگی سوارت ہو جائے گی - اب دیر کیون کرتی ہو ؟ مجھے غصہ
آرہا ہے -
شیولنی - دیکھو - اگر میرے میکے مین کوئی ہو تا تو مین وہان جا کر رہتی - اب مین
یا تو کاشی جا کر بھیک مانگ کھاؤنگی یا پانی مین ڈوب مرونگی -
اسوقت مونگیر جا رہی ہون - دیکھون تو مونگیر کیسا ہے - دیکھون آج وہان
مین بھیک ملتی ہے یا نہین - اگر مرنا ہی ہے تو مر جاؤنگی - مرنا تو اپنے
ہاتھ ہے - اسوقت مرنے کے سوا میرے لیے چارہ ہی کیا ہے ؟ چاہے
مرون یا زندہ رہون یہ بات مین ٹھان لی ہے کہ گھر نہ جاؤنگی - تم نے
بیکار میرے لیے اتنی تکلیف اوٹھائی - تم پلٹ جاؤ - مین نہ جاؤنگی تم
سمجھ لینا کہ مین مر گئی تم یقین رکھو کہ مین مر جاؤنگی - تم جاؤ -
اوسوقت سندری کے منھ سے ایک بات نہ نکلی - آنسوؤن کو ضبط

لرکے اوٹھ کھڑی ہوئی پھر کہنے لگی۔

"ایشر سے اُمید ہے کہ تم جلد مروگی۔ دیوتاؤن سے ہزار دل سے دعا مانگتی ہون کہ تمکو مرنے کی ہمت ہو۔ مونگیر پہونچنے کے پہلے ہی تمہین موت آجائے۔ آندھی آئے۔ طوفان اوٹھے۔ ناؤ ڈوبے مگر مونگیر پہونچنے کے پہلے تمہین موت آجائے۔"

یہ کہکر سندری بجرے سے باہر آئی۔ مہاور کی ٹوکری پانی مین پھینکدی اور اپنے شوہر کے پاس واپس چلی گئی۔

میرے سوا فی الفور ہو گئے۔ تم دو گھڑی ٹھہر کر او بے شرم بے فکر ناؤ پر سوار ہوجانا۔ تمھارے جاتے ہی وہ ناؤ کھول دینگے اور تمہین گھر پہونچا دین گے۔

شیولنی دیر تک سوچتی رہی۔ اوسکے بعد کہنے لگی۔ اور تمھارا کیا حال ہوگا؟

سندری۔ تم میری فکر نہ کرنا۔ بنگالے مین ایسا کون انگریز ہے جو سندری برہمنی کو ناؤ مین بند کرکے روک لے؟ ہم برہمن کی لڑکی ہین۔ برہمن کی بیوی ہین۔ اگر ہم اپنے دل کو مضبوط رکھین تو دنیا مین ہمپر کوئی آفت نہین آسکتی۔ تم جاؤ۔ جسطور پر ہوگا رات تک مین بھی گھر پہونچ جاؤنگی۔ مصیبت مین ایشر ہماری مدد کریگا۔ تم اب دیر نہ کرو۔ تمھارے سندوقی نے ابھی تک کھانا نہین کھایا۔ دیکھین آج اوسکو کھانا ملتا ہو یا نہین۔

شیولنی۔ اچھا۔ اگر مین گئی بھی تو کیا گھر مین گھسنے پاؤنگی؟

سندری۔ خوب! کیا خوب! گھر مین کیون نہ گھسنے پاؤگی؟

شیولنی۔ سمجھو دیکھو۔ مجھے انگریز نکال لایا ہے۔ اب میری ذات کہان باقی ہے؟

سندری متحیر ہوکر شیولنی کے چہرے کو بغور دیکھنے لگی۔ اس انداز سے دیکھ رہی تھی کہ شیولنی کے دل کا بھید دریافت کرلے۔ جیسے بین کی آواز سے سانپ اپنا پھن جھکا لیتا ہے۔ اوسیطرح شیولنی نے اپنی گردن جھکا لی۔ سندری نے کسی قدر مردانہ آواز سے پوچھا۔

"۔۔۔ سچ سچ کہنے گی؟"

شیولنی۔ کہونگی۔

سندری۔ اسی گنگا پر۔

ہند کیواسطے گھروندے کے کھلونے

[illegible] دیوان [illegible]
کے [illegible] نکی ایک کسی سے کہا ڈاکٹر صاحب
میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے اسکو منبر دو کا مکسچر
کہا لیکن - پیچیدا سے ہاتی سے ارہے بھی نہین ہوتا -
ایک بچارہ شش مشنی بی اے [illegible]
کی [illegible] کر رہا تھا کہ اسکی آنکھیں [illegible]
اسکی بدقسمتی کہ وہ ہمارے بے بدل ڈاکٹر صاحب
کے پاس جا پہنچا - ایسی ایسی بیہودہ بیہودہ [illegible]
کین کہ آخر کو وہ آنکھوں سے ہاتھ دھو بیٹھا اب وہ
دالٹینون کا محتاج ہے - کسی ایک پردیسی عمرو [illegible]
کو آدھے سر کا درد شدید ہوا اور اسکی وجہ سے
اسکو بخار آگیا اسمیں بیچارہ وہ مجبور رہا ہمارا اشیم
ڈاکٹر پہنچا اور اسنے کہا کہ اس لڑکے کو ٹھنڈا کرو کی
ہے دس روز تک اسکو پریشان کیا اور پھر وہ گھر بھاگا
اور وہان جاکے اچھا ہوا -
کسی سندھی اور بمبئی والے کے چہرہ پر ذرا سی
پھنسی نکلی اسکو ہمارے ڈاکٹر لائق نے کہا کہ یہ تو
بڑا پھوڑا ہوگا - نشتر لے لو - وہ کچھ کہتا ہی رہا
کہ چٹ نشتر کا سرا چبھو ہی دیا - کچی پھنسی کو چیر
پھاڑ کے رکھ ہی دیا - مہینوں وہ غریب پریشان
رہا -
کالج مین جہان اتنے اخراجات ہین ایک حکیم کیون
نہین رکھا جاتا جسکی طبیعت چاہے اسکا علاج کرے
ہان یہ ڈر ہے کہ نسخون کی بو انگریز پروفیسرون کی
تندرستی نہ خراب کرے -
ہمارے نواب صاحب بہادر ڈاکٹر پر بڑے مہربان
ہین - وہ یون کہ یہ دربارداری خوب کرتا ہے اور
خوب مصاحبت کا حق پورا کرتا ہے لڑکون سے
کیا غرض کہ وہ مرین یا زندہ رہین -
(۵) اور جو کھانے کا یہان دفتر ہے وہ بھی عجیب
ہے - اس دفتر مین بڑا اندھیر ہے - خدا کی پناہ
چھ پائی جسکے ذمہ باقی ہو اسکے نام ساٹھ روپیہ کا
بل بناکے بھیجا جائے -
محمود علی خان بھوپالی کے والد کے نام یہ بل
حال کے ترجمہ صاحب (محاسب نام صاحب)
بر سر صاحب گیا بر سر بنیاد آدم نے بنا کے
بھیجا تھا وہ بیچارے بھاگے ہوئے آئے تھے اور
انھون نے پرنسپل صاحب کے سمجھانے سے اپنا
اعتراض واپس لے لیا تھا -
مجھے یاد پڑتا ہے کہ میرے ایک بزرگ جھالرا پاٹن کی
ریاست مین بہت مدت ہوئی نوکر تھے وہ کہتے
تھے کہ وہان ایک
"بھول چوک" کی مد تھی
جس مد پر کا پتہ چلا جسکو یارون نے اڑا دیا
بس لیا اسکو اسی مد اور اسی خانہ مین قلمبند کر دیا
اسطرح سے لاکھون روپیہ بھول چوک کی مد کی
نذر ہو چکا تھا -
بالکل اسی طرح ہمارے نیچر گڑھ مین بھی جو چاہا اور
جب چاہا "Tuition" بقایا
کی مد مین دے مارا -
اور زیادہ پریشان کرنا چاہا تو ایک مد اور ہے
جسکو "Difference account"
کہتے ہین - اسمین سیکڑون کی رقم دھر گھسیٹی -
اسکی فریاد خدا کے یہان بھی نہین ہو سکتی - اور
نہ کوئی اسکی اپیل کرتا ہے - چپکے سے ٹکٹ
لیا ہوا اور گھر کا راستہ لے لیتا ہے -
کبھی کسی زمانے مین کسی کا بھائی پڑھتا رہا اور وہ
کسی بیماری کیوجہ سے چلا گیا ہو حساب باقی رہا ہو
تو اب اسکے چھوٹے بھائی سے وصول کیا
جاتا ہے -
اس دفتر سے لوگون کا ناکون مین دم ہے -
کبھی کسی طالب علم کا حساب آجتک صاف نہین
اور نہ یہ حساب کسی کی سمجھ مین آیا ہے -
خدا ہی جانے کتنے بڑے بڑے موٹے پیٹ اور
تھیلے یہان کی بدولت بھر گئے ہین - دوزخ کی آنچ سے
یہ تھیلے ڈھیلے ہونگے اسطرح تو لوٹتے ہی رہے -
موجودہ بر سر اولاد آدم (محاسب) سے پہلے ایک
اور منشی جابر رقم تھے وہ کسی وجہ سے علٰحدہ ہوئے
تو انکا راز کھلا کہ لڑکون کے سرپرستون سے
فرضی رقمونکا حساب بھیج بھیج کے ہزارون مار لیے -
اسی طرح اس وزارت کا بھی حال کھلیگا - عجیب
عجیب متدین اور لائق یہان بھرے ہین ؎
گربہ میر و سگ وزیر و موش را دربان کنند
این چنین ارکان دولت خانہ ویران کنند
(۶) یہان ایک فارن آفس (محکمۂ خارجیہ)
ہے جو لڑکون کے مضامین اور خیالات کی تحقیقات
کرتا ہے اکثر لڑکے اس محکمہ کے شکار ہو چکے ہین
جہان کسی پر شبہ ہوا اور حیدر آباد کیطرح ۱۲ گھنٹے
مین (نوٹس) لگایا جاتا ہے نکال دیا جاتا ہو
اسمین وہ لڑکے شریک ہوتے ہین جو ادھر کی
ادھر کرتے ہین - "مانیٹر" نہین - بلکہ
انتظام کے جو کھانے وغیرہ کا انتظام کرتے ہین -
ہوتے ہین مگر ایسے جو ہر مجمع مین شریک اور سب کے
دوست - کوئی اصول نہین - کوئی غرض نہین
چونکہ لفظ میان فلانے - اور پرنسپل کے
بسم - پر مرتے ہین -
- جہان نیچر گڑھ پر کوئی مضمون نکلا اور
یہ چلے اس فکر مین کہ کسنے لکھا کون ہے - ایسا
کافر - لے چلو اسکو - بھیا پنچ اینجانب تو اس سے
بے فکر ہین - خدا ہماری یادداشت کو قائم رکھے
جسمین تاریخ وار ایسے ایسے (جسکا ذرا سا انتخاب
یہان سے ہوا) واقعات درج ہین وہ کہان جائے گی
ہم تو اب نیچر گڑھ سے آزاد ہو گئے ہین - ہماری کمائی ہو چکی
اب ہم مطمئن ہین -
اب اس رام کہانی کو کہانتک طول دین - سیقدر
کافی ہے - اس سے نیچر گڑھ کی دوسری ہوا اور
راز معلوم ہو سکیگا -
گر دھم شرح ستم ہائے عزیزان غالب
رسم امید ہمانا ز جہان برخیزد
بھائی پنچ سنو تم نے دیکھ لیا کہ ملک مین کیسا رنگ ہے
"پالیٹکس" کا جوش اور مغربی زندہ دلی کی ہوا لگی ہے
ہمارے بوڑھے میان اب بھی کانگرس کی شرکت
سے منع کرتے ہین - مگر نیچر گڑھ مین خود ہی ایسا
انقلاب ہے کہ جو تعلیم یافتہ ہوکے نکلتا ہے وہ
یقینی مسلمانون کی علٰحدگی اور تنہا پسندی اور تنہا خوری
کو برا جانتا ہے - پہلی مرتبہ ایک مباحثے کا ذکر

۷-۵-۱۶   ۶-۵-۱۷

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز ناظرین میڈیکل کالج کے پروفیسران ۔ نامور ڈاکٹرون ۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ۔ ضعف بصارت ۔ تاریکی چشم ۔ دھند جالا پڑوال ۔ غبار ۔ سبل ۔ سرخی ۔ پھولا ۔ ابتدائی موتیا بند ۔ ناخنہ ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین ۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے ۔ اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی ۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص وعام اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکین ۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اول قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے ۔ خاص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۴ ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار ۔

المشتہر

پروفیسر میاسنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اِس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہی

(۱) جناب پروفیسر میاسنگھ صاحب تسلیم مین نے آپکے ممیرے کے سرمہ کو تقریباً بیس مریضون پر استعمال کیا ۔ جو موتیا بند ۔ دھند ۔ پھولا ناخونہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے ان مریضون پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویساہی استعمال مین مفید اور بیحد مفید پایا ۔ میری رائے مین آپکا سرمہ مثل پوڑیہ گورنمنٹ بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ امیر وغریب آپکے سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو دعائے خیر سے یاد کرین براہ مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم وی ۔ پی ۔ پوسٹ بھیجدین ۔

راقم ۔ ڈاکٹر چودھری امیر خان سیڈیکل انچارج شفاخانہ [illegible]

(۲) مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاسنگھ صاحب نے بنایا ہے چند نادر بچشم بیمارون پر استعمال کرکے دیکھا ہی ۔ اور مین بہت بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھون کی بیماریون کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہی ۔ مین نے اپنے تجربہ مین آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا ہی انکو استعمال کرنے مین ذرا بھی کسی قسم کی شکایت نہین ہوئی ۔ مین ہر ایک دردمند کو اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون [illegible]

مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا ۔ پانی بہنا ۔ دھند خارش ۔ سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا ۔ اور سچ یہ ہے آپنے اسقدر سستے داموں مین یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہی جسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہی ۔ ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اوٹھاوین ۔ اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین ۔

راقم ۔ پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور

(۳) مین نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھون کی بیماریون کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہی ۔ آنکھون کو تر و تازہ رکھتا ہی اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے ۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہی ۔ آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی ۔

راقم نواب محمد حیات خان بہادر سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ سی ۔ آئی ۔ ای سابق جوڈیشل کمشنر قسمت جالندھر ممبر کونسل پنجاب

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم ۔ مین نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا مین تصدیق کرتا ہون کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لیے بہت مفید ہی میری آنکھین بالکل درست ہوگئین

لگاتار ایک پہر کام کرنے سے [illegible] یہ کیفیت ہی کہ صرف ۴ روز کے استعمال سے [illegible] بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہون ۔

راقم ۔ میان خورشید محمد خان خلف نواب [illegible] بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال

(۵) مکرم بندہ تسلیم ۔ مین آپکے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہون حقیقت مین جیسا آپنے اشتہار مین لکھا ہی اس سے کہین [illegible] مین نے عینک کا لگانا بالکل چھوڑ دیا ۔ اور [illegible] عینک کے بخوبی لکھہ پڑھ سکتا ہون ۔

راقم ۔ راو ہاکشن گورنمنٹ پنشنر مقام دہلی محلہ [illegible]

مطبع شام اودھ لکھنؤ نیا گاؤں میں محمد سجاد حسین نے چھپوا کر شائع کیا

AVA PUNC

روح حیات
میں جہاد کرتا ہوں
روح حیات کے خواص
مردمی کا بکس
پتہ:- حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیا گر پروپرائٹر شفاخانہ ۱۰ - لاہور

اس گھر میں میری پیاری بیوی رہتی ہے۔ کیا اسی وجہ سے میرا دل باغ باغ ہو گیا؟ - اس دنیا میں ہر شے برتھ ہی برتھ ہے - اگر یہی ہے تو کسی سے محبت اور کسی سے نفرت کیوں ہوتی ہے؟ ایشر کا ظہور ہر شے میں ہے - جو دور دور میری کٹھری لیے آ رہا ہے اوسی کی طرف مڑ کر دیکھنے کی خواہش میرے دل میں ایک مرتبہ بھی کیوں پیدا نہیں ہوئی؟ - اور اوس شگفتہ کنول سے چہرے کے دیکھنے کے لیے میری طبیعت کیوں بے چین ہو رہی ہے؟ میں بھاگوت گیتا کے اقوال پر یقین کرتا ہوں پھر بھی دنیوی محبت کے جال میں پھنس گیا۔ اس جال کے توڑنے کو بھی نہیں جی چاہتا - اگر عمر جاودانی عطا ہو تو تب بھی دل یہی چاہتا ہے کہ یہ محبت تا ابد قائم رہے - دیکھوں کتنی دیر میں شیولنی کی صورت دیکھنے کو ملتی ہے -

دفعتہً چندر شیکھر کے دل میں گھبراہٹ سی پیدا ہوئی - ایسا نہو کہ گھر جا کر شیولنی کو دیکھنے کو نہ ملے - کیوں نہ ملے گی؟ - کہیں بیمار تو نہیں ہو گئی؟ - بیماری ہر شخص کو ہو سکتی ہے - بیماری سے شفا حاصل ہو گی - مگر بیماری کے خیال سے دل کو اتنا صدمہ کیوں ہوا؟ - چندر شیکھر نے تیز چلنا شروع کیا - اگر شیولنی بیمار ہے اور بیماری سے صحت پا جائے گی تو میں ہوم کروں گا - اگر صحت نہ ہوئی! - چندر شیکھر کے آنکھوں میں آنسو بھر آئے - سوچنے لگا ایشر نے اوسکو اس عمر میں ایسا جواہر کا ٹکڑا دیا ہو گیا اوس سے محروم کر دیگا؟ - وہ ایسا ایشر کا کون خاص بندہ ہے کہ اوسکو سوا اسکھ کے دکھ نصیب ہی نہ ہوئے؟ - ممکن ہے کہ کوئی بڑی بھاری مصیبت آ پڑے - کہیں ایسا نہ ہو کہ جا کر دیکھے کہ شیولنی نہیں ہے - کہیں جا کر یہ خبر نہ ملے کہ شیولنی کسی سخت مرض میں مبتلا ہو کر دنیا سے چلبسی - اگر ایسا ہوا تو اوسکی جان کی بھی خیر نہیں ہے -

چندر شیکھر اور تیز قدم چلا - محلہ میں پہونچ کے دیکھا کہ اوسکے پڑوسی اوسکو بہت ہی سکوت کے ساتھ دیکھ رہے ہیں - چندر شیکھر کی سمجھ میں نہ آیا کہ بات کیا ہے -

اوسکو دیکھکر لڑکوں نے چپکے چپکے ہنسنا شروع کیا - بعض لڑکے کسی قدر فاصلے سے اوسکے پیچھے پیچھے ہو لیے - بڑے بوڑھے اوسکو دیکھکر چپ چاپ علیٰحدہ کھڑے ہو گئے - چندر شیکھر کا ماتھا ٹھنکا - طبیعت پریشان ہوئی - حیرت زدہ ہو کر اوسنے کسی طرف رخ نہ کیا - سیدھا اپنے مکان کے دروازے پر پہونچا -

دروازہ بند - دروازے کو دھکا دیا تو نوکر نے باہر کا دروازہ کھول دیا - چندر شیکھر کو دیکھکر نوکر رونے لگا - چندر شیکھر نے پوچھا کہ کیا ہوا - نوکر نے کچھ جواب نہ دیا - روتا ہوا چلا گیا -

چندر شیکھر نے دل ہی دل میں اپنے دیوتاؤں کو یاد کیا - دیکھا کہ صحن میں جھاڑو نہیں دی گئی ہے - دیوا ستھان میں گرد جمع ہے - جا بجا مشعلوں کے جلے ہوئے فتیلے پڑے ہوئے ہیں - بعض بعض دروازے بھی ٹوٹے ہوئے - زنانے مکان میں گیا - دیکھا کہ ہر کمرے کا دروازہ باہر سے بند ہے - خادمہ اوسکو دیکھکر وہاں سے ہٹ گئی اور مکان کے باہر جا کے زور زور سے رونے لگی - اوسوقت چندر شیکھر نے صحن میں کھڑے ہو کے بہت ہی بیتابانہ آواز سے کہا -

"شیولنی"

کسی نے جواب نہ دیا - چندر شیکھر کی آواز سنکے روتی ہوئی خادمہ بھی خاموش ہو گئی -

چندر شیکھر نے پھر پکارا - مکان مین آواز بازگشت پیدا ہوئی - مگر کسی نے
جواب نہ دیا -
بحقت شیوسنی کی خوشنما کشتی پر انگریزی سرخ پھریرا اوڑ رہا تھا اور
ملاح لوگ کھروا کی تانین اوڑا رہے تھے -

چندر شیکھر کو سارا حال معلوم ہوا -
چندر شیکھر نے سالگرام کی مورت کو سندری کے باپ کے گھر پہونچا دیا - برتن بھانڈے
کپڑے لتے اور گرہستی کی چیزین غریب پڑوسیون کو بلاکر دیدین - شام تک
یہی سب کام کرتا رہا - شام کے وقت اپنی بیش بہا اور جان سے زیادہ
عزیز پڑھنے کی کتابون کو ایک ایک کرکے ایک مقام پر جمع کیا - ایک ایک کتاب کو
صحن مین پھیلا کر رکھا - کبھی کبھی کسی کتاب کو کھولکر دیکھا - پھر بغیر پڑھے ہوے کتابون
کو باندھ کے صحن مین ڈھیر کر دیا اور اوسمین آگ لگادی -
آگ جلی - پران - تواریخ - شاعری - قواعد وغیرہ کی کتابین جلنے لگین -
منو - جاگیولکت - پراشر وغیرہ کی تصانیف اور مختلف علوم و فنون کی کتابین
جلنے لگین - جنکو بہت مشکل ہو نہیں کیا تھا اور جنکو عرصے سے پڑھ رہا تھا
وہ سب خاک سیاہ ہو گئین -
پھر رات گئے تک کتابین جلا کین - اوسوقت چندر شیکھر ایک دھوتی
پہنے ہوے اپنے موروثی مکان کو چھوڑ کے چلدیا کسی کو نہ معلوم ہوا کہ کہان
گیا کسی نے پوچھا بھی نہین

پانچوان باب

چندر شیکھر نے علم نجوم کی رو سے حساب لگاکر سرکاری افسر سے کہا -
" آپ براہ مہربانی نواب صاحب کو اطلاع کر دین کہ اس معاملے مین مجھ سے
ٹھیک حساب نہ لگ سکا "
اوس افسر نے سبب پوچھا تو چندر شیکھر نے کہا - علم نجوم سے ہر معاملے کا ٹھیک
حال نہین معلوم ہو سکتا - اگر ایسا ہوتا تو انسان عالم الغیب ہوجاتا - علاوہ
برین مجھے اس علم مین پوری مہارت بھی نہین "
اوس افسر نے کہا - " ایک بات یہ بھی ہے کہ عقلمند لوگ اوس امر کا ذکر نہین
کرتے جو شاہ وقت کو ناپسند ہو بہرحال آپنے جو کچھ فرمایا ہے مین اوسکی اطلاع
نواب صاحب کو کر دونگا "
چندر شیکھر رخصت ہوا - اوس افسر کی یہ ہمت نہ پڑی کہ اوسکو کچھ خلعت دے -
چندر شیکھر برہمن بھی تھا اور پنڈت بھی تھا مگر وہ اون بیبائک برہمنون مین نہ تھا جو خیرات
لیکر بسر کرتے ہین - وہ کبھی کسی سے خیرات نہ لیتا تھا -
گھر چلتے وقت چندر شیکھر کو اپنا مکان دور سے نظر پڑا - نظر پڑتے
اوسکے دل مین خوشی کی امنگ پیدا ہوئی - وہ دل سے یہ باتین کرنے لگا
" پردیس سے واپسی کے وقت اپنا گھر دیکھکر انسان کا دل کیون باغ
باغ ہوجاتا ہو ؟ کیا اتنے دنون مجھے کھانے پینے یا سونے کی تکلیف ہوئی ؟
پردیس سے زیادہ مجھے گھر مین کونسا آرام ملیگا ؟ - اسمین شک نہین کہ اب
عمر مین مجھے دام محبت مین پھنسنا پڑا -

اکسیر اعظم گولیاں
دنیا کے تمام اشتہاری دوائی فروشوں میں سے سنیاسی صاحب کی اول درجہ کی نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانے والی اکسیر اعظم گولیاں
گولیاں مقوی جسم
سرمہ اکسیر

پہلی دوڑ

سودیشی اور بدیشی کی فصلی دوڑ

خالہ نے .... دودھ پلایا
رشتہ یہ درمیان مین رضاعت کا آیا ہے
القصہ .... نے راضی بنا دیا
کیا جانے اسکے کان مین پھونک پھونک کے کیا کہا
اک آدھ گھنٹے تک رہا دونون مین تخلیا
اُس دم کھلا نہ حال ہوا جو کہ مشورا
راضی غرض نکاح پہ وہ حور ہو گئی
لاحق تھی جو کہ فکر وہ سب دور ہو گئی
اندر کا تو یہ حال تھا باہر کی لو خبر
مشہور ہے جہان مین ہو کھنچتا ہے زر سے زر
تائید ایزدی سے مقدر مین ہو اگر
ملتا امیر کو ہے امیرونکے گھر مین بر
یاںبھی اُمید دل پہ عنایت خدا کی تھی
باروبھی دوڑ دھوپ تھی قسمت دعا کی تھی
دولھن کے باپ گو تھے امیر و نہین نامدار
صندوق زر سے پُر تھے خزانہ تھا بیشمار
لیکن تھے اپنے بخل مین مشہور روزگار
کوئی نہ لیتا صبح کو نام اونکا زینہار
بھولے سے نام لے تو نہ کھانا نصیب ہو
صورت جو دیکھ لے تو اجل کے قریب ہو
طرّہ یہ اُس پہ اور نہ اولاد تھی نہ آل
بیوی تھین اور آپ تھے لڑکی تھی خوشخصال
اُسپر بھی اُنکی بخل کا خست کا تھا یہ حال
کھانے تھے دونون وقت جلدی اُبال ابال
اسپر بھی کرتے جاتے تھے تاکید بار بار
کوئی نہ ہونے پائے شکم سیر زینہار
ایسے کے گھر مین آے جو بارات کیا ہو حال
کیونکر نہ ہو پھر اپنی اُسے زندگی وبال
صرفہ پڑا الو ... کو سدمہ ہوا کمال
دو دن مین غم سے گھل کے ہوئے مثل ... بال
لب خشک چشم تر ... کلیجے مین درد تھا
منہ فق ... تھا ... زرد تھا
کہتے تھے ... تم ... کس
اتنا پڑا ہے بار کہ شق ہو گیا جگر
مضبوط دونون ہاتھون سے دل تھامتا مگر
روتے تھے چیخ چیخ کے کہتے تھے ہائے زر
لڑکی کے چھوٹنے کا مجھے کچھ بھی غم نہین
صرفہ ہوا ہے اسکے مرتے تن مین دم نہین
بیران ہوے حواس جو آئی نظر برات
دل مین ادھا جو ہول تو بٹنے لگے وہ بات
دو چار دوست پھر تسلی تھے جو کہ سات

غصہ سے پھاڑ کھاتے اگر پوچھتے وہ بات
کہتے تھے بگڑی بات بنائی نہ جائے گی
اتنی برات مجھ سے کھلائی نہ جائے گی
پہونچی برات صبح تھی اور ہو گئی تھی شام
آیا نہین نکاح کا ایک زبان پہ نام
کھانے کا ذکر کیا نہین پانی کا انتظام
ہر اک کا بھوک پیاس سے بس ہو گیا تھا کام
جاری ہر اک زبان پہ دُہائی خدائی کی تھی
اوس جا کی سرزمین زمین کربلا کی تھی
جھگڑا اٹھا مہر کا کہ ابھی نقد دیجئے
اک لاکھ اشرفی پہ دولھن اپنی لیجئے
دولھا یہ کہہ رہا تھا کہ کچھ قرض کیجئے
پچیس ہزار نقد ابھی مجھ سے لیجئے
مین آپکا غلام ہون دولت ہے آپکی
جو کچھ ہے میرے گھر مین بدولت ہے آپکی
دولھا کے باپ بولے یہ باتین ہین سرسری
آئے ہو تم جو بن کے جواہر کے مشتری
مضبوط کس کے باندھو کمر پھر جا کری
اقرار نامہ لکھ کے کرا دو رجسٹری
مخدومہ اپنی جان کے خدمت کیا کرو

گھر بیٹھے ماہوار دولہن کو دیا کرو
بعد از نکاح ساس سسر کا چلاؤ خرچ
دولہن کے کنبے والونکا سارا اٹھاؤ خرچ
جس وقت تمسے جتنا کوئی مانگے لاؤ خرچ
دونون جگہ غرضکہ تم اپنا لگاؤ خرچ
شادی مین جو اُٹھا - وہ مجھے بال بال دو
یہ پہلی قسط ہے اسے پہلے نکال دو
دیتا تو مین جہیز ہون یہ شرط ہے مگر
یہین کی کوئی چیز نہ لیجائین آپ گھر
زیور مین جسقدر کہ ہین اشیاء سیم و زر
رکھ دے دولہن سے کہئے وہ پہلے اتار کر
گھس جائینگے زیادہ رہین گی جو کام مین
بٹہ کہین لگے نہ یہ خطرا ہے دام مین
دولھا نے جب سنی یہ خسرجی کی قیل و قال
غصہ سے تھرتھرا کے یہ بولے پھلا کے گال
ناراضی کا تو آپکی مجھکو نہین خیال
کہتا ہون سچ کہ آپکی شرطین ہین سب محال
گھر بھر کے ناز مجھ سے اُٹھائے نہ جائین گے
جورو کے ساتھ پٹھو لگائے نہ جائین گے

۶-۹-۲۰ ۹-۱۲-۱۹

برہمی بوٹی

یہ ہندوستان کی ایک نہایت نایاب و قیمتی بوٹی ہے - اسکے استعمال سے برہما جیسی عقل ہو جاتی ہے - ویدک حکمت کے سشرت شاستر مین اسکے فوائد درج ہین - کند ذہنی کا علاج ہے - اکبر بادشاہ کے وزیر فیضی نے اسکا استعمال کرکے حافظہ کی طاقت پائی تھی کتاب کو ایک بار پڑھکر دوبارہ اُس کتاب کو زبانی سنا دیتا تھا - نیز آشوب چشم - فساد خون - سرعت - بخار - نامردی - سردردی - خشکی - خارش - پھوڑہ - پھنسی - مرگی - لاغری - کنجالی - بے چینی - مقوی معدہ - طوبت دماغ - نسیان - تسل - دق - کمزوری - حواس خمسہ ظاہری و باطنی - بواسیر خونی - بادی و صفراوی - ان تمام امراض کو دور کرکے بدن کو کندن کیطرح کردیتی ہو - عقل اور حافظہ ہزار گنا تیز ہو جاتا ہے زبان کا تتلانا - لکنت پن اور بلغم کو دور کردیتی ہے - جسم بد پرہیزی سے بھاری ہو گیا ہو - خون مین ٹھنڈک ڈالکر اور اوسکو صاف کرکے بڑھانا اوسکا ادنی کرشمہ ہے - آواز کوئل کے مانند کردیتی ہے - سوامی شنکراچاریہ جی نے اسی سے طاقت پاکر ملک کو ہلا یا - سوامی دیا نند نے اسی سے درجہ اعظمت پایا - تمام عمر اسکو استعمال کرتے رہے ہین - جو لوگ اولاد سے محروم ہین وہ اسکی برکت و عظمت دیکھین - ویددان پروفیسر میکسمولر فلاسفر لنڈن بھی اسکی جستجو مین خواہشمند رہے - وہم و ہول غم کا شرطیہ توڑ ہے - روزمرہ اسکے بیشمار پیکٹ باہر جاتے ہین ۳۲۰۰۰ تھیلیان فروخت ہو چکی ہین - اسکے ہوتے کسی دوسری دوائی یا حکیم ڈاکٹر کی ضرورت نہین رہتی طالبعلم وکلاء و لکچرار جنکا شب و روز حافظہ پر مدار ہے - اونکے لیے اکسیر کا کام کرتی ہے - کوئی بیماری نزدیک نہین آتی -

نوٹ - ہر قسم کی مجرب ادویات بھی یہان سے ملسکتی ہے -

المشتہر

کیا گیا ہے کہ ہر مرض کا علاج بے دوا - بے علاج ہو سکتا ہے - اور موجودہ صحت قایم رکھنے اور گئی ہوئی صحت دوبارہ حاصل کرنے کیواسطے ایک یہی قدرتی طریقہ علاج ہو سکتا ہے :-

اس کتاب کی تقطیع ۱۸ × ۲۲ جو صفحہ ہے - صفحے شمار مین ۱۰۴ (ایکسو چار) مین عمدہ سفید چکنے ولایتی کاغذ پر چھپی ہے - کتابت و چھپائی بھی عمدہ ہے قیمت فی جلد چھ آنہ اور محصولڈاک صرف دو آنے رہتے ہے -

کتاب ہذا شائقین کو ذیل کے پتہ سے نقد قیمت پر یا بذریعہ قیمت طلب پارسل ملسکتی ہے :-

محمد امیر مرزا صاحب - مالک دفتر اشاعت علاج بے دوا - بازار محل چاہ - وصلی

چہ میگویان

ہم کیے جائین گے حال دل بیتاب بیان
اس سے مطلب نہین سرکار سنین یا نہ سنین

مسٹر میر قایم مقام مغازی فلر آجکل دورے مین چلے ہین - بنگالی مہاسبھا کو ان مین چہ میگویان ہو رہی ہین کہ ان لاٹ صاحب کو ایڈریس دین یا ندین ؟ امرت بازار پتر کا کہنا ہے کہ کوئی ضرورت نہین - اگر ایڈریس دیا گیا تو اسکے یہ معنے ہونگے کہ ہم تقسیم بنگال سے خوش ہین - کچھ پروا نہین اگر مسٹر مارلی نے چالیس مرتبہ بھی کہدیا کہ تقسیم بنگال طے شدہ معاملہ ہے وہ چالیس مرتبہ کہتے ہین ہم مظلوم اسی مرتبہ بلکہ چار سو چالیس مرتبہ کہین گے کہ "ہم اسکو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہین" یہ جائز طریقہ سے اظہار ناخوشی ہے - قانون ہمین مجبور نہین کرتا کہ ہم ضرور ایڈریس دین - مظلومون کو اظہار خوشی سے مطلب ؟

کھلکے محرم جو بند سے اور کبھی ابھرا جون
کہین دبتے ہین دبانے سے ابھرنے والی

اسمین تو شک نہین کہ سودیشی تحریک سے بدیشیون کو سخت نقصان ہوا مینچسٹر اخبار خود ہی اقرار کرتا ہو مگر اس غم مین اگر کھسیانی بلی کھمبا نوچے تو ہو کیا ہو سکتا ہے - ایک جگہ کے مجسٹریٹ صاحب جو ایکدن بازار کو نکل گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک دوکاندار کی دوکان کے سائن بورڈ پر لفظ "سودیشی" لکھا ہوا ہے غصہ جو آیا تو آؤ دیکھا نہ تاؤ جھپٹ پڑے اور خود اپنے ہاتھ سے جاکر لفظ "سودیشی" مٹا دیا - خیال تو یہ ہوگا کہ لوگ ڈر جائینگے - مگر توبہ صاحب وہان دوکانداروں نے اور خصوصاً حلوائیون نے قسمین کھالین کہ جو آج سے بدیشی شکر استعمال کرے اوسکی ایسی تیسی - کہین دبانے سے دبنے والے دبتے ہین -

---

علی پور کے ایک شخص نے ایک بیوہ سے بیسر دل آگیا تھا ہرچند کہا کہ دیکھو مجھے غلامی مین قبول کر لو - بہت سمجھایا کہ تمہارا ابھی بطن ہے اور ہمارا ابھی کر رہے ہیکنجت ان سے مانوس دشمن - یہ کہکر ٹالدیا کرتی تھین کہ لڑکے بڑے بڑے ہوگئے ہین نکاح کرتے مین نگوڑی شرم آتی ہو" جب انکے عاشق زار نے دیکھا کہ قابو نہین چلتا مجبوراً تنگ آمد بجنگ آمد - ایکدن چھرا ہاتھ مین دبا کر لے آیا - اور یکبارگی حملہ کیا خوب اچھی طرح (ڈیکینیشن) کر دیا کئی جگہ گود دیا - آخر پکڑے گئے اور بعد تحقیقات ۷ برس کے لیے نبیجد ہیے گئے ؟ عشق کا مزہ یہ ہو -

---

کرگا چھوڑ تماشے جائے
ناحق چوٹ جولاہا کھائے

گزشتہ منگل کو ہیریسن روڈ کلکتہ مین پلیس اور کابلیو نکے درمیان خوب جنگ ہوئی گھونسم گھانسا سے نوبت لٹھم لٹھا تک پہنچی بہت سے پولس والے زخمی ہوے - مثل مشہور ہے کہ مار کے آگے بھوت بھاگتا ہو ایکمرتبہ تو پلیس فرار ہوگئی - پھر دوبارہ جھپٹ مین بھاگی تو تھین یان جگہ چھوڑ گئی - اب پولیس کی بہادری دیکھو جب خوب مرمت ہوچکی تب پلیس نے ماردہالین اور چند بنگالیون پر (جو بطور تماشائی موجود تھے) ہاتھ صاف کیا کہ -

"تم کیون کھڑے ہو ؟"

ماشاء اللہ وجہ کیا معقول ہے ؟ "کیون کھڑے ہو ؟" خیر اگر حیادار ہونگے تو ضرور یہ سبق چندروز کے لیے کافی ہوگا -

سراقتہ ———

اے - یم
بریلوی

مطبع … م اودھ لکھنؤ نیا گاؤں میں محمد سجاد حسین نے چھپوا کر شائع کیا

روح حیات
اب آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ دوائی روح حیات کی قدردانی
میزان کل ۸۸۳ روپے ۱۲ آنے

مچھی بھون

(نتیجۂ فکر حضرت استاد جپتی مچھلی شہری)

فردوس لکھنؤ اے تاج زرین اودھ
اے بہشت سرزمین ہندوستان کے چمن
شعلۂ نظارہ چشم سیاحان دہر
اے قیامت تک نہ مٹنے والی اے مچھی بھون

نمبر ۲

ساقی تاجداران اودھ تیری شراب
اب نشاط افزا ہین تیری خاک کے جام و سبو
ملتے ہین تجھ سے گزشتہ عیش و عشرت کے سبق
یادگار بادشاہ آصف الدولہ ہے تو

نمبر ۳

دشت وحشت کے پھرنیوالونکو تری سرکار مین
مین نے سمجھا بار پانی کی اجازت ہے نہین
اشتیاق دید مین آخر تری دیوار سے
گومتی کی موجین سر ٹکرا کے پانی پھر گئین

نمبر ۴

پشت پر تیری جو تھا خدام شاہی کا ہجوم
اور بھی مفقود جنکی اک زمانے مین مثال
آہ وہ سب ہو گئے تاراج دور غدر مین
پیش کرتے ہین ثبوت دہر کمالی را زوال

نمبر ۵

تیرا وہ دروازۂ رومی وہ اسکے کنگرے
تیری ہیبتناک دیوارین وہ عالیشان در

جنکے طاقون مین کبوتر جا کے لیتے ہین پناہ
جو کبھی ہم دیکھنے والون کو اک حد نظر

نمبر ۶

مین بتاؤن کیون ہین عالیشان یہ تیرے برج
مین بتاؤن کیون ہین اونچی اونچی تیری کلسیان
کھینچتی ہین اونکو شوق دید مین اپنی طرف
حورین یعنی عالم بالا کی رہنے والیان

نمبر ۷

وہ تری سقف بلند اور اوسکا مستحکم لداو
وہ زمانے سے نرالا تیرا عالیشان ہال
آج بھی صدہا برس کے بعد یورپ والونکو
ایشیائی نیم وحشت کا دکھاتا ہی کمال

نمبر ۸

تیری مسجد اوسکے زینے سامنے صحن وسیع
اور اوس پر سبزۂ خوابیدہ کا وہ اہتمام
سبز بختان ازل لیتے ہین آ کر کروٹین
یا جناب خضر سوئے ہین ابھی پڑھکر سلام

نمبر ۹

تو لنے کی ہے پرورش سرمایہ گان نازکی
ہین ترے پروردۂ آغوش بیسیون تاجدار
کھا گئی ان آسمانون کو مقابر کی زمین
چشم بد دور اب بھی باقی ہی تری اگلی بہار

نمبر ۱۰

تیری بالائی عمارت اوسکے در ہائی کثیر
ہوش جاتے رہتے ہین جاکر جہان انسان کے

ناطقۂ ذہن و تخیل کا جہان ہوتا ہی بند
عقل گم ہوتی ہے کھلجاتے ہین در نسیان کے

نمبر ۱۱

کسقدر ہے دل کو لوگون کے تری گرویدگی
تیری دلچسپی یہ حیرت اور تعجب ہے مجھے
ملکۂ انگلشن نے دیکھا تھا نہ تجھکو عمر بھر
دیکھتا ہے بعد مردن انکا سنجو تجھے

نمبر ۱۲

تجھپہ مقیش مقرض گر نہین نازان ہو
کیا ضرورت ہے۔ نہو زرتار جب ارض بہار

تجھ مین تابان [illegible]
آسمان کرتا ہے تجھپر گوہر انجم نثار

نمبر ۱۳

تیری حالت کے بیان کو ایک دفتر چاہیئے
مختصر تعریف یہ تیری ہے۔ گو کافی نہین
لکھنؤ ہے پنجۂ عالم مین اک انگشتری
اور اُس انگشتری پر تو ہے ہیرے کا نگین

نمبر ۱۴

قلب پہ تیرے جناب حضرت آصف کی قبر
[illegible] پہلو مین جناب شاہ مینا کا مزار
دونون ملکر تجھکو دیتے ہین نوید زندگی
ایک مدت تک رہیگی تیری عظمت برقرار

صولت [illegible] تجھسے ہے ای شان نگن
شان مذہب تجھسے ہے ای یادگار لکھنؤ
تیری اک اک اینٹ پہ صدقے ہو دنیا کی بہار
کیون نہو ہان اے خزان دیدہ بہار لکھنؤ

نمبر ۱۶

اے مری محبوب ہون ہان کیا تری مدحت کی شان
ہان عقیدت نے چڑھائی ہین یہ تجھپر چند پھول
تجھسے رخصت ہو رہا ہون اپنی برکت دے مجھے
اور میرے تحفۂ ناچیز کو کرلے قبول

انظر الی من قال یعنی [illegible]
یعنی
انگریزی لباس اور مسلمان

--•--

ڈیر پنچ -
۱۶- نومبر سنہ ۱۹۰۶ء کے اودھ اخبار میں کسی بزرگ نے سیتاپور سے ایک مضمون لباس انگریزی اور اسلام کی سرخی سے بہت شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے۔ اپنے نام کی جگہ یہ مضمون انظر الی من قال لکھا ہے۔ کسی مصلحت سے اپنے کو ظاہر کرنا نہین پسند فرمایا لیکن آدمی لائق اور پڑھے لکھے معلوم ہوتے ہین۔ عربی مین کافی لیاقت رکھتے ہین۔ اور فقہ اور حدیث سے بھی واقف ہین۔ یہ ہو چاہ [illegible] مشہور ہے جو بڑھاپے مین پرانی فیشن کیساتھ نئی فیشن مین ہو
مزہ انگور کا ہے رنگترون مین
اپنے کو بیدار مغز ظاہر کر رہا ہے۔ آپ نے اپنے مضمون مین بطور نتیجہ عالمون کو بہت سی ہدایتین فرمائی ہین ہرچند یہ مضمون لباس کا طرز معاشرت کا رفارمیشن اسقدر پرانا ہوگیا ہے۔ کہ اب دیکھنے کو جی نہین چاہتا سید احمد خان مرحوم اور اونکے حواریون نے اسقدر وسعت کے ساتھ ہر پہلو پر بحث کی ہے

۲۱-۹-۶ ۲۰-۱۲-۶

دلنی - یہ ہتھیار جاتے کہان ہین -
کلثوم - عظیم آباد کی کوٹھی - اگر لڑائی ہوئی تو وہین شروع ہوگی - انگریز لوگ یہ ہتھیار اسی لیے بھیج رہے ہین کہ اوس کوٹھی سے دفعتہً بیدخل نہ ہوجائین - سارے قلعے مین یہی چرچا ہو رہا ہے -
دلنی - گرگین خان کشتیون کو روکتے کیون نہین ؟
کلثوم - کہتے ہین کہ اگر وہان اتنے ہتھیار جمع ہوگئے تو لڑائی مین جیتنا مشکل ہوگا - دشمن کو ایسے کام سے روکنا ہی بہتر ہے - علی ابراہیم خان کی راے ہے کہ ہم جو چاہین کرین مگر انگریزون سے جیت نہین سکتے اونسے جھگڑا بیکار ہے کشتیان روک کے ہم جھیڑ کیون کرین - کہتے تو سچ ہین انگریزون سے کسیکو پناہ نہین - معلوم ہوتا ہے نواب سراج الدولہ کی سی حالت پھر ہوگی -
دلنی بہت دیر تک سوچتی رہی پھر کہنے لگی "کلثوم - تو ایک بہت کا کام کر سکتی ہے"
کلثوم - کیا ؟ [illegible] پڑے گی یا غضب ہے - بائی [illegible] ہو
دلنی - ذرا مذاق جانے دو - اگر اوس بات کی خبر نواب کو ہو گئی تو وہ ہم دونون کو ہاتھی کے پاؤن [illegible] کے مروا ڈالین گے -
[illegible] سب خبر ہو تب [illegible] عطر - گلاب - سونا چاندی چورا لیا [illegible] کانون کان خبر نہ ہوئی - میرے خیال مین مردون کی آنکھین صرف چہرے کی رونق کے لیے ہین - اونکو سوجھائی نہین پڑتا - ایسا مرد آجتک نہ دیکھا جس نے عورتون کا چرتر سمجھ لیا ہو -
دلنی - ذرا خواجہ - اون اور خانسامانونکا ذکر نہین کرتی - نواب

اور مردون کیطرح نہین ہین - ایسی کون بات ہی جسکو وہ نہین جان سکتے ؟
کلثوم - ایسی کون بات ہے جسکو مین چھپا نہین سکتی ؟ کرنا کیا ہوگا ؟ -
دلنی - گرگین خان کے پاس ایک خط بھیجنا ہے -
کلثوم متحیر ہوکے خاموش ہوگئی -
دلنی نے پوچھا "کیا کہتی ہو"
کلثوم - خط دیگا کون ؟
دلنی - مین -
کلثوم - کیا ؟ - کیا کچھ خبط ہوا ہے ؟ -
دلنی - یہی سمجھ لو -

دونون سکوت کی حالتمین بیٹھی رہین - اونکو خاموش دیکھ کے دونون مور اپنے اڈے پر جا بیٹھے - کا کا توا نے بیکار شور مچانا شروع کیا اور چڑیان اُڑ نے چگنے مین مشغول ہوگئین کچھ دیر کے بعد کلثوم نے کہا - "یہ کام تو سہل ہی ایک خواجہ سرا کو کچھ دیدونگی وہ ابھی جا کے خط دے آئیگا - ہان مصیبت یہ ہے اگر نواب کو معلوم ہوگیا ہم دونون کی جان کی خیر نہین - خیر - جو کچھ ہو تم جانو تمہارا کام جانے - مین لونڈی ہون - خط لاؤ - اور کچھ روپیہ لاؤ" بالآخر کلثوم خط لے گئی - اسی خط کو دھاگا بنا کے تقدیر نے دلنی اور شیو گنی کی قسمتون کو ایک ساتھ پرو دیا -

دوسرا باب

جس شخص کے پاس دلنی کا خط گیا تھا اوسکا نام گرگین خان تھا۔
اس زمانے مین بنگالے کے رئیس سلطنت مین گرگین خان سے بڑھکے
نہ رتبہ اور کارگزار کوئی شخص نہ تھا۔ قوم کا ارمنی۔ اصفہان مین پیدا ہوا پہلے
وہ کپڑا بیچتا تھا۔ مگر اوسمین غیر معمولی ذکاوت اور خداداد طباعی موجود تھی۔
سلطنت بنگالہ مین ملازم ہونے کے تھوڑے ہی دنون بعد سپہ سالاری کے
عہدے پر پہونچ گیا۔ سپہ سالار ہوکے اوسنے گولہ اندازون کی نئی فوج بھرتی
کی اور اوسکو یورپین طریقے سے تعلیم دے کے تیار کیا۔ سامان جنگ
یورپ والون سے بہتر مہیا کیا۔ اوسکے گولہ انداز ہر طور پر انگریزی گولہ اندازون کے مقابل تھے۔
میر قاسم کو امید تھی کہ گرگین خان کی بدولت وہ انگریزون پر فتح حاصل کرسکینگے۔ گرگین خان کے
اختیارات بھی بہت بڑھ گئے تھے۔ اوسکے مشورے بغیر میر قاسم کوئی کام نہ
کرتا تھا۔ اوسکی راے کے خلاف میر قاسم کسی کی بات نہ سنتا تھا۔ نتیجہ
یہ ہوا کہ گرگین خان چھوٹا موٹا نواب بنگیا۔ اسی وجہ سے کہ نواب کے
اور مسلمان اہلکار اوس سے کشیدہ رہا کرتے تھے۔

دوپہر رات گزرگئی۔ گرگین خان ابھی تک آرام کرنے نہین گیا۔
چراغ کے سامنے بیٹھا ہوا تنہائی مین کچھ خطوط پڑھ رہا ہے۔ کلکتے سے کچھ
آرمینون نے وہ خطوط بھیجے تھے۔ خطون کے پڑھنے کے بعد اوسنے
نوکر کو آواز دی۔ چوبدار آکے سامنے کھڑا ہوگیا۔ گرگین خان نے کہا
"سب دروازے کھلے ہین؟"

دوسرا حصہ

پہلا باب

"پھر بڑا یا اب نہ ناچیگی۔ تو کیا کہنا چاہتی ہے کہ"
یہ کہہ کے دلنی بیگم نے اوس مور کی دم پکڑکے کھینچ لی جو اوسکے کہنے سے
نہ ناچا تھا۔ اوسنے اپنے ہاتھ کا کڑا جو ہیرون سے جڑا ہوا تھا ایک اور
مور کے گلے مین پہنا دیا۔ ایک خوبصورت کاکاتوا کے منقار اور آنکھون پر گلاب
کی پچکاری چلادی۔ کاکاتوا بول اوٹھا "باندی"۔
یہ لفظ خود دلنی نے اوسکو سکھایا تھا۔
دلنی چڑیون کے نچانے کی کوشش کررہی تھی اور اوسکے قریب بیٹھی
ہوئی ایک خادمہ سیر دیکھ رہی تھی۔ دلنی اوسکی طرف مخاطب ہوکر دلنی نے
کہا۔ "تو کیا کہنا چاہتی ہے کہ"
کلثوم نے جواب دیا۔ "کہنا کیا ہے۔ دو کشتیان ہتھیارون سے
لدی ہوئی گھاٹ پر آئی ہین۔ اونکے ساتھ ایک انگریز ہے۔ وہ دونون
کشتیان روک لی گئی ہین۔
علی ابراہیم خان کہتے ہین کشتیان چھوڑ دی جائین نہین تو خواہ مخواہ
انگریزون سے چھڑ جائیگی۔ گرگین خان کہتے ہین چاہے جو ہو کشتیان
تو نہ چھوٹینگی۔"

تقسیم بنگال

نہین - لین گے تو پورا لین گے - ادھورے مین کیا مزا

رسم و رواج سے بلکہ اختلافی مذہبی عقیدہ
مسلمانان کو اپنے پرزور قلم اپنی دھواں دار اسپیچون سے
درہم برہم کیا ہے۔ وہ زمانہ کہ جب تہذیب الاخلاق
جاری تھا وہ زمانہ کہ جب سید احمد خان نے اردو نگاری
مین ایک فصیح اور بلیغ روح پھونکدی تھی اور
... مہدی علی خان قلیدا مشتاق حسین وغیرہ وغیرہ
... ت کو مسلمانون کے جدید رنگ مین لانا چاہتے
تھے وہ زمانہ جب ان سب کے دانت کھٹے
کرنیکو تیرھوین صدی اور اوسکے پیچ کی صفحات
... مستعد رہا کرتے تھے اور چشم زدن مین تمام
... ان نیچری خیالات کا تار عنکبوت کیطرح درہم
برہم کر دیتے تھے۔ سید احمد خان اونکی گروہ کی وہ
... تی کہ کیسا ہی نیچری خیالات کا مسلمان ہو
مشکل ہے کہ وہ مضامین دیکھکر وہ اسپیچین سنکر
خیالات مین انقلاب پیدا کرلے۔ سید صاحب نے اپنی
زندگی مین بہت دن پہلے اس طریقہ تحریر کو معہ
تہذیب الاخلاق بند کردیا تھا اور جب پنجاب والون
پوچھا کہ تہذیب الاخلاق آپنے کیون بند فرما دیا
تو انھون نے کہا کہ اب اوسکی ضرورت قوم کو نہین
... یہ اوس زمانے مین جب اس لباس انگریزی
... کی ابتدا تھی سید احمد خان نے مسلمانون
کی ترقی کرتے ہوئے سمجھ لیا تھا۔ نہ کہ اسوقت کہ اسوقت
... تو قریب چہارم صدی کے گزرا مسلمان بلا تامل
... وہ نئی فیشن کے ہون یا پرانی فیشن کہ کسی
... طریقے سے انگریزی فیشن انگریزی طرز معاشرت
قبول کرتے جاتے ہین اگر ایک شباب مین چور نوجوان جو
سر سے پیر تک انگریز بنا ہوا ہے اور اٹھنا بیٹھنا
... نا ضروریات تمدن و لوازم ماند و بود بالکل
انگریزی اختیار کی ہے تو ایک بوڑھا قریب بمرگ
اوس عالم کے چلنے پر طیاری کرنے والا کچھ نہین ہے
... بال ہی انگریزی کٹاے ہے۔ کمفرٹر گلے مین
... ندھے ہے۔ لال ٹوپی ہی دیکر ہے۔ شیروانی کے
نیچے پتلون ہی پہنے ہے۔۔ انگرکھے کے نیچے
پتلون نہ تھا پائجامہ ہی پہنے ہے۔ نام کو مولوی صاحب
ہے لیکن میز پر چاء نوشی کے وقت ایک بکس
انگریزی بسکٹ کا ضرور رکھا ہے۔ دو سیگرٹ بھی
میز پر پڑے ہین۔ بجاے زیر پایون کے پی ایرڈی
... سلیپر فرش دباے ہوے کونہ پر رکھا ہے۔
گرچہ انگریزی نہین پڑھے ہین مگر ملاقاتیون کے
جلسے اور مصاحبین کے مجمع مین جب گھر سے
... نے ہین اور خوشامدی لوگ جلا جلا کر پان پر
ہین اور کہتے جاتے ہین کہ والا حضور
بڑے عالی دماغ ہین اور تحریر و تقریر تو حضور کی ایسی
ہوتی ہے کہ سید احمد خان اگر ہوتے تو حضور کو اپنا
داہنا بازو سمجھتے۔ کچھ دو چار انگریزی لفظین ملاکر
اردو بولتے جاتے ہین۔

(پنجم)۔ بدقسمتی ملک کہ اب اوسوقت سید کی زندگی
مین پبلک لایف مین نہ آسکے جسوقت حضور گفتگو کرتے
مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک دریا امنڈا آتا ہے
بے تعصبی اور انصاف پسندی تو حضور پر ختم ہے۔
لباس کی بابت اگر اس مضمون مین یہ نہ لکھدیا جاتا کہ
ایک مولوی نے آکر سیتاپور کی مسجد مین پتلون کی
مذمت مین کچھ بیان کیا تو مین بلا شک یہ کہنے کو
طیار تھا کہ بوڑھے منہ مہاسے لوگ چلے تماشے
اس باسی کڑھی مین اوبال لانے کی ضرورت کیا تھی
مگر معلوم ہوا کہ سیتاپور مین کسی مولوی صاحب نے پتلون
کو برا کہا۔ اور ہمارے ملا جدید الخیال جامے سے
باہر ہوگئے اور تمام حدیث اور فقہ کی کتابین پھانکر
ثابت ہی دکھایا کہ پتلون پہننا درست ہے۔ خیر یہ
درست ہو یا نہ درست ہو مگر اب عالم نے مان لیا ہے
کہ درست ہے۔ نیچے ٹخنہ کھلا رکھنا یا نہ رکھنو کو ہمارے
ایک گروہ نے پہلے ہی سے مان لیا تھا کہ ٹخنہ نہ کھولنا
چاہیے۔ چنانچہ زمین دوز غرارے دار پاجامے
چوڑی دار چست ٹخنے اسکے شاہد ہین۔ ہان
چند ملا یا کنجوس طبیعت امرا جنکو کپڑا میسر نہین آتا
تھا یا کپڑا بچانے کو حیلہ شرعی نکال لیا تھا ٹخنہ
کھولنے پر اصرار کرتے تھے۔ لباس کا بھی فیصلہ
ہوچکا تھا نہ مسلمانو نکا کوئی خاص لباس نہین ہے۔
جو جسکے جی مین آے وہ پہنے چنانچہ نصیر الدین حیدر
بادشاہ یا لسنو گز کا لمبا کلیدار پاجامہ پہنتے تھے اور
مشہور ہے کہ ایک بار ہاتھی سے اوترے ہاتھی اوپر
ہوا۔ کئی ڈیوڑھیان بادشاہ محل کی طے کر گئے۔
اخیر ڈیوڑھی پر معلوم ہوا کہ پائنچہ ہاتھی کے ہودے
مین اٹکا ہے۔ قندھاری پٹھان ٹوپی کی گوٹ دوہری
رکھتے ہین۔ غرض اس امر سے مین متفق ہون کہ
اسلام کی کوئی خاص وردی نہین تھی۔ اگر کوئی
خاص وردی تھی جیسے ٹخنہ سے اونچا پہننا نیچے دامن
کی عبا پہننا اوسکی اب ضرورت نہین رہی۔ جیسا کہ
سیتاپوری ملا صاحب نے پائجامہ نہ نیچا کرنے کے
دلائل مین بیان فرمایا ہے۔ کہ صرف غرور اسکی وجہ
تھی سید احمد خان صاحب نماز۔ وضو۔ حج۔
زکوۃ وغیرہ کے لیے اسباب بہت شرح و بسط سے
بیان فرما چکے ہین۔ اور مسلمانون کی ہر چیز کو قابل ترمیم
فرمایا ہے۔ یہانتک مسلمان جو اپنے خطوں پر
لفظ انشاء اللہ لکھتے تھے۔ اوسکو بھی انھون نے
قابل ترک ٹھہرایا۔ اور کھانا اور پینا اور لباس
اور رہنا سہنا و بود قابل اعتراض قرار دے چکے۔ علما پر
اعتراض کچھ نئی بات نہین ہے۔ بلکہ اونھون نے
تو ملا لوگون کو ایک خطاب خاص دیا تھا یعنی
بھک منگے ملا ملا لوگ خواہ توجہ کرین یا نہ کرین اگر
... کی ضرورت نہین ہے۔ انکو تو جہتا ہی لوٹنا
ہے۔ اور علما اب رہے کہان ہین جو ہین وہ سب
چند روزہ مہمان ہین۔ اور ایک صدی کے اندر ہی
ختم ہوجاینگے۔ اونکے منع کرنے سے نہ کوئی پتلون
پہننے سے باز آئیگا نہ کوئی نیچری بننے سے۔ کیا
سیتاپوری حضرت کو لکھنؤ کانفرنس کا فتوی بھولگیا۔
کسی نے بھی فتوے کیطرف کان دیا تھا اس
مضمون مین تو غور کے قابل کوئی خاص بات
نہین ہے۔ نہ جواب کی ضرورت ہے جسکو خدا دے
وہ پتلون پہن لے نہ دے تو مجبوری ہے۔ غور طلب
صرف دو باتین ہین کہ ان ملاؤن نے سیتاپور کو
آخر سمجھ کیا لیا ہے۔ جب دیکھو وہین جاکر کہین
انگریزی پہننے کو برا کہتے ہین۔ کہین علیگڈھ کالج
کو برا کہتے ہین۔ دیکھو (پچھلے مضامین و اعلان
مدرسہ اسلامیہ سیتاپور) کہین پتلون پر جاکر چوٹ
کرتے ہین جس سے ہمارے نیچاے جدید الخیال کو

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند جالا پڑوال - غبار - سبل - سرخی - پھولا - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے - اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ ہر خاص وعام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار -

مشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اسنے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم مین نے آپکا ممیرے کا سرمہ کو قریباً تیس مریضون پر استعمال کیا جو موتیا بند - دھند پھولا ناخونہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے ان مریضون پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور بہتر پایا میری رائے مین آپکا سرمہ مثل پوڈر کے گورنمنٹ بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ امیر وغریب آپکے سرمہ سے مستفید ہوکر دعائے خیر سے یاد کرین بہ لیے مہربانی ایک تولہ سرمہ سفید اعلیٰ قسم وی - پی - پوسٹ بھیجدین -

ڈاکٹر چودھری امیر علی میڈیکل انچارج شفاخانہ ....

(۲) مین نے ممیرے کا سرمہ جوکہ سردار میا سنگھ صاحب نے بنایا ہے بہت اور بہت سے بیمارون پر استعمال کرکے دیکھا ہے - اور مین بس کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھون کی بیماریون کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - مین نے تجربہ سے مین آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا مین انکو ..... آنکھون مین ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو ..... استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون -

مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا - پانی آنے - دھند خارش - سرخی وغیرہ کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا - اور سچ ہے آپنے اسقدر سستے داموں مین یہ سرمہ ایجاد کر ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان لیا ہے جسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہے - ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھاوین - اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین -

راقم - پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور

(۳) مینے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جوکہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھون کی بیماریون کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - آنکھون کو ترو تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے - درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے - آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی -

نیازمند محمد حیات خان بہادر سی - ایس - آئی - ایس سابق ڈپٹی کمشنر قسمت جالندھر - ممبر کونسل .....

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم - مین نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا - مین تصدیق کرتا ہون کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لیے بہت مفید ہے میری آنکھین بالکل کمزور تھین لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا - اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف ۴ روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن ..... کرسکتا ہون -

راقم - میان خورشید محمد خان خلف نواب حسین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال

(۵) مکرم بندہ تسلیم - مین آپکے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہون حقیقت مین جیسا آپنے اشتہار مین لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے - مین نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا - اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہون -

راقم - رام کشن گورنمنٹ پنشنر مقام دہلی محلہ چوڑیگران

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ثابت کر دے کہ ..... سرمہ ..... ثابت کرے تو ..... روپیہ انعام

اور ۔ وظیفہ مین مضمون لکھنا پڑ ۔ ۔ نہین کہان کے اور کہان سے آتے ہین ہندوستان پھران بحثون سے خاموش ہوگیا اور سنتے سنتے حقیقت مین جی اوکتا گیا ۔ مگر یہ مولوی صاحب نئے کون کون نکلے ہین عجب سنو لوٹ ڈوری کاندھے پر ڈالے وظیفہ کی کتاب بغل مین دبائے سیتاپور مین موجود ۔ سیتاپور خاص کوئی ایسا مقام بھی نہین ۔ ہے جہان نیچری زیادہ ہون اور مولوی صاحب نے یہ کارخانہ سمجھا ہو ۔ کہ ان نیچرون کو چلکر نیچا دکھاؤ ۔ اگر جانا تھا تو علیگڈھ ہو آتے اور وہان دو دو چونچین ہو جاتین ۔ دوسرا امر یہ غور طلب ہے کہ ملا صاحب سیتاپوری کو سقدر رفو ۔ ۔ کیا تھی وہ بجاے اسکے کہ ۔ ہین کسی کے ۔ مین بیٹھکر یا اپنے گھر بلا کر ان مولوی صاحب کو یلین کے شبہات ہونے کو سمجھا کر بحث ختم کر دیتے یہ اخبار مین جو طول طویل مضمون لکھا تو کیون ۔ کیونکہ مولوی صاحب ۔ ۔ ۔ کا ۔ ۔ کا تو خاص مکان ہی ہر نہ کہ کل ہندوستان ۔ ۔ اب اگر اسکی ضرورت تھی کہ مسلمان ملک واقف ہو جائین کہ سیتاپور کی جدید ۔ ۔ ۔ گئے

ایک مولوی صاحب کو ہرا دیا ۔ تو صرف پوسٹ کارڈ پر سب اخبارون مین لکھ بھیجنا تھا ۔ اس قسم کی بحثون کا ہرگز اب وقت نہین رہا ۔ اب کسی صاحب کو نیچری بننا ہے تو جیب خالی کرنا چاہئے ۔ اور جسقدر ہو سکے اپنے پاس سے اپنے دوستون اپنے خوشامدیون عزیزون وغیرہ وغیرہ سے جسقدر ملسکے گھسیٹا اور علیگڈھ مین پھینکدیا ۔ یا اپنی ذات کو قوم کے کام مین وقف کر دینا چاہئے اور کسی نفع مقامی کا خیال قطعی ترک کرکے سیدھے علیگڈھ جا کر علیگڈھ باش ہو جانا چاہئے اور سکرٹری سے کہکر کوئی عہدہ مدرسہ مین کام کرنے کے لیے بقدر وسعت خیال لے لینا چاہئے ۔ مین تو اگر نیچری ہوتا تو یہی کرتا ۔ بلکہ جا کر باورچی خانے کا انتظام اپنے ہاتھ مین لیتا اور کہتا کہ کچھ تنخواہ نہ دو ۔ مفت کام کرونگا ۔

راقم

انظر الی ۔ ۔ ۔ ۔

کیف ۔ خلقت

کسکی داڑھی بڑی

ڈیر پنچ ۔

ہندوستان کے دیکھنے سے پایا جاتا ہے کہ اخبار ہندوستان اُردو لاہور کی اشاعت سب اُردو اخبارون سے بڑھکر ہونے کا دعویٰ اڈیٹر صاحب نے فرمایا ہے ۔ حالانکہ ابتک معلوم تھا کہ پیسہ اخبار لاہور سب سے بڑا ہے یعنی اشاعت اوسکی قریب چالیس پینتالیس ہزار کے ہے مگر اب معلوم ہوا کہ نہین ہندوستان کی اشاعت بڑی ہے ادھر پیسہ اخبار کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اشاعت دراصل پیسہ اخبار کی بڑی ہے ۔ اور اگر اڈیٹر صاحب پیسہ اخبار عدالت کے جھنجھٹ سے نہ گھبراتے ہوتے تو عدالت مین ثابت کر دیتے ۔

یہ راے اڈیٹر صاحب پیسہ اخبار کی بہت ٹھیک ہے اور یقینا تحریر مبنی ہے کہ عدالت کی جھنجھٹ مین نہ پڑنا چاہئے ۔ لیکن دونون دعویدار ہین یہ ضرور ثابت ہو جانا چاہئے کہ کون بڑا ہے ہندوستان

یا پیسہ اخبار ۔ میری رائے مین اوڈیٹر پیسہ اخبار) سب کی آمدنی حساب نکالتے ہے اونکے اخبارات دیکھتے ہوئے سب سے زیادہ ہو۔ جسکو مین مفصلہ ذیل خیال کرتا ہون۔

اشاعت پیسہ اخبار ہفتہ وار تخمیناً ۰۰ ۲۵۰ کا بلی آمدنی ۰۰ ۲۵ ۱۱ روپیہ فی اخبار ۔

روزانہ پیسہ اخبار تخمیناً ۵۵ چھ ہزار کی آمدنی ۰۰ ۱۸ روپیہ

اسیطرح بچون کا اخبار انتخاب لاجواب کی آمدیہان تخمیناً ۰۰ ۲۶۱ روپیہ ہونگی کارخانہ تجارت و آمدنی زر مجتمع بنک کل مل ملاکر قریب پانچ چھ لاکھ کے ہونگی جسقدر مین نے اندازہ کیا ہے ۔ اونکی آمدنی سالانہ کل قسم کی تجارت و اخبارات سے میرے تخمینہ مین چھ سات لاکھ سے کم نہین ہے ممکن ہے کہ میرے اندازہ سے کچھ کم ہو مگر جو اشاعت اخبار سیالکوٹ وکرک وغیرہ وغیرہ سے تخمینہ کی ہے اور جسکا حساب مین نے اوپر لکھا ہے ۔ وہ اسیقدر ہے ۔ ایسی حالت مین اردو کیا انگریزی کا اخبار مشکل سے اس آمدنی کو پہونچیگا ۔ یہ پنڈت دینا ناتھ صاحب کا یہ کہنا کہ اخبار ہندوستانی کی اشاعت سب سے زیادہ اردو اخبار مین ہے ۔ بجا ہے کسی کو برا نہ معلوم ہوا ہو مگر مجھے تو بوجہ مسلمان ہونے کے

ہمدردی مین بہت غصہ معلوم ہوا کہ صریحاً اشتعال دلایا گیا ۔ حساب کو پنڈت صاحب مانتے ہین ۔ اب مین پنڈت جی سے سوال کرتا ہون ۔ آپ صاحب ہفتہ وار پیسہ اخبار کی قیمت ہے سالانہ ہے ۔ کہئے ۔ ہان ۔ تخمیناً چالیس پینتالیس ہزار کی اشاعت ہے جیساکہ مین اپنے اخبار کے نمبر دیکھنے سے اندازہ کرتا ہون کہ وہ بیس ہزار سے زائد اسوقت ہے اور پھر خدا جانے میرے بعد کتنے ہون اب اسکا جواب خود جانچکر بتلا دیجئے کہ ہان یا نہین ہے ۔ اسیطرح روزانہ کو سمجھئے کہ میرا نمبر ۹۰۰ سے زیادہ ہے تو میرے بعد نہ معلوم کتنے ہونگے ۔ اب پندرہ روپیہ سالانہ کا تخمینہ لگا لیجئے اسیطرح اور بچون کا اخبار انتخاب لاجواب وغیرہ وغیرہ کی آمدنیان اندازہ کیجئے پھر کس منہ سے آپ فرماتے ہین کہ ہندوستان کی اشاعت زیادہ ہے ۔ اب یون آپ قائل ہونے لائے انکم ٹکس کی رسید کہ کسقدر آپ دیتے ہین اور کسقدر پیسہ اخبار ۔ اسی مین فیصلہ ہو جائیگا مسلمان کو بلاوجہ ستانا مجھے اچھا نہین معلوم ہوتا آخر اس سے فائدہ کیا ہے ۔ پیسہ اخبار کی اشاعت

اسی سے ظاہر ہے کہ اوسکو خاص قدردانانہ ملا ہے ۔ اور اگر ملا ہے تو اوس پیمانے کا ۔ یا صرف سالانہ ۔ طرفہ ۔

خریدار پیسہ اخبار

صدائے گنبد

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہو ویسی سنے

اودھ پنچ لکھنو مین ایک مضمون جسکی سرخی "خدا کا پیغام اوڈیٹر الہ آبادی کے نام" تھی پڑھکر مجکو بھی حضرت غوث رح پاک کی غزل کو وظیفہ کرنے کا شوق پیدا ہوا ۔ اگرچہ اس سے پہلے مین نے کثر دیوان غوث پاک مین اس غزل کو پڑھا تھا جسکے خواص مین لکھا ہوا ہے کہ ہر روز بجہت حصول دیدار خدا تعالی یا نود بار بخوانند" لیکن اسکا مطلب یہ سمجھا تھا کہ حصول دیدار خدا تعالی عالم ۔ ن مین ہوگا نہ کہ عالم دنیا مین مگر اب حضرت فانی کے تجربے سننے مجھے یقین دلایا کہ حصول دیدار باریتعالی عالم دنیا مین بھی ہو سکتا ہے بس مجکو بیحد اشتیاق پیدا ہوا اور مین نے نہایت خشوع و خضوع سے ہر روز غزل پاک شروع کر دیا ۔ ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ شب جمعہ کو بعد نماز تہجد جبکہ مین غزل مذکور بطور وظیفہ پڑھ رہا تھا کہ ایک بار زمین سے تڑاقے کی آواز آئی اور زمین شق ہوگئی ۔ رونگٹے کھڑے ہو گئے دل سینہ مین بانسون اچھلنے لگا ۔ گھگھی بندھ گئی آنکھون کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور مجھپر غفلت طاری ہوگئی ۔ دیکھتا کیا ہون کہ زمین سے آسمان تک روشنی پھیل گئی اور میرے اور روشنی کے درمیان ایک سرخ پردہ حائل ہوگیا جسکے اندر سے نہایت ہیبتناک آواز آنے لگی " کیا تو مجکو انھین آنکھون سے دیکھنا چاہتا ہے جن آنکھون سے قرآن کا ناظرہ کرتا ہے اور کیا تو نے قرآن مین نہین پڑھا کہ موسی ایک تجلی کی تاب نہ لا سکے اور بیہوش ہو گئے " مین نے (ڈرتے ہوئے لہجہ مین) " دلی تمنا تو یہی ہے ۔ ع

کیا غرض ہے کہ سکو ملے ایک سا جواب

آواز ۔ " کیا تجکو یقین ہے کہ زمین نارنگی کیطرح گول ہے اور کیا تیرا عقیدہ یہ مضبوط ہو گیا ہے کہ آسمان محض حد نظر ہے ؟ کیا آفتاب کے گرد زمین پھرتی ہے اور زمین کے گرد ماہتاب ؟ کیا تو نے ہمارے کسی ایسے دار العلوم مین تعلیم پائی ہے جسمین خاص ہمارے ۔۔۔ اور بالخصوص صلوۃ و اذان سے نفرت رکھتا ہے ۔ اور اوسپر مضحکہ اڑا کر کبھی کبھی اپنا دل خوش کر لیا کرتا ہے ؟ کیا تو اوڈیٹر الہ آبادی سے بعض مومنون سے عناد رکھتا ہے کہ وہ خلفاء راشدین کے حالات اور اونکے جواز خلافت پر مضمون لکھ رہا ہے ؟ ۔ اور علم باطن کی روشنی عوام مین پھیلا رہا ہے ۔ او میرے پیارے بندے اگر تو ان صفات سے متصف ہے تو جلد مجھ دیکھنے کی درخواست کر ۔"

یہ باتین سنکر مجکو سکتہ ہوگیا ۔ ع

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

یا خدا یہ ماجرا کیا ہے کہان مین طالب دیدار حق اور کہان یہ شیطانی خواہشین ۔ کچھ دیر اسی عالم سکوت مین رہا اور پھر دیدار کی طمع سے ہان کہنے ہی کو تھا کہ اتنے مین میرے داہنے جانب سے ایک بزرگ سبز پوش تشریف لائے اور کڑک کے فرمایا خبردار فریب کھاتا ہے ہان کہا تو موت فریب ہستی

ہر چند کہین کہ ہے نہین ہے

پھر بزرگ نے (اسی آواز سے مخاطب ہوکر فرمایا) سچ بتا کون ہے ؟ ۔

آواز ۔ فلک پر مین تمام ملائک کا استاد تھا لیکن

مین ... تھا نہ صرف ... سے ...
... میں مرشد ہون کیا تم نہیں جانتے کہ مین نے ... کو
... نکلوایا اور مین ہی نے فرعون کو دعوی
خدائی کی ترغیب دی مین ہی نے ابوجہل کو اسلام کے
خلاف تعلیم دی - مین ہی نے آجتک بہت سے مسیح
موعود بنائے اور مین ہی نے اسلام مین نا اتفاقی کی
بنیاد ڈالی - مین ہی نے یزید کی پیٹھ ٹھونکی جسنے
مجھ سے بیعت کی وہ فانی ہوا اور جسنے مجھ سے منہ
پھیرا وہ باقی رہا - مین ہی نے اپنے شاگردون کے
ذریعہ سے الہادی کے خلاف پبلک کو بہکانے کی
کوشش کی - آج مین اسکو بھی اپنی شاگردی
مین لینا چاہتا تھا کہ تم نے آ کر میرا سارا کھیل بگاڑ دیا -
وہی بزرگ ہے او شیطان الرجیم چونکہ تو نے اسلامی
پبلک کو دھوکا دینا چاہا اور چاہ رہے ... وہ لوح
مسلمانون کے نور ایمان کو فنا کر ڈالا وہ تیرے
چکمون کو نہ سمجھ سکے اور نہ اسکا جواب دے سکے
پس مین تجکو چیلنج دیتا ہون کہ اگر تیرا کوئی ... اعتراض
اڈیٹر الہادی پر ہے تو مع دلائل بیان کر اور مجھ سے
اوسکے قطعی جواب سن "

اسی آواز معلم الملکوت نے پہلے وہ اعتراض جو الہام
فانی کے دل مین پیدا کر رکھا تھا بیان کیا -

(۱) چونکہ آجکل اس زمانہ مین دہریت کا زیادہ زور
ہوتا جاتا ہے - ضرورت تھی کہ کوئی باخدا پیدا ہو جو
لوگونکو مشاہدہ سے خدا کے وجود کو ثابت کر دے
چنانچہ غوث پاک کی غزل سے یہ ضرورت پوری ہوئی
کا دعوی کیا گیا ہے -

جواب - حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کی
غزل مین اول تو یہ دعوی ہی نہین کیا گیا کہ اسکے
ورد سے دیدار خدا دنیا مین حاصل ہو جائیگا جیسا کہ
اسکے مطلع سے صاف ظاہر ہے - ؎

ما بجنت از برائے کار دیگر میرویم
نے تفرج کردن طوبٰے و کوثر میرویم

اسکے خواص مین یہ لکھا ہوا کہ "ہر روز بجہت حصول
دیدار حقتعالیٰ پانزدہ بار بخواند" اس سے قطعی
رویت ثابت نہین ہوتی اور نہ دعوی ہے
بلکہ بطور دعا اسکے پڑھنے کی طرف اشارہ ہے -
دعا کرنا انسان کا کام ہے اسکا قبول کرنا یا نہ کرنا
خدا کے اختیار مین ہے صرف اُسکی رحمت کے بھروسہ
پر خواہش دیدار کرنا بندہ کا کام ہے اور اُسکی خواہش
کا پورا ہونا محض رحمت ایزدی پر منحصر ہے -
پھر اسی آواز معلم الملکوت نے وہ اعتراضات جنکا

الہام فانی کو ہوا تھا حسب ذیل پیش کیے -
اعتراض اول "موسیٰ نے خدا کے دیکھنے کی خواہش
کی تھی اور آخر اسکے اصرار پر محض اسکی تجلی کی تاب
نہ لاسکا اور پیغمبر آخر الزمان بھی جو خدا کے مقرب تر تھے
سوا قدرت حق کے خود حق کو نہ دیکھ سکے آجتک
جسقدر پیغمبر یا نبی گزرے ہین کسی نے اسکے دیدار
کو نہین دیکھا ہے "

جواب - "حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تاب
تجلی نہ لاسکے - اسکے وجوہ یہ تھے کہ اولاً تو آپنے
بہ اصرار فرمایا کہ اے رب مین تجھکو دیکھونگا یہ بات
خدا کو ناپسند ہوئی کیونکہ اسکی مہربانی سے کوئی اسکو
نہین دیکھ سکتا اس مین نبی ہو یا رسول ولی ہو
یا فقیر کیونکہ چشم ظاہر سے اسکا دیکھنا محال ہے
چشم بصیرت عطا کرنا صرف اسی قادر مطلق کے
امکان مین ہے - ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اور جسکو خداوند تعالیٰ نے چشم بصیرت عطا فرمائی
یہانتک کہ اوسکو اپنے دیدار کی بھی قوت مرحمت
فرمائی تو پھر وہ ہر آئینہ یہ کہنے کا مستحق ہے ؎

گر نہ تھی ہمپہ برق تجلی نہ طور پر
دیتے ہین بادہ ظرف قدح خوار دیکھکر

اور تیرا یہ اعتراض کہ سوائے قدرت حق کے خود حق
کو حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود مقرب
ہونے کے نہ دیکھ سکے بالکل لغو ہے آپ محبوب خدا
تھے اور خود حق تعالیٰ نے آپکو طلب کیا اور نہایت
احترام سے اپنا مہمان بنایا ؎

یار تک پہونچا شب معراج مین
اٹھ گئے پردے نظارے ہو چکے

آپکو دیگر انبیا علیہم السلام سے کچھ نسبت نہین -
اگر قدرت حق سے تیری مراد موجودات عالم ہے
تو اسکی تخصیص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ساتھ
کرنا کچھ ضرور نہین وہ ہر شخص دیکھتا ہے اور اگر
قدرت حق سے محض احکام خدا یا کوئی ایسی شے
مراد ہے جو شکل اور احساس سے مبرا ہے تو جسطرح
دیدار خدا دیکھنا غیر ممکن ہے اسیطرح اسکی قدرت بھی
دیکھنا محال ہے کیا تجکو نہین معلوم کہ خدا نے آپ کو
اپنی محبوبیت کے لیے انتخاب فرمایا اور آپکا مرتبہ
بلند فرمایا - جیسا کہ (ورفعنا لک ذکرک) سے
ظاہر ہے -
اور آپکے سینہ کو خدا نے روشن کر دیا تھا جیسا کہ

"الم نشرح لک صدرک" سے واضح ہے پھر محبوب سے
کیا راز اور کیا پردہ - اب رہا یہ امر جب تجلیات
کی تاب پہاڑ نہ لاسکا اور حضرت موسیٰ غش کھا گئے
اور حضرت جبرئیل ایسے مقرب فرشتے نے بھی وہانتک
جانے سے خوف کھایا اور کہا ؎

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

تو پھر کسی انسان کا ایسے مقام تک پہونچنا اور سلامت
رہنا کیسے ممکن ہے واضح ہو کہ یہ تقرب خاص آپ
ہی کی ذات والا صفات کیلیے مخصوص تھا جیسا کہ
"کونی بردا و سلاما علی ابراہیم" کے حکم ہوتے ہی
آگ ٹھنڈی ہو گئی اسیطرح خداوند تعالیٰ قادر مطلق
ہی ہر چیز کے خواص کو بدل سکتا ہے پھر آپکی ذات
اقدس کے لیے جو مراتب وہ عنایت کرتا وہ کم تھے -
آپکی ثنا مین ایک شاعر نے کہا ہے اور کیا خوب
کہا ہے - ؎

تو بدین جمال و خوبی سر طور گر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

اعتراض دوم - " اڈیٹر الہادی سے کہدے کہ وہ
ایسی باتین لکھکر اسلام گو کا فرون سے نہ ہنسوائے
ورنہ معتوب الٰہی ہوگا - اور جبکہ وہ اردو زبان سے
بھی واقف نہین ہے تو کیون اپنے تئین علمی دنیا مین
سر برآوردہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے -

جواب - " اڈیٹر الہادی جو کچھ لکھ رہا ہے وہ اہل بینش
کے لیے مشعل کا کام دیتا ہے اور کور بینان پست
کے لیے بیہودہ یا باعث تمسخر ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

۶-۱۲-۶ (۱) ۱۳-۱۲-۶

اودھ روہیلکھنڈ ریلوے

۱۹۰۶

من ابتدائے ۱۵- نومبر ۱۹۰۶ء تیسرے درجہ
کے مسافر جنکا ٹکٹ اودھ روہیلکھنڈ ریلوے
پر ایک صد میل یا اس سے زیادہ فاصلہ کا
ہوگا نمبر ایک اپ و ڈاون پنجاب میل مین
سفر کر سکین گے -

بحکم
پی ریز صاحب
قائم مقام ٹرافک سپرنٹنڈنٹ مقام لکھنو

مین چاہتا ہون کہ اونکو اپنے قابو مین لے آؤن - وہ میرے قابو مین نہ آئینگے - مین اونکو اس ملک سے نکال دونگا - ابھی میر قاسم کو مسند پر رہنے دو - انکا مددگار بنکر انگریزون کا نام اس ملک سے مٹا دونگا - اسی وجہ سے مین فکر کر رہا ہون کہ لڑائی چھڑ جائے - ہو سکے بعد میر قاسم کو علیحدہ کر دونگا - یہی راستہ انسب ہے - مگر آج دفعتہً یہ خط کیون آیا ؟ - اس لڑکی نے اسقدر دلیری کا کام کیونکر کیا ؟"

باتین کہتے کہتے جسکا خیال آگیا وہ آکر سامنے کھڑی ہو گئی - گرگین خان نے اوسکو بٹھایا - یہ وہی دلنی بیگم ہے -

گرگین خان کہنے لگا - تم کو آج بہت دنون کے بعد دیکھکر بڑی خوشی ہوئی - جب سے تم نواب کے محل مین داخل ہو مین تب سے ملاقات نہ ہوئی - مگر تمنے اسقدر دلیری پر کمر کیون باندھی ؟"

دلنی - دلیری کس بات کی ؟ -

گرگین - نواب کی بیگم ہوکے تم چوری سے تن تنہا رات کو میرے پاس آئین - اگر نواب کو معلوم ہو جائے تو وہ ہم تم دونون کو جان سے مروا ڈالین -

دلنی - اگر اونکو معلوم ہی ہو جائیگا تو میرا آپکا جو واسطہ ہے مین وسکو ظاہر کر دونگی - پھر اونکے خفا ہونے کی کوئی وجہ باقی نہ رہے گی -

گرگین - تم نادان ہو اسی لئے تمھارا ایسا خیال ہے - آجتک کبھی ہم لوگون نے اوس تعلق کو ظاہر نہین کیا - کبھی یہ بھی زبان پر نہ لائے کہ ہم لوگ ایک دوسرے کو جانتے ہین - ہسوقت آفت مین مبتلا ہوئے اوس بات کو اگر ظاہر کرین تو کون یقین کریگا ؟ - یہی کہا جائے گا کہ جان بچانے

کے لیے فقرہ چست کیا گیا ہے - تمہارا یہان آنا اچھا نہوا -

دلنی - نواب کو معلوم ہونے کی کون صورت ہے ؟ - سب پہرے والے آپکے فرمانبردار ہین - آپکی دی ہوئی نشانی دیکھکر اونھون نے مجھسے کوئی روک ٹوک نہ کی - مین ایک بات پوچھنے آئی ہون - کیا یہ سچ ہے انگریزون سے لڑائی ہوگی ؟ -

گرگین - کیا تمنے قلعے مین یہ خبر نہین سُنی ؟ -

دلنی - سُنی تو ہے - قلعے مین مشہور ہے انگریزون سے ضرور لڑائی ہوگی - اور اس لڑائی کا باعث آپ ہی ہین - یہ کس لیئے ؟ -

گرگین - تم نادان لڑکی ہو - ان باتون کو کیونکر سمجھ سکتی ہو -

دلنی - کیا مین نادان لڑکیون کیطرح باتین کرتی ہون ؟ - یا اونکی طرح کوئی کام کرتی ہون ؟ - مجھے جس غرض سے نواب کے محل مین داخل کیا ہے اگر مین نادان ہون تو وہان مجھ سے کیا کام نکلے گا ؟ -

گرگین - اچھا ان باتون کو جانے دو - اگر انگریزون سے لڑائی ہوئی تو ہمارا تمھارا کیا ہرج ؟ - لڑائی ہوتی ہے تو ہو -

دلنی - کیا آپ لوگ فتح پا سکتے ہین -

گرگین - اُمید تو یہی ہے -

دلنی - اِسوقت تک انگریزون سے کون جیتا ہے -

گرگین - انگریز لوگ کے گرگین خانون سے لڑے ہین ؟ -

دلنی - سراج الدولہ کا بھی ایسا ہی خیال تھا - خیر - ہم لوگ عورت ذات ہین - ہمارے دلمین جو بات آتی ہے ہم اوسی کا یقین کرتے ہین - میرا خیال ہے ہم لوگ کسیطرح انگریزون سے جیت نہین سکتے - اس لڑائی

گرگین۔ اگر اسوقت میرے پاس کوئی آئے تو اوسکی روک تھام کی جا-
اور نہ پوچھا جائے کہ وہ کون ہے۔ تم نے یہ باتین سمجھ لی ہین۔
چوبدار۔ حضور کے حکم کی تعمیل ہوگئی۔
گرگین۔ اچھا۔ تم کسیقدر فاصلے پر ٹھہرو۔
اوسوقت گرگین خان نے خلوت کو باندھا اور ایک مناسب مقام پر
اونکو چھپا کر رکھدیا اور دل ہی دل مین یہ باتین کرنے لگا۔
"اب کس راستے پر جاؤن؟ آجکل ہندوستان سمندر ہو رہا ہے۔
جو شخص جسقدر زیادہ غوطے لگا سکے گا وہ اوسی قدر زیادہ موتی نکال لیگا
کنارے بیٹھ کے لہرین گننے سے کیا ہوگا؟ دیکھو مین گز سے ناپ
تاپ کے کپڑا بیچتا تھا۔ آج میرے خوف سے ہندوستان کانپ رہا ہے۔
بنگالے کا مالک مین ہی ہون۔ کیا مین بنگالے کا مالک ہون؟ کون مالک
ہے؟۔ انگریزی سوداگر مالک ہین۔ میر قاسم اونکا غلام ہے۔ اور مین
میر قاسم کا غلام۔ مین مالک کے غلام کا غلام ہون۔ واہ کیا بڑا رتبہ ہے!
مین بنگالے کا مالک کیون نہ ہوجاؤن؟ میری تو یون [illegible]
کون کھڑا ہوسکتا ہے؟۔ انگریز! ایک مرتبہ سامنے آ [illegible]
ہو۔ انگریزون کو اس ملک سے نکالے بغیر مین مالک [illegible]
مین بنگالے کا حکمران ہونا چاہتا ہون۔ میر قاسم کی پروا [illegible]
چاہون اونکو مسند سے گھسیٹ کے دور پھینک دون [illegible]
لیے درجۂ اعلی پر پہونچنے کی محض سیڑھی ہین۔ [illegible]
پر چڑھ آیا۔ سیڑھی کو پھینکدے سکتا ہون۔ ہان مصیبت [illegible]
انگریزون کیوجہ سے۔ وہ لوگ مجھے اپنے قابو مین لانا چاہتے [illegible]

مین ہم لوگ تباہ ہوجائینگے۔ مین آپسے یہی التجا کرنے آئی ہون کہ
آپ لڑائی سے باز رہین۔
گرگین۔ ان معاملات مین عورتون کے مشورے پر عمل نہین ہوسکتا۔
دلنی۔ میرا مشورہ ماننا پڑیگا۔ معاف کیجئے۔ مجھے ہر چہار طرف اندھیرا ہی
اندھیرا معلوم ہوتا ہے۔
یہ کہکر دلنی رونے لگی۔
گرگین خان کو بڑی حیرت ہوئی۔ کہنے لگا۔
"تم۔ روتی کیون ہو؟۔ اگر میر قاسم تخت سے اوتار دئے جائینگے تو
مین تمکو ساتھ لے کے وطن چلا جاؤنگا۔"
مارے غصے کے دلنی کی آنکھون سے آگ برسنے لگی۔ نہایت تیکھے پن سے
اوسنے جواب دیا۔
"کیا تم بھولے جاتے ہو میر قاسم میرے شوہر ہین۔"
گرگین خان نے کسیقدر متحیر اور کسیقدر شرمندہ ہوکر جواب دیا۔
"نہین۔ مین اوس بات کو بھول نہین گیا۔ مگر کسی کا شوہر ہمیشہ زندہ
نہین رہتا۔ اگر ایک شوہر نہ رہا تو دوسرا شوہر ہوسکتا ہے۔ مجھے امید ہے
کہ ایکدن تم ہندوستان مین دوسری نورجہان ہوگی۔"
دلنی مارے غصے کے کانپتی ہوئی اوٹھ کھڑی ہوئی۔ آنسوؤن کو روک
کے خشمناک چتونون کے ساتھ تھرتھراتی ہوئی آواز سے کہنے لگی۔
"جہنم مین جاؤ!۔ وہ گھڑی بڑی منحوس تھی جب مین تمہاری بہن
پیدا ہوئی۔ وہ گھڑی بڑی منحوس تھی جب مین نے تمہاری مدد قبول کی
عورتون کی محبت اونکے رحم اور اونکے ایمان کو تم نہین جانتے۔ اگر تم

دفعیہ نامردی و سستی کیلئے بیبہا گولیاں
اکسیر اعظم گولیاں
دوائی دافعہ خرابی خون
گولیاں مقوی جسم
سرمہ اکسیر
المشتہر حکیم ڈاکٹر شرم سنگھ ایس ڈبلیو مقام شہر سیالکوٹ

پامال مضمون

...ن اردو لکھنا سیکھ لیا کیونکہ اگر اسے ... نہیں جانتا۔ یہان عرایض نویس تک ابھی ناگری نہیں جانتا۔ کسی ضلع مین جا کر کسی محرر۔ منشی۔ عرضی نویس سے کہیئے تو کہ وہ ناگری لکھے۔ فیصدی ... گے۔ پھر فائدہ کیا یہ بھی غلط ہے کہ ناگری ... املا ہے۔ اگر وسیع ہوتی تو اردو ... کو اپنے ادریس مین

... کیا ضرورت تھی کہ ہم ناگری کی اصلاح ... ہے مین کہ جلد لکھی جائے اور جو حروف نہین ... ہو رہا ہے ہین اسی واسطے وہ کمیٹی ہو رہی ... گری کو ترقی دے۔

... اجنگھ۔ تم کیا مسلمان لوگ ہند کا اب کمزوری ... ہے۔ ہر بات مین جاپان اچھا۔ جاپان ... جاپان سے ہم سے کیا تعلق اچھا ہے ... ہے۔ ہم مسلمانون کو ٹرکی اور انگلینڈ کی ... کیا کم ہے۔

... اخبار کو دیکھو۔ نظام جاپان اپنی رعایا کو ... مین بھیجتے۔ رامپور سے یہ نہین ہوتا وہ نہین ... تا۔ جاپان انگلینڈ سے صنعت مین بڑا ہی کر وہان ... ون جائین مسلمان۔ مسلمان صنعت سیکھ جاتے ... جرمن۔ فرانس۔ ٹرکی۔ امریکہ۔ جاپان ... کرا یا ہے یورپ کا شاگرد ہے۔

... ابھی وہان کی جیب نہین ہوتی۔ ہان جنگ ... روس سے کامیاب ہوا۔ یہ ایک اتفاقی بات ہے ... اگر وہ جنگ مین زبردست تھا تو صلح بے خرچہ ... کیون مانی۔ بس کہو اپنے بہادری جان بازی ... بدولت بچ گیا۔ کیا روس انگلینڈ جرمنی وغیرہ ... کا سلطنت کسی سے جیت جاتا تو خرچہ جنگ ... دیتا۔ جاپان کچھ متمول بھی نہین ہے خرچہ کی پروا نکی۔ ہان کہو صلح غنیمت سمجھا۔

... جنگھ۔ مولوی ندوہ صاحب السلام علیکم۔ ... شما چہ مے کنید۔ چرا در گورنمنٹ خود عرض کردہ نزد امیر کابل برائے خیر مقدم نمی روی ودست طلب دراز نمی کنی۔

... شبلی شما۔ چرا تصانیف را مسدود کرد۔ گاہے ... بہ الندوہ می نویسد از ین قوم را چہ سود۔ اگر دستور۔ پارسیان خوب بود چہ کنم۔ واگر ... مسلمان نبود چہ باید کرد۔ ... تصانیف ... امید بود ... تاریخ ... اردو مجتمع خواہد شد۔ ودیگر تصانیف ... سائنس وفلسفہ ... اردو خواہم ... شبلی آن شبلی نہ ماند۔ ...

ہم گذاشت یک کالج ہندو کالج ... یک ندوہ۔ اینجا۔ باید دید چہ سلمان ست۔ انجا چہ۔ راست ست کہ امرا اینجا توجہ ندارند بلکہ مخالفت می کنید۔ خصوص این نیچریان علیگڑھ حالے کہ شنیدند۔ کہ ندوہ قدم نہاد۔ مگر نظر بخدا باید داشت۔ وکوشش باید کرد۔ این سکنڈ لنگویج انگریزی در ندوہ چہ چیز است انگریزی ہم بطور سکنڈ لنگویج کار می تواند داد و چرا ندرتیہ ہائے انگریزی یا سائنس کشادہ اند۔ یا صرف عربی۔ فارسی۔ ترکی باید داشت یا دوا رید کہ گورنمنٹ گاہے مخالف عربی وندوہ نیست این نیچریان اند کہ این ندوہ را۔ شمشیر آبدار برائے ترقی مسلمانان پولٹیکل و با نفسے انند۔ ہمت بلند دارو بائے استقلال مستحکم۔

ملا اجگری سلمہ

یعنی حسان دیہات

عزت افزائی کا سہل لٹکا

—•—

یار جے اودھ پنچ!

دنیا اسکے پیچھے پریشان۔ مگر آجتک اسکی تھاہ نہ ملی پر نہ ملی۔ عالم ہیچ کاران کی ہزارون مخلوق اسکے لیے سر دی ماری اور مرحوم ومغفور بنی لیکن

درین ورطہ کشتی فروشد ہزار
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

پھر ایسی تباہی وبربادی مین ایجناب علیہ الغفران والرضوان کیونکر مصم بکم فہم کلا یعقلون بنے بیٹھے رہ سکتے ہین۔ بنائے علیہ وبنا برین ہیچ مدان کے دریائے رحمت مین جوش اور جوش مین مدوجزر کا خروش ہوا لے۔ مولی لٹتے ہین۔ امیدوارون کو لوٹ دیجئے۔ آئین۔ اور فوراً کے جو ہتر سکنڈ ... سے اپنا دامن پر کرلین۔ ورنہ بھسڈی رکھئے۔ ساری عمر پچتانے کے سوا کچھ حاصل وصول نہین ہوگا۔ لو اچھا مطلب سنو۔

نمبر (۱)۔ حکام کی خوشامد چاپلوسی خاک بوسی۔ سر بوسی۔ چشم بوسی۔ دست بوسی۔ ... بوسی۔ پا یہ بوسی۔ قدم بوسی کرو۔ بڑے دن صاحب بہادر ... تشریف لائے ... تکلف واہتمام سے ڈالیان بھجواؤ

دعوتین کرو۔ آبا واجداد کی گاڑھی کمائی بلا خوف وخطر ننلو کی جگہ ہزار اور ہزار کی لاکھ دو لاکھ ہوائے فائدہ کیطرح خارج کردو۔ کچھ آن کچھ چھوٹے کچھ بڑے بابا کے نذر ونیاز کرو۔ اور پھر بے خوف وہراس خان بہادر۔ اے۔ بی۔ سی۔ کہ آنریری کا ٹیکا ماتھے کے بیچون بیچ مین چپکا کر نمود ار ہو جاؤ۔

نمبر (۲)۔ بگلے کے پر کیطرح صاف وشفاف رہو۔ غسل روز کرو۔ اور چہرے کو صفاچٹ رکھو۔ ہان دہن شریف سے اگر بدبو آئے۔ یا دندان مقدس کشت زعفران بن جائین۔ فلا باس بہ۔ آبدست کی ضرورت نہین۔ اور ہاتھ کو نجس کرنے کی حاجت نہین۔ یہ سب نیٹوپنے کے جھگڑے ادر آنکے ڈھکوسلے ہین۔ کاغذ کا پولندہ کافی ووافی ہے۔

نمبر (۳)۔ تم اکیلے بھی ہوا نہ کھاؤ۔ ورنہ ساری صاحبیت کرکری اور تمہاری مقتبس ہوا اوکھر جائیگی اگر یہ ضرورت ہے۔ کہ ہوا خوری کے لیے اکیلے نہین بلکہ دو کیلے نکلو۔ چاہے اپنی یا کسی اور کی گھر بسی ہو۔ بی صاحبہ کو صاحب لوگون سے شیک ہینڈ کا کرتب بتلاؤ۔ حجاب حجیب ہٹ جائے۔ اور سارے گن معلوم ہو جائین تو مطلق العنانی کا تمغہ دو۔ اور یارون سے ملنے جلنے کے لیے آزاد کردو۔ اور پردہ نیچر کی روح پر فاتحہ پڑھ دو۔

نمبر (۴)۔ کبھی بھولے سے انکی خلوت کو جلوت نہ کرو۔ اور تخلیہ مین ... نہ ہو۔ بلکہ ایسے موقع مین

۱۶-۱-۰۷ ۱۷-۵-۰۶

دمہ کا کامل علاج

بابو جگپت رائے محلہ درگا کنڈ شہر بنارس دمہ کے مریضون کو ہر اتوار کے دن بارہ بجے سے دو بجے تک اونکے پاس جاتے ہین آٹھ آٹھ ہفتہ کی ادویات کہ جنسے کامل صحت ہو جاتی ہے۔ یعنے پھر دمہ کا دورہ نہین ہوتا مفت دیتے ہین۔

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند جالا پڑوال۔ غبار۔ سبل۔ سرخی۔ پھولا۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جاتا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے۔ اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اُٹھاسکین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے۔ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

پروفیسر میاسنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) جناب پروفیسر میاسنگھ صاحب تسلیم مین نے آپکا میرکا سرمہ کو تقریبا تیس مریضون پر استعمال کیا۔ جو موتیا بند۔ دھند پھولا ناخونہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے ان مریضون پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور بیحد مفید پایا میری رائے مین آپکا سرمہ مثل پوڑیہ کونین بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونا چاہیئے تاکہ امیر و غریب آپکے سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو دعائے خیر سے یاد کرین براہ مہربانی ایک تولہ میرکا سرمہ سفید اعلی قسم وی۔ پی۔ پوسٹ بھیجدین۔

راقم۔ ڈاکٹر چوہدری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ [illegible] ضلع [illegible]

(۲) مین نے میرکا سرمہ جوکہ سردار میاسنگھ صاحب نے خود بنایا ہے خود اور بہت بیمارون پر استعمال کرکے دیکھا ہے۔ اور مین اسکی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ نادر میرکا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھون کی بیماریون کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ مین نے اپنے تجربہ سے مین آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا مین آنکھون مین ذرا بھی کسی قسم کی شکایت [illegible] مین دوسرون کو استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہون۔ [illegible]

مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے۔ دھند خارش۔ سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ اور سچ پوچھو آپنے اسقدر سستے دامون مین یہ سرمہ ایجاد کر ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے جسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہے۔ ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اوٹھاوین۔ اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین۔

راقم۔ پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور

(۳) مین اور میرے بہت سے متعلقین نے میرکا سرمہ جوکہ سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھون کی بیماریون کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ آنکھون کو تروتازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے۔ آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی۔

راقم۔ جناب محمد حیات خان صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ سابق جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر قسمت جالندھر ممبر کونسل [illegible]

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم۔ مین نے آپکا میرکا سرمہ استعمال کیا۔ مین تصدیق کرتا ہون کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لیے بہت مفید ہے میری آنکھین بالکل کمزور تھین

اکتا تار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا۔ اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف ۴ روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہون۔

راقم۔ میان خورشید محمد خان خلف نواب سین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال

(۵) مکرم بندہ تسلیم۔ مین آپکے قابل قدر میرکا سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہون حقیقت مین جیسا آپنے اشتہار مین لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے۔ مین نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہون۔

راقم۔ راؤ [illegible] گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی محلہ چوڑیگران

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے اشتہار کی سندات مین سے کسی ایک کو بھی فرضی ثابت کرے تو [illegible]

اسطرح دم دبا کر بھاگو جسطرح شیر غران سے گیدڑ بھاگتا ہو۔

نمبر(۵) ۔ پولیس پر نثار رہو۔ اور ہر وقت انکے یار و مددگار بنے رہو۔ سدا انکی اطاعت و انقیاد پر مستعد رہو۔ اور انکے بس مین رہو۔ کیا معنے کہ جسطرح تمکو نچائین ۔ ناچو۔ قلابازیان کرو۔ اور جہان مین جہان بلا لے جائین ۔ جاؤ۔ چاہے دیوانی ہو۔ یا غیر دیوانی۔ کوئی مضائقہ نہین ۔ عزت کے لئے سب درست ۔ اور حرام بھی حلال ہوجاتا ہے۔

نمبر(۶) ریاست و ثروت کی کبھی تم بار برداری کرو۔ اور اگر خدانخواستہ اس مین کبھی دھر لیے جاؤ۔ تو انکو بعجلت حرف علت بلحاظ باززاری عصمت فروشان کیطرح ساقط کردو۔ یا ملکہ وکٹوریہ کے انتقال یا ولیعہد یا لارڈ منٹو وغیرہ کی یادگار مین گورنمنٹ کے حوالہ کرو۔ اور اگر یہانتک بلند پروازی کی طاقت نہ ہو۔ تو سہل نسخہ یہ ہے کہ کچھ تحفے کچھ ہدیے کچھ شہد سے کچھ شاہزادی کچھ وزیرزادی کچھ امیرزادی کچھ مال زادے وغیرہ وغیرہ کے بعینہٖ گرانقدر بن جاؤ۔ اور جو تیان چٹخایا کرو۔ کیونکہ نیچر عالم پیچ کاران نے انکو حقیقی وارثی یتیم بنایا ہے۔ دنیا مین انسے زیادہ کوئی بھی ثابت نہین ہوسکتا۔

نمبر(۷) جسطرح بن پڑے زور لگا کر چار ورقی اخبار ضرور نکالو۔ چاہے خوگیری بھرتی ہو۔ کوئی ہرج نہین بے بہہ دانی کا ہمیشہ دعویٰ کرو۔ بڑون کے منہ لگو اور وفتنا کی طرح بلبلاؤ ضرور۔ چاہے کوئی کچھ نہ سمجھے۔

نمبر(۸) اگر شاید سے

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

تمہارے اقبال کا ستارہ چمکے اور آندھی نہین اندھیری مجسٹریٹ کی لنگڑی کرسی ملے۔ تو فوراً کے قبل اور مبلی متملق بن جاؤ۔ اور بے زبان بکریوں کی گردن فوراً کرو۔ یا اگر یہ لنگڑی کرسی نہین۔ کوئی خس و خاشاک کا دوسرا ہی عہدہ ملے تو اسکو بھی مغتنمات سے جانو۔ اور اوسپر اسطرح چمٹو جسطرح چوہے پر بلی۔ بلی پر کتا۔ بلکہ زرفشانی یا حکام کی ضرورت آن پڑے۔ تو تدبر و تفکر کی حاجت نہین دل کھولکر صرافی کرو۔ اور قارون کی قبر پر اسطرح لات مارو۔ کہ وہ بھی کلبلا اوٹھے۔

نمبر(۹) اگر دنیاوی عزت کے ساتھ دینی رکھ رکھاؤ بھی مدنظر خاطر ہو۔ تو وقتاً فوقتاً دینی اقتدار کی تسبیح کھٹکھٹاتے رہو۔ اور ہر ساعت ہر آن بہ کیطرح روپ بدلو۔ یہ ہم عزت افزائی کا ایک زینہ ہے۔ جو موصل الی المطلوب ہو سکتا ہے۔

نمبر(۱۰) بلا وا نہ آئے۔ دعوتی کارڈ نہ آئے۔ نہ آئے۔ مگر خبردار کسی جشن کسی خوشی کی پارٹی کسی دعوت کی تقریب مین کبھی نہ چوکو۔ اسطرح زبردستی نفوذ کرو جسطرح مینڈکون کے بل مین سانپ گھستے ہین۔ گردن دیکر نکالے بھی جاؤ۔ مگر اسکا اثر نہ لو۔ اور اپنے چہرے پر شکن نہ آنے دو۔ منت و سماجت سے یا منقوش اسمعیل علیہ السلام کے ذریعے سے جاؤ۔ اور صاحب لوگون سے ہاتھ ملاؤ۔ ضرور۔

نمبر(۱۱) کسی مہ جبین نازنین نازک بدن غارتگر ہوش ایمان لندن سے دل لگاؤ۔ اور مفت کا سودا خرید لو۔ چاہے یکرنگی ہو یا دورنگی۔ سستر جوہے کھائے ہوئے یا بھیتر۔ بلا نوش ہو یا دی نوش۔ کچھ پروا نہین سدا فدا۔ اور پروانے کیطرح ہر وقت نثار رہو سے

گھر چھٹے کعبہ چھٹے بتخانہ میخانہ چھٹے
سب چھٹے لیکن نہ چھوٹے آستانہ یار کا

اقارب کا عقارب بنا رہنا۔ والدین ناخوش ہون کچھ مضائقہ نہین سے

گرچہ بدنامیست نزد عاقلان
ما نمی خواہیم ننگ و نام را

۱۵-۱۱-۶ — (۵)

(ایڈوکیٹ بمبئی سے)

(بمبئی کے لوگ جو کچھ کہتے ہین وہ بمبئی کی خلائق کے لیے کافی شہادت ہے)

جبکہ ہم خود ثابت کرسکتے ہین اور ہمارے کان اس بات کو سنتے ہین اور ہمارے دوست بھی اس بات کو ثابت کرتے ہین۔ تو اس سے زیادہ معتبر شہادت کونسی ہوگی۔ یہ بات کلکتہ کے لوگ کیا کہتے ہین یا کولمبو کے باشندہ کیا خیال کرتے ہین وہ نہین ہے بلکہ یہ جو کہ بمبئی کے لوگ سچے جانتے ہین وہ بات ہے۔ کیا آپ اپنے ہمسایون کی بات پر یقین نہ کرینگے؟ یہ تحریر کہ جھیٹی گلی کماٹی پور امیڈیکل اور سرجیکل ہال کے طبیب ڈاکٹر وی۔ ایم۔ لونے کی ہے پڑھیے۔ وہ لکھتے ہین میرے ان مریضون کو جو کہ جوڑون کے سخت اور پرانہ درد مین مبتلا تھے ڈون کی بیٹھ کے درد اور گردہ کی گولیان (Doan's Backache Kidney Pills) دینے سے مجھے بہت ہی عمدہ نتیجہ حاصل ہوا کیونکہ ایسے بہت سے مریضون کو کہ جنکو یہ گولیان مین نے دین پوری پوری شفا حاصل ہوئی ایسے مریضون کے لیے مین نے اس دوا کو نہایت مجرب پایا اور مین نے ان گولیون کو بارہا دیا ہے۔ گردون کی بیماری خطرناک ہے۔ کیونکہ وہ بہت خفیہ طرح سے اپنا گھر کرلی جاتی ہے۔ اسکی علامتین بہت ہین مثلاً درد سر۔ مزاج کا چڑچڑاپن۔ دل کی کمزوری۔ نیند نہ آنا۔ چکر آنا۔ تکان وغیرہ سے۔ گردون کے خراب ہونے کی یہ بھی علامتین ہین۔ پشت کا درد۔ جلندھر۔ پیشاب کی شکایات جوڑون مین درد ہونا۔ پتھری۔ مثانہ کی کمزوری۔ گردون کی بیماری قبل اسکے کہ اسکا سبب معلوم ہو کئی سال بیشتر سے جسم مین اپنا گھر کرلیتی ہے اور اسلیے یہ بہت ہی خطرناک ہے۔ ڈون کی بیٹھ کے درد اور گردہ کی گولیان (Doan's Backache Kidney Pills) گردون اور مثانہ کی بیماریان دفع کرتی ہین۔ تمام دوا فروشون کی دوکانون پر یا براہ راست ڈون کی ادویہ پوسٹ آفس بکس نمبر ۸۱ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہین قیمت فی شیشی دو روپیہ یا چھ شیشون کے ۱۰۔

کل شئی یرجع الیٰ اصلہٖ - باقی کچھ ضرور نہیں -

رباعی

لٹا رہا ہوں مضامین نو کے مین انبار
خبر کرو مرے خرمن کے خوشہ چینوں کو

بقلم

حضرت ابوالقفل المعروف بہ ابوالمجد بہاری

صدائے گنبد

بقیہ مطبوعہ - ۶ - دسمبر ۱۹۰۶ء

اعتراض سوم - "اگلے زمانہ مین جبکہ خدا نے مسلمانوں کو عروج دے رکھا تھا اور رکھا تھا اونکو سربلند - مگر ایک فرقہ تھا جسنے شرع مین ایک دیوار حائل کردی اور ہر چیز کو ظاہری و باطنی معنون مین لینے لگے - اور رہبانوں کا فرقہ قایم کیا - اس فرقے کے بعض لوگون کو ہدایت ہوئی اور بعض اُسی طریقہ پر قایم رہے -

جواب - "یہ اعتراض بھی ترا بالکل لپوچ ہے - اولاً اسلام مین رہبانیت ہے ہی نہین جیساکہ "لا رہبانیۃ فی الاسلام" سے ظاہر ہے ہان اہل معرفت یا اہل باطن کا فرقہ ضرور ہے - جسکو صوفی یا عارف کہتے ہین - یہ نعمت عظمیٰ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوبکر صدیق رضی کو عطا ہوئی جیسا کہ حدیث نبوی صلعم "ما صبّ اللہ فی صدری صببتہ فی صدر ابی بکر" سے ظاہر ہے اور اسکی اشاعت عام اور ترقی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ذات سے ہوئی بموجب حدیث نبوی "انا مدینۃ العلم وعلیٌ بابہا" بہرحال اس گروہ پاک کے ایسے برگزیدہ سرگروہ تھے کہ جنپر کسی قسم کے اتہام باندھنے سے انسان کافر ہوجاتا ہے - یہ حضرات علم باطن کے سرچشمہ تھے - اور آپکے سلسلہ مین اسوقت تک بڑے بڑے اولیاء کاملین گزرے ہین اس گروہ پر الزام رکھنا صرف تیرا اور تیرے شاگردونکا کام ہے -

اعتراض چہارم - "شاہ عبدالاحد صوفی کے مضمون پر ہے - (چونکہ اسکی نقل کرنے مین کئی کالم سیاہ ہونگے لہذا اعتراضونکا اختصار کیا جاتا ہے) اسکے جواب مین اسقدر کہدینا کافی ہے کہ وہ مضمون تیرے اور تیرے شاگردون کے سمجھ سے اعلیٰ ہے -

اعتراض پنجم (الف) چونکہ زمین گول ہے اسلیے تیرا خطمون مین لکھنا مرکز کا واقع نہین ہوسکتا

اودھ پنچ - مطبوعہ - ۱۳ - دسمبر ۱۹۰۶ء

جواب - اگر مان لیا جاوے کہ زمین گول ہے تو مکہ کیا جس مقام کو چاہین مرکز قرار دیسکتے ہین پس اگر مکہ کو ناف زمین باعتبار مرکز کہا گیا تو کیا برائی ہوئی قرآن مجید اور دیگر کتب آسمانی سے زمین کے مسطح ہونیکا ثبوت کافی پایا جاتا ہے جسکو کلام الٰہی پر یقین کامل ہے وہ زمین کے گول ہونے کو ہرگز باور نہ کریگا کیونکہ دلائل عقلی قطعی نہین ہوسکتے اور نہ بدیہی اسکا کوئی ثبوت ممکن ہے - حکماء سابق نے جیسا کچھ دلائل سے ثابت کیا تھا وہ اسوقت ایسا ہی قطعی اور یقینی معلوم ہوتا تھا جیسا کہ آج اسکے خلاف پورا وثوق ہوتا ہے حکماء حال نے اپنے دلائل سے اسکی تردید کردی پس کوئی زمانہ ایسا بھی آسکتا ہے کہ جو موجودہ خیال کی تردید کردے لہذا احکام خدا کے ہوتے ہوئے ہمکو رائے حکما (جو محض فرضی ہوتی ہے) ماننے کی ضرورت نہین -

(ب) مکہ کے صرف تین ہی سمت پہاڑ نہین ہین بلکہ چہار سمت پہاڑ ہین اور صرف مدینہ کیطرف راستہ نہین ہے - بلکہ جدہ اور طائف کی جانب بھی راستہ ہے -

جواب - "یہ ایسا غلط اعتراض ہے جو کہ تو نے شراب کے نشہ مین بکدیا ہے -

اس نقشہ کو بغور دیکھ اور سمجھ -

مکہ کے چار طرف پہاڑ ہرگز نہین ہین صرف تین طرف پہاڑ ہین اور مدینہ کیطرف راستہ ہے (یعنے اس سمت بڑے بڑے پہاڑ نہین ہین جدہ اور طائف کو جو راستے ہین وہ درون مین ہے یا چوٹیون پر چڑھکر مدینہ کی جانب اگرچہ پتھریلی زمین ہے لیکن پہاڑ نہین ہین جیسا کہ نقشہ سے ظاہر ہے -

(ج) - اہل عرب نہایت کثیف و خش - صفائی پسند نازکخیال - اور مہذب نہین ہوتے - یہ کھلا کھلا جھوٹھ ہے -

جواب - "اہل عرب مین ان اوصاف کا ہونا خود قرآن مجید سے ثابت ہے اور جو کچھ تمدن اور تہذیب اہل عرب نے دنیا مین پھیلائی ہے اسکی تاریخ شاہد ہے نہ جاہلون سے پوچھنے کی ضرورت ہے اور نہ بحث کی کیونکہ زمانہ گذشتہ کے عربون کے اوصاف کیے گئے ہین جس سے زمانہ رسالت و خلافت مراد ہے اور اگر تو "ہوے" کو صیغہ حال سمجھتا ہے تو تیرے معلم الملکوت ہونے پر تف ہے -

(د) اڈیٹر الہادی کا یہ لکھنا کہ مسجد نبوی وسط شہر (مدینہ) مین واقع ہے اور اس سے کچھ فاصلہ پر روضہ مبارک ہے - غلط ہے - حالانکہ روضہ خود مسجد نبوی سے متصل ہے نہ کہ باہر -

جواب :- اوڈیٹر الہادی سے یہ ہرگز نہین ... مضمون کے احاطہ سے باہر ہے۔ کچھ فاصلہ کا مفہوم اس حالت مین جبکہ وہ ملحق نہین ہے قریب قریب چیز کے لیے بھی سمجھا جاسکتا ہے اگر تو کچھ کے معنی پر غور کریگا تو خود تیرا دل ایسے غلط اعتراض پر تجکو ملامت کریگا۔

(۵) "مدینہ شاداب اور زرعی شہر ہے مگر ہمیشہ گرانی رہتی ہے اور پھر بھی کوئی گھبراتا نہین۔ یہ متضاد باتین ایک ساتھ جمع نہین ہوسکتین۔

جواب :- اگرچہ مدینہ نہایت شاداب اور زرعی جگہ ہو۔ لیکن ملکی و زائرین کی کثرت سے گرانی ہونا یقینی امر ہے اور چونکہ زائرین سے انکو اسکا کافی معاوضہ ملجاتا ہے اسلیے گھبرانے کی کوئی وجہ باقی نہین رہتی۔

(۶) "صوبہ حجاز نجد کو تہامہ سے جدا کرتا ہے اسکے جنوب مین یمن اور تہامہ مین اور مشرق مین نجد حالانکہ حجاز کے ٹھیک مشرق مین نجد ہے۔ جو اسکی سرحد سے ملحق ہے اور حجاز کے مغرب مین بحر قلزم تہامہ نجد کا ایک بیابان ہے"

جواب :- چونکہ تو نے تہامہ کو نجد کا بیابان سمجھ لیا ہو اسیوجہ سے تجکو اسقدر غیظ و غضب ہوا کیونکہ نجد کا بیابان تہامہ ہے تہامہ نہ بیابان ہے اور نہ اسکو نجد سے کچھ علاقہ۔ صرف تیرے سمجھ کا قصور ہے باوجودیکہ تو معلم الملکوت تھا لیکن اب بڈھا ہوگیا تیرے حواس فقرد ہوگئے تہامہ اور یمامہ مین بھی فرق نہین معلوم ہوتا۔ اسلیئے تو نے اپنے شاگردون کے پوچھ پوچھ کے یہ اعتراض کیے ہین۔

تہامہ مضمون کے نزدیک ملک یمن کا ایک چھوٹا صوبہ ہے۔ حجاز تہامہ اور نجد کا حد فاصل ہے۔ تہامہ کی غربی و جنوبی سرحد بحر قلزم ہے۔ اسکا غربی سرا مکہ معظمہ سے ملتا ہے۔ تہامہ ہرگز بیابان نہین بلکہ بہت آباد صوبہ ہے اسکا بہت بڑا شہر زبیدہ ہے اسکے علاوہ معقر۔ کدرہ۔ جور۔ عطنہ وغیرہ قریب بیس شہر کے آباد ہین اسکو سوائے تیرے اور کون بیابان کہہ سکتا ہے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم جیسے ہی بزرگ نے لاحول پڑھا شیطان فقرا ہوگیا۔

پھر بزرگ نے (میری طرف مخاطب ہو) "اپنے دل سے تمام شکوک نکال ڈالی اور جو کچھ کر خلوص دل سے کر عشق و محبت کے بغیر اس راہ مین قدم رکھنا مشکل ہے کیونکہ تلبیسات شیطانی اور تجلیات رحمانی مین تمیز کرنا بیحد دشوار ہے جیسا کہ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نغرامی قدس سرہ اپنی کتاب کلمات التحقیق مین فرماتے ہین۔

"سالک را باید کہ بر تجلیات قانع نشود زیرا کہ تمیز در تجلیات رحمانی و تلبیسات شیطانی مشکل است"

چنانچہ حدیث نبوی مین جسکو ابن سعد محدث نے روایت کی ہو کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے۔

"ان الشیطان عرشاً بین السماء والارض اذا اراد بعبد فتنۃ کشف لہ عنہ"

ترجمہ۔ آسمان و زمین کے درمیان شیطان کا ایک عرش ہے جب کسی بندہ کو فتنہ مین مبتلا کرنا چاہتا ہے تو اس عرش کو ظاہر کرتا ہے"

سچ ہے آج جو روشنی ظاہر ہوئی یہ عرش شیطانی ہے جسکی تصدیق بیان فانی سے بھی ہوتی ہے۔

پس اے میرے عزیز اگر تجکو طلب حق ہے تو کسی عارف باللہ کو تلاش کر بغیر اوسکی دستگیری کے منزل مقصود تک تیری رسائی نہین ہوسکتی۔ لیکن ؎

بیر با پیر بر طریق مصطفیٰ
تا کہ بنماید ترا راہ خدا

اطمینان قلب کے لیئے درود شریف کا ورد رکھو اور پبلک کی آگاہی کے لیے اس مکالمہ کو اخباروں مین شایع کراد ے۔ ہذا بیان للناس۔ خدا حافظ۔

راقم

ابو العلا۔ ایم۔ یو۔ باقی۔ لکھنوی

اوڈیٹر۔ مضمون بالا محض اسوجہ سے درج اخبار کیا گیا کہ جس مضمون کا جواب ہے وہ پہلے درج کیا گیا۔ ورنہ مدعی سست گواہ چست کا مصداق ... مارے بھر اوسپر یہ اضطراب کہ صاحب مضمون نے مارے گھبراہٹ کے اور اخباروں مین بھی چھپوا دیا۔ بہرحال ہم اپنا فرض ادا کرتے ہین مگر صاحب مضمون سے اسقدر عرض کرتے ہین کہ جو کچھ خامہ فرسائی کرنی ہو سمجھ بوجھ کے ایک ہی اخبار کو منتخب کیا کرین اور جواب معقول دیا کرین۔

نصیحت نامہ راجہ گنیجکر سنگھ صاحب

بنام

مسٹر ظریف صاحب

مسٹر ظریف بعد تبلیغ مراسم رام رام آنکہ بھلا ہم تمسے یو جہت ہے کہ کالم جبرئیل ہو جو نذیر احمد (اوڈیٹر الہادی)

کا بیخبر بنا یو یہ کون مجہول جانچ ہے - اڈیٹر صاحب تو
مہری کہیر کہواہ تو کر مین تکا ایسا ہر گز نہ چھپے اوبجاو
پڑہا نہ لکہا نام محمد فاضل سب اخبارون کی دیکہن دیکہا
ذہو کا شوق چرآیا آین یاک رسالہ ماہوار ہی و ہو نکالا ہس
تو اومان کا بھس ملائی دھس جو تم سب حسد کی مارے
جرہر جات ہو - آیندہ سے ایسی باتن کا کہیال رکہیو

راقم نیاز
راجہ اگنھپکر سنگھ
از سمروتہ رلے بریلی

الہ آباد کا اسلامیہ یتیم خانہ
اور حضور لفٹننٹ گورنر بہادر کا معائنہ

الہ آباد کا اسلامیہ یتیم خانہ جو بہ سرپرستی مولانا حافظ محمد ولایت حسین
صاحب بفضلہ تعالیٰ نمایاں نشو و نما حاصل کر رہا ہے
اسکی موجودہ ضروریات ہنوز اس بات کی محتاج ہین کہ
مسلمانان الہ آباد خاص طور پر اسطرف توجہ کرین -
ہم دیکھتے ہین کہ یتیم خانہ سے متعلق جو نظم مولانا محمد
ولایت حسین صاحب دیاول جیسے سرپرست
و مولوی مظہر حسین صاحب نے بحیثیت سکرٹری
یتیم خانہ کے عمل فرما رکھے ہین وہ ایک حد تک
قابل داد ہین - یتیم بچون کی نگرانی اور صنعت وغیرہ
سکھلانے کے علاوہ اسبات کی پابندی زیادہ قابل
تحسین ہے کہ انکو تہذیب کا سبق سکھایا جاتا ہے
جس سے منتظمان یتیم خانہ کی روشن دماغی کا بین ثبوت
ظاہر ہوتا ہے - حال ہین بہ استدعائے رکن یتیم خانہ
یکم دسمبر ۱۹۰۶ء کو ہز آنر دی لفٹننٹ گورنر ممالک
متحدہ آگرہ و اودھ نے ۴ بجے شام کو یتیم خانہ الہ آباد
کا معاینہ فرما کر یتیم بچون اور اسکے کارکنون کی حوصلہ
افزائی فرما کر مسلمانون کا درجہ کمال کو پہونچایا - اس
موقع پر خاص خاص معززین و سرپرست صاحبان ہز آنز
کے استقبال کے لئے موجود تھے - چنانچہ اول حضور
نواب لفٹننٹ گورنر بہادر مولانا حافظ محمد ولایت حسین
صاحب کے مکان پر جو یتیم خانہ سے متصل ہے تشریف
لائے بعد کو یتیم خانہ ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ
اب کس شے کی ضرورت لاحق ہے - جسپر عرض
کیا گیا کہ نہ کافی مکان ہے نہ سرمایہ ہے - اسپر
حکم فرمایا کہ ہم سٹر مولوی کرامت حسین صاحب
کوئی جگہ نزول کی زمینون مین سے تجویز فرما کر
معہ تخمینہ ہمکو ایک ہفتہ مین مطلع کرین - ایک لڑکے
نے آپکی تعریف مین فارسی قصیدہ پڑھا جسکو
ہز آنر نے مسرت کے ساتھ سنا اور انکے انتظامات
اور صفائی اور جانفشانیون پر خوشنودی مزاج
ظاہر فرمائی - بعد کو صرف مولانا حافظ محمد ولایت حسین
صاحب اور شیخ عبد الصمد صاحب رئیس اعظم
الہ آباد سے جنہون نے اپنی عالی حوصلگی سے
اپنی جائداد کا ایک حصہ یتیم بچون کی پرورش کیلئے
ہمیشہ کے لیے وقف کر رکھا ہے - ہاتھ ملا کر
نہضت فرمائے گورنمنٹ ہوس ہوے - اور
اور ۲ - دسمبر ۱۹۰۶ء کو مسٹر لائق علی صاحب
گورنمنٹ مار کر اپنی جیب خاص سے ایکصد روپیہ
معہ ایک مسرت خیز اور آیندہ کے لیے عمدہ امید
دلانے والی چٹھی کے مولانا حافظ محمد ولایت حسین
صاحب کے پاس روانہ فرمایا کہ یتیم بچون کو تقسیم
کیا جائے -
اور ۳ - دسمبر ۱۹۰۶ء کو ہز آنر تشریف ارزانی فرما کے
لکھنؤ روانہ ہوے - ایک ہفتہ کے بعد الہ آباد واپس
تشریف لائین گے - اسمین شک نہین کہ ہز آنر
سر جیمس ڈگیس لاٹوش بہادر جیسا رحم دل
خدا ترس لفٹننٹ گورنر جو مسلمانون کی سرپرستی
مین خاص حصہ لینے والا ہو آیندہ آنا امر محال
ہے - ہز آنر کے تشفی بخش وعدے سے
قوی امید ہے کہ بعد واپسی لکھنؤ ہز آنر اپنی جیب
خاص سے ایک معقول رقم امدادیہ اور نزول
کی زمینون مین سے تقریباً آٹھ بیگھہ زمین ہی نہین
مرحمت فرمائین گے بلکہ امید ہے کہ تعمیر عمارت
یتیم خانہ کے لیے کافی رقم عنایت فرما کر یتیم بچون کی
دلی دعا ہمیشہ کے لیے لیتے رہین گے - کیونکہ ہمارے
فیاض زمان موجودہ لفٹننٹ گورنر بہادر
ممالک متحدہ آگرہ و اودھ ایسے خیراتی کامون
کی سرپرستی مین خاص دلچسپی رکھتے ہین - خداوند
کریم ایسے فرشتہ خصلت نواب لفٹننٹ گورنر کی
عمر اور دولت مین روز افزون ترقی فرمائے -
این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

راقم
(سمنا - ا - ر)

ضروری التماس

خدا کا شکر ہے کہ اس سال ۱۹۰۶ء کے گیارہ مہینے
کھیلتے مسکراتے کھلکھلاتے بخیر و خوبی ختم ہو گئے
بلکہ دسمبر یعنی سال عیسوی کی شام بھی کھسکنے چلی -
سنہ ۷ء آفتاب لب بام ہو رہا ہے کسیقدر شفق
بھی پھول چلی ہے - اب امید ہے چند روز میں بھی
اسیطرح حسب عادت مستمرہ نو اور دو گیارہ ہو جائے
اور نئے سن کا آفتاب جہانتاب جنوری سنہ ۷ء
کی چلمن سے تاک جھانک شروع کرے - پس
مستقل معاونین قدر دانان پنچ سے بھی توقع ہے
کہ حسب وضع اعانت کارخانہ پیشگی مرحمت فرمائینگے
اور مضامین سال نو سے دماغ ناظرین تر و تازہ
و مسرور کرین گے - اور جن حضرات اشتہاری کی مدت
پیشگی ختم ہو گئی ہے وہ بھی اس جانب جلد متوجہ
ہونگے کہ بعد اگانہ یاددہانی و تقاضا بجز زحمت کے
اور کچھ نہین -

راقم
منیجر اودھ پنچ

۶-۱۲-۰۶   ۱۲-۱۳

اودھ روہیلکھنڈ ریلوے

من ابتدائے ۱۵ - نومبر ۱۹۰۶ء تیسرے درجہ کے
مسافر جنکا ٹکٹ اودھ روہیلکھنڈ ریلوے پر
ایک صد میل یا اس سے زیادہ فاصلہ کا ہوگا نمبر
ایک اپ و ڈاون پنجاب میل مین سفر
کر سکین گے -

بحکم
پی رنیر صاحب
قائم مقام ٹرافک سپرنٹنڈنٹ مقام لکھنؤ

رسید زر

بشکر گزاری تمام معاونین کے نام نامی اسید بذریعہ کیے
جاتے ہین کہ اسیطرح اور حضرات جو اب تک خاموش ہین
توجہ فرمائین اور شکریہ کا موقع دیجیے -
جناب ٹھاکر بجرنگ بخش سنگھ صاحب تعلقدار ... للعہ
جناب صاحب سکریٹری اسٹوڈنٹ ڈبیٹنگ کلب ... للعہ
جناب کندن لال پٹواری محکمہ بندوبست ... للعہ

عرق ماء اللحم وافر غذا کا کام دیتا ہے
عرق ماء اللحم کے پینے سے چہرے پر نور برستا ہے
عرق ماء اللحم کے پینے سے خون کا مقدار جسم
پتہ:- حکیم ڈاکٹر علاء آبی زبدۃ الحکماء- آگرہ (موتی کٹرہ)

اوس اندھیری رات مین سڑک پر کھڑی ہوئی ولنی رونے لگی آسمان پر تارے چھٹکے ہوے تھے۔ درختون سے کھلے ہوئے پھولون کی خوشبو آرہی تھی۔ درختون پر اندھیرا چھایا ہوا اگر ہوا کے ہلکے ہلکے جھونکون مین پتون کے ہلنے کی آواز آتی تھی۔
ولنی نے روکر کہا۔ "کلثوم"۔

تیسرا باب

نواب کی بیگم رات کے وقت صرف ایک خادمہ کے ساتھ سڑک پر کھڑی ہوکر رونے لگی۔ کلثوم نے پوچھا۔ "اب کرنا کیا ہوگا؟"
ولنی نے انسو پونچھ کے کہا "آو۔ اس درخت کے نیچے کھڑے ہوجائین صبح ہونے دو"
کلثوم۔ اگر یہین صبح ہوگئی تو ہم گرفتار ہوجائین گے۔
ولنی۔ اوسکا خوف ہی کیا؟ ۔ کیا ہم نے کوئی بُرا کام کیا ہے جو ڈرجائین؟۔
کلثوم۔ ہم لوگ چورون کیطرح محل سے باہر آئے۔ کیون آئے اسکا حال تمھین کو معلوم ہوگا۔ غور کرلو۔ اور لوگ کیا کہین گے۔ اور نواب کیا سمجھین گے۔
ولنی۔ جو کچھ سمجھین۔ مگر میرا خدا منصف ہے۔ مین اورکسی کی راے کو خیال مین نہین لاتی۔ نہ سہی جان دیدونگی۔ اسمین ہرج کیا۔
کلثوم۔ آخر یہان کھڑے کھڑے کیا ہوگا؟
ولنی۔ یہان رہنے سے ہم لوگ پکڑ لیے جائین گے۔ اسی لیے یہین کھڑی رہونگی۔ مین چاہتی ہون گرفتار ہوجاؤن۔ جو گرفتار کرے گا وہ کہان لے جائیگا؟۔
کلثوم۔ دربار مین۔
ولنی۔ نواب کے پاس۔ مین بھی وہین جانا چاہتی ہون۔ میرا اور کہین ٹھکانا نہین۔ اگر وہ میرے قتل کا حکم دین گے تو مرتے وقت

اوسنے کہہ سکونگی کہ مین بے گناہ ہون ۔ چلو قلعے کے پھاٹک پر چلکر بیٹھین ۔ وہان جلد گرفتار ہوجائین گے ۔

اسی اثنا مین دونون نے دیکھا کہ اندھیرے مین ایک لمبے قد کا مرد دریائے گنگا کیطرف جارہا ہے ۔ یہ دیکھکر دونون عورتین ایک درخت کے تلے جاکر اندھیرے مین چھپ گئین ۔ اوس مرد نے گنگا کیطرف جانے کا راستہ چھوڑدیا ۔ اور جس درخت کے نیچے یہ دونون جاکر چھپی تھین اوسطرف چلا ۔ اوسکو آتے دیکھ کے دونون عورتین اور زیادہ اندھیرے مقام مین جاکر چھپین ۔

وہ لمبا آدمی بھی اوسی مقام پر پہونچ گیا ۔ " تم لوگ کون ہو " یہ کہکر وہ نہایت شیرین لہجے مین آپ ہی آپ کہنے لگا " ایسا بدنصیب کون ہے جو میری طرح راستے راستے پھر کے رات کاٹتا ہے " لمبے آدمی کو دیکھ کے عورتین ڈرگئی تھین ۔ مگر اوسکی آواز سنکر وہ خوف دور ہوگیا ۔ آواز بہت ہی شیرین ۔ درد اور رحم سے بھری ہوئی کلثوم نے کہا ۔

" ہم لوگ عورت ذات ہین ۔ آپ کون ہین ۔

مرد ۔ کے عورتین ۔

کلثوم ۔ دو ۔

مرد ۔ اسوقت رات کو یہان کیا کررہی ہو ؟ ۔

اوسوقت دلنی نے جواب دیا ۔ " مصیبت زدہ ہین ۔ ہماری مصیبت کا حال سنکر آپ کیا کرینگے ؟ "

اوس مرد نے کہا " کبھی کبھی معمولی آدمیون سے بھی کام نکل جاتا ہے ۔

اس لڑائی سے باز آؤ تو بہتر ہے ۔ نہین آج سے میرا تمہارا کوئی تعلق نہین ۔ تعلق رہے گا تو عداوت کا ۔ مین سمجھونگی کہ تم میرے جانی دشمن ہو ۔ تم بھی مجھے اپنی جانی دشمن سمجھ لینا ۔ مین نواب کے محل مین تمہاری جانی دشمن بنکے رہونگی "

یہ کہکے دلنی بیگم اوسی وقت اوس مکان سے باہر چلی گئی ۔

دلنی کے جاتے ہی گرگین خان سوچنے لگا کہ کیا کرے ۔ وہ سمجھ گیا کہ دلنی اب اوسکی نہین ہے میر قاسم کی ہوگئی ۔ ممکن ہے کہ بھائی سمجھکر اوس سے محبت رکھے مگر میر قاسم کے ساتھ زیادہ محبت ہے ۔ اگر دیکھے گی کہ بھائی اوسکے شوہر کا دشمن ہے تو بھائی کے خلاف ہوکے وہ اپنے شوہر کی خیر منائے گی ۔ اوسکا پھر قلعے مین داخل ہونا مناسب نہین گرگین خان نے نوکر کو آواز دی ۔

ایک سپاہی مسلح حاضر ہوا ۔ اوسکے ذریعہ سے گرگین خان نے پہرے والون کو حکم بھجوادیا کہ دلنی قلعے مین نہ جانے پائے ۔

وہ سپاہی گھوڑے پر سوار ہوکر قلعے کے دروازے پر دلنی سے پہلے پہونچ گیا ۔ دلنی جب وہان پہونچی معلوم ہوا کہ اوسکے اندر جانے کی ممانعت ہوگئی ہے ۔

یہ خبر سنکر دلنی کدو کی ٹوٹی ہوئی شاخ کیطرح زمین پر گر پڑی ۔ آنکھون سے آنسوؤن کے دھارے بہنے لگے ۔ کہنے لگی " ہائے ۔ بھائی نے کہین کا نہ رکھا "

کلثوم نے کہا " چلو ۔ سپہ سالار کے مکان پر پلٹ چلین "

دلنی نے جواب دیا ۔ " تم جاؤ ۔ میرا ٹھکانا گنگا کے دھارے مین ہے "

دفعیہ نامردی و سستی کیلئے بیر بہدف گولیاں
دنیا کے تمام اشتہاری دوائی فروشوں میں سے سنیاسی صاحب
نوٹ
گولیاں مقوی جسم
سرمہ اکسیر
بال اڑانیکا عرق
المشتہر حکیم ڈاکٹر شرم سنگھ ایس ڈبلیو بمقام
شہر سیالکوٹ

ہمت مرداں مددِ خدا

چل! چلی ہے تو چلی چل!!!

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند جالا پڑبال۔ غبار۔ سبل۔ سرخی۔ پھولا۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جاتا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے۔ اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ ہر خاص وعام اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپے میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہی

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم۔ مین نے آپکے ممیرے کا سرمہ کو تقریباً تیس مریضون پر استعمال کیا۔ جو موتیا بند۔ دھند۔ پھولا ناخونہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے ان مریضون پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا۔ میری راے مین آپکا سرمہ مثل پوڈر کونین بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ امیر وغریب آپکے سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو دعاے خیر سے یاد کرین براے مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم وی۔ پی۔ پوسٹ بھیجدین۔

راقم۔ ڈاکٹر چودھری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان

(۲) مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے خود بنایا ہے آپنے والد صاحب کی بیماریون پر استعمال کرکے دیکھا ہی۔ اور مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھون کی بیماریون کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ مین نے اپنے تجربہ مین آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا مین انکو جنکی آنکھون مین ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے ہرگز ضرور اسے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون۔ ہر طرح کی

مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے۔ دھند وخارش۔ سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی اور دیسی سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ اور سچ سچ آپنے اسقدر سستے داموں مین یہ سرمہ بیچا کر ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان لیا ہی جسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہی۔ ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اوٹھاوین۔ اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین۔

راقم۔ پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور

(۳) مینے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھون کی بیماریون کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہی۔ آنکھون کو تروتازہ رکھتا ہی اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہی۔ آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی۔

راقم۔ نواب محمد حیات خان خان بہادر سی۔ ایس۔ آئی سابق ڈسٹرکٹ جج قسمت جالندھر ممبر کونسل

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم۔ مین نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا۔ مین تصدیق کرتا ہون کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لیے بہت مفید ہے۔ میری آنکھین بالکل کمزور تھین لگاتا۔ ایک پہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا۔ اب میری یہ کیفیت ہی کہ صرف ۴ روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہون۔

راقم۔ میان خورشید محمد خان خلف نواب یمین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال

(۵) مکرم بندہ تسلیم۔ مین آپکے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہون حقیقت مین جیسا آپنے اشتہار مین لکھا ہی اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے۔ مین نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھہ پڑھہ سکتا ہون۔

راقم۔ راۓ ہاکشن گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی محلہ چوڑیگران

پانچسو روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کا سرمہ کی سندات مین ... جعلی ثابت کرے ...

لطائین۔ ۰ دریافت کرنے کی وجہ نہین ہے کہ بسم اللہ کا نام پڑھا گیا ہے۔ یا نہین۔ امام شافعیؒ صاحب کا یہ مسئلہ کافی ہے کہ اہل کتاب کے ہان کا ذبیحہ درست ہے لو اوسمین اللہ کا نام زبان سے نہ لیا گیا ہو۔ شاید فاتح کے دلمین ہو۔ ڈھیلے لینے کی ضرورت نہین ہے مطلب طہارت سے ہے۔ لہذا بجائے ڈھیلون کے کاغذ یا دوسری لطیف چیز استعمال کرنا چاہیے۔ ٹخنہ نہ کھلے ہین کوئی ہرج نہین ہے۔ پتلون مین ٹخنہ کھلا اچھا نہین معلوم ہوتا ہے غرض ایک انقلاب عظیم احکامات اسلام مین پڑگیا۔ اور اسلام پھر اپنے اوسی مرکز پر رجعت کر گیا جو کہ ابتدائے اسلام مین تھا۔ لیکن اس فرقے سے اللہ و رسول کو مسلمانون کی زبان اور قلب سے ہٹایا نہین بلکہ اور استحکام ہوا۔ اب زمانے نے ہندو مسلمان مین ایک تیسرا دورہ شروع کیا جسکا اثر خواہ مصر مین ہو تھا خواہ مصر سے یہان آیا بہرحال اب ایک انقلاب عظیم ایسا پیدا ہوا کہ جس نے مذہب کو تہ و بالا کر کے رکھدیا اور سید احمد خانی تفسیر کی صورت مین بہت سے دلون مین اوتر گیا۔ فلسفہ جو ہمیشہ ایک نئی بات ثابت کرتا ہے اوس سے آج کچھ ثابت ہوا۔ کل کچھ۔ آج ایک بات ثابت ہوئی کل اسکی تردید ہوگئی۔ سید صاحب کی تفسیر نے مذہب کو فلسفہ کی صورت مین ڈھالدیا۔ ندوۃ العلما کے حالات سے اچھی طرح واقف ہین کہ وہ کس قسم کے خیالات کی تائید مین ہے۔ آیا قرن اول کے اسلام کے طریقے کی یا قرن دوم کی یا دور ثالث کی یہ تو بڑے بڑے علما کو جو اپنے کو زمانہ حال کے مطابق روشن خیال کہلایا چاہتے ہین یہ کہتے سُنا ہے۔ کہ صاحب وضو مین تاکید جو ہاتھ پاؤن دھونے کی زیادہ ہے۔ اوسمین مصلحت یہ ہے کہ حج مین صفا مروہ دوڑنے کا جو حکم ہے وہ یہ ہے۔ اسلیے کہ کفار سامنے دیکھتے تھے اور مسلمانون کو ضعیف سمجھتے تھے۔ اسیواسطے حکم دیا گیا کہ دوڑین۔ بعینہ یہی خیال ایک شخص کا مین نے سُنا جو مکہ مین مدت سے رہتے ہین۔

میری دعا ہے کہ ندوہ ترقی کرے اور علیگڈھ ترقی کرے اور کل مدارس اسلام ترقی کرین لیکن مذہب اسلام کو اوسی طرح رہنے دے۔ جو امام ابو حنیفہؒ بتلا گئے۔

راقم —

خفی مسلمان

چند مفید تدبیرین

—•—

ڈیر پنچ۔

آپ نے سُنا؟ سکرٹری صاحب ون روپی فنڈ فرماتے ہین کہ صدقہ عید الفطر بھی کالج کو دینا چاہیے۔ واہ بیٹے خوب کہی! اب ضرورت ہے ایک ایسے قوم کی فدائی کی جو عید کے دن شاہ کمال کیطرح گھر گھر پھرے اور صدقے کو جمع کرکے فوراً رالی برادرس کیطرح بورون مین گیہون بھرے اور گڈس ٹرین مین لاد دے وہان منتظمان کالج اپنے اطمینان سے فروخت کرلین گے۔ ورنہ ان گیہونون کو لوگون کے ایمان پر چھوڑ کر نقد کی توقع رکھنا ٹھیک نہین۔ تو وجہ کیا کہ بھائی صاحب اول تو کالج کے معاملے مین ایمان کا ذکر ہی کیا؟ علاوہ برین حساب مین گڑبڑ ہونے کا احتمال ہے اور پھر یون دیکھیے کسی کے ہان صدقے کے گیہون حساب سے تو ہوے ہیں اور ایک چھدام کے۔

اب اودھ کے ... [illegible] حساب کا کالج کو ... [illegible] سکرٹری صاحب ون روپی فنڈ ... [illegible] بہت سی تدبیرین ہین جنسے کالج کو فائدہ پہنچ سکتا ہے دیکھیے دو چار موٹی موٹی تدبیرین [illegible] ہون۔

۱۔ فاتحہ فضول ہے اب ہم ... [illegible] بہت سے کہ فاتحہ کے خرچ کا حساب ... [illegible] شکر کہی سب بذریعہ پارسل کالج کو بھیجدیا کرین اور اگر کوئی پُرانے خیال کا آدمی نہین مانتا اور کھانا پکا کر ہی فاتحہ دیتا ہے تو وہ کھانا لیکر علیگڈھ (بک) کرا دینا چاہیے کہ وہان قومی بچون کے کام آئے۔

۲۔ اول تو نماز کا جھگڑا ہی جھگڑا ہے۔ اگر اور نہین تو بالفعل یہ ہو کہ جن مسجدونکا فرش درست ہے وہان سے کپڑے کی جانماز مع چٹائی اٹھوا کر کالج کو بھیجدینی چاہیے یہان فروخت ہوکر قومی کام آسکتی ہے۔ جنکو نماز کا ایسا ہی شوق ہے زمین پر پڑھین۔ قومی کام سے زیادہ کچھ نہین۔

۳۔ جاڑے کا موسم شروع ہے چاہیے کہ لحاف و

۲۰-۱۲-۰۶

نوٹس

بغرض اطلاع ٹھیکہ داران بنا بر کام میونسپل لکھنؤ

درخواستین بنا بر تعمیر کام مندرجہ ذیل بتاریخ ۲- جنوری ۱۹۰۷ء کو یا قبل اوسکے بخدمت صاحب سپرنٹنڈنٹ انجینیر لکھنؤ گزرنگی

نام سڑک	تعداد کنسکرٹ
۱- پارک روڈ	۹۰۰۰ فٹ
۲- تکیت گنج لنڈاوالا روڈ	۳۲۰۰۰ فٹ
۳- دالمنڈی رکاب گنج روڈ	۶۰۰۰ فٹ
۴- پاٹا نالہ روڈ	۳۳۴۲ فٹ
۵- وہان منڈی روڈ	۱۶۴۸ فٹ
۶- راجہ بازار روڈ	۵۴۵۳ فٹ
۷- درگاہ حضرت عباس روڈ	۱۰۰۰ فٹ
۸- اکبری دروازہ تا پل غلام حسین	۱۰۰۰ فٹ
۹- نخاس روڈ	۱۲۰۰ فٹ
۱۰- نواز گنج روڈ	۱۰۰۰ فٹ
۱۱- وزیر باغ روڈ	۱۰۰۰ فٹ
۱۲- دین دیال روڈ	۱۰۰۰ فٹ
۱۳- چوپٹیان روڈ	۱۰۰۰ فٹ
۱۴- سیتلا دیبی روڈ	۱۰۰۰ فٹ
۱۵- ماہنیر روڈ	[illegible]۰۰۰ فٹ
۱۶- لال باغ روڈ	
۱۷- منسا دیبی روڈ	

تقرر تاریخ اختتام کام یکم مارچ ۱۹۰۷ء

ٹھیکہ دارون کو محصول محصول چونگی مال مصالحہ پر دینا ہوگا۔

درخواست کا فارم اور دیگر تفصیل ٹھیکہ دار کو درخواست دینے پر دفتر سپرنٹنڈنٹ انجینیر سے دستیاب ہوسکتی ہین۔

دستخط صاحب سپرنٹنڈنٹ انجینیر

المرقوم ۱۲- دسمبر ۱۹۰۶ء